بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 74

شمارہ 20-21

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ

سالانہ 850روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50پاؤنڈیا

80ڈالرامریکن

یا 60یورو

www.akhbarbadr.in

16-23 ذوالقعدہ 1446 ہجری قمری ● 15-22ہجرت 1404 ہجری شمسی ● 15-22مئی 2025ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَۃَ لِلّٰہِ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ

(سورۃ البقرۃ:197)

ترجمہ:: اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ پس اگر تم روک دیئے جاؤ تو جو بھی قربانی میسر آئے (کردو)

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16مئی 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اِس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قومی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچّائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پیر جما دینگے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کے مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کسی وقت وہ گھڑی آجائیگی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں*۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔ (رسالہ الوصیت)

......☆......☆......☆......

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نرد (گوٹی یا دانہ وغیرہ) کے ساتھ کوئی کھیل کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی نافرمانی کی

زمانہ جاہلیت میں اس قسم کی کھیلیں جوا کے طور پر کھیلی جاتی تھیں

علاوہ ازیں اس قسم کی کھیلیں چونکہ انسان کو اس قدر اپنے اندر محو کر لیتی ہیں کہ اسے اس کے اصل کاموں اور اصل مقصد سے غافل کر دیتی ہیں

اگر ان کھیلوں میں جوا کی کسی قسم کی ملونی نہ ہو اور انسان اپنے اصل مقصد سے غافل بھی نہ ہو تو ایسی کھیل جس میں شطرنج، چوسر، تاش اور لڈو وغیرہ شامل ہیں کھیل لے جو جوا کی آمیزش سے کلیۃً پاک ہو تو اس میں کوئی ہرج کی بات نہیں

پس اس حکم کا اطلاق ہر اس کھیل اور ہر اس کام پر بھی ہوگا جس میں کسی شرعی حکم کی نافرمانی ہو رہی ہو یا وہ کھیل اور وہ کام انسان کو اس کے اصل مقصد سے غافل کر دے

لہٰذا موجودہ زمانہ میں کمپیوٹر اور اس پر کھیلی جانے والی مختلف کھیلیں اسی ممانعت کے حکم کے تابع ہوں گے

جب ان چیزوں میں انسان کا غیر معمولی انہماک اسے اس کی نمازوں اور ذکر الٰہی جیسے زندگی کے اصل مقصد سے غافل کر دے

مردوں کے لیے ہیرے کی انگوٹھی پہننے کی کوئی ممانعت نہیں بشرطیکہ ہیرے کو انگوٹھی میں نگینہ کے طور پر لگایا جائے اور اس میں کسی قسم کا فیشن، دکھاوا یا بڑائی کا اظہار مقصود نہ ہو

Transgender یا خنثیٰ نر و مادہ کی ہی ایک بیمار شکل ہے، Transgender کا لفظ پیدائشی جنسی بیماری میں مبتلا افراد کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے

اور ایسے شخص کے لئے بھی بولا جاتا ہے جو اپنی پیدائشی جنس کے برعکس جنس والے جذبات یا کسی اور قسم کی جنس کے جذبات اپنے ذہن میں محسوس کرتا ہو

لہٰذا جس طرح ہم دوسری بیماریوں کا علاج کرواتے ہیں، اسی طرح اس بیماری کا بھی علاج ہونا چاہئے، اس بیماری میں مبتلا لوگوں کو ہم اس طرح بُرا نہیں سمجھتے کہ انہیں اپنے سے دُور کرنے کے لئے دھتکار دیں، اور ان سے نفرت کریں

ہر معاشرہ اور حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کی جائز ضروریات کو پورا کرے انہیں علاج کی سہولت بہم پہنچائے انہیں بُرائی میں مبتلا ہونے سے بچانے کی کوشش کرے اور ان کی اصلاح کے لئے مناسب اقدامات کرے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امتی نبی کا مقام صرف اور صرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور آپؐ کے افاضہ کمال کے نتیجہ میں پایا ہے

اور ایسا افاضہ کمال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کبھی کسی نبی کے حصہ میں نہیں آیا اور امتی نبی کا یہ مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

بنیادی مسائل کے جوابات (قسط 86)

سوال: کینیڈا سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ میں نے ڈائس (Dice) سے کھیلی جانے والی گیم کے بارے میں ایک حدیث سنی ہے۔ اس بارے میں نصیحت اور وضاحت چاہتی ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 25/اپریل 2023ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور نے فرمایا:

جواب: آپ نے اپنے خط میں جس حدیث کا ذکر کیا ہے وہ احادیث کی کتاب سنن ابی داؤد میں حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نرد (گوٹی یا دانہ وغیرہ) کے ساتھ کوئی کھیل کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی نافرمانی کی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا پس منظر یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں اس قسم کی کھیلیں جوا کے طور پر کھیلی جاتی تھیں۔ علاوہ ازیں اس قسم کی کھیلیں چونکہ انسان کو اس قدر اپنے اندر محو کر لیتی ہیں کہ اسے اس کے اصل کاموں اور اصل مقصد سے غافل کر دیتی ہیں۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی کھیلوں سے منع فرمایا۔ لیکن اگر ان کھیلوں میں جوا کی کسی قسم کی ملونی نہ ہو اور انسان اپنے اصل مقصد سے غافل بھی نہ ہو بلکہ کسی فارغ وقت یا سیر و سیاحت کے دوران کچھ وقت کے لیے کوئی ایسی کھیل جس میں شطرنج، چوسر، تاش اور لڈو وغیرہ شامل ہیں کھیل لے جو جوا کی آمیزش سے کلیۃً پاک ہو تو اس میں کوئی ہرج کی بات نہیں۔

اصل بات إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کی ہے اور اس حدیث کا مفہوم بھی بالکل اسی طرح ہے جیسا کہ جنگوں میں یا شکار کرتے وقت تیر چلانے کی اجازت تھی لیکن وہی تیر جب جوا کھیلنے یا قسمت اور حصے معلوم کرنے کے لیے چلائے جاتے تھے، تو ان کی قرآن کریم اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے ممانعت فرمائی۔

(سورۃ المائدہ آیات 4و91)

پس ڈائس (Dice) وغیرہ سے کھیلی جانے والی کھیلوں کی اصل ممانعت، ان کا صرف ڈائس (Dice) سے کھیلا جانا ہی نہیں ہے بلکہ اس کھیل کا غلط استعمال ہے۔ اس لیے اس قسم کی کھیلوں کی ممانعت کا حکم صرف ڈائس (Dice) سے کھیلی جانے والی کھیلوں پر ہی لاگو نہیں ہوگا بلکہ اس حکم کا اطلاق ہر اس کھیل اور ہر اس کام پر بھی ہوگا جس میں کسی شرعی حکم کی نافرمانی ہو رہی ہو یا وہ کھیل اور وہ کام انسان کو اس کے اصل مقصد سے غافل کر دے۔ لہٰذا موجودہ زمانہ میں کمپیوٹر اور اس پر کھیلی جانے والی مختلف کھیلیں اور سوشل میڈیا کے مختلف پروگرام وغیرہ بھی اسی ممانعت کے حکم کے تابع ہوں گے، جب ان چیزوں میں انسان کا غیر معمولی انہماک اسے اس کی نمازوں اور ذکر الٰہی جیسے زندگی کے اصل مقصد سے غافل کر دے۔

سوال: کینیڈا ہی سے ایک اور خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ کیا آدمی ہیرے کی انگوٹھی پہن سکتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 30 اپریل 2023ء میں اس مسئلہ کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور نے فرمایا:

جواب: مردوں کے لیے ہیرے کی انگوٹھی پہننے کی کوئی ممانعت نہیں بشرطیکہ ہیرے کو انگوٹھی میں نگینہ کے طور پر لگایا جائے اور اس میں کسی قسم کا فیشن، دکھاوا یا بڑائی کا اظہار مقصود نہ ہو۔

لیکن اگر کوئی شخص اسے فیشن، دکھاوے اور بڑائی کے اظہار کے لیے پہنے گا تو پھر یہ بھی اسی طرح ممانعت کے زمرہ میں آئے گا جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی اور ریشم وغیرہ کا لباس پہننے کی ممانعت فرمائی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ بَاب وُجُوبِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ)

سوال: کینیڈا ہی سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ مغرب میں Transgender کے حوالے سے مذاہب کے خلاف پراپیگنڈا کر کے نوجوان نسل کو یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ قرآن کریم نے اس تیسری قسم کی جنس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور اسلام نے ان کے حقوق کا خیال نہیں رکھا۔ اس قسم کے اعتراضات کا کافی وشافی جواب کس طرح دیا جائے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 30 اپریل 2023ء میں اس بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور نے فرمایا:

جواب: اصل بات یہ ہے کہ تخلیق آدم سے لے کر قیامت تک شیطان نے آدم کی اولاد کو بہکانے اور اسے خدا تعالیٰ کے راستہ سے برگشتہ کرنے کا جو بیڑا اٹھا رکھا ہے، اس کے تحت شیطان مختلف طریقوں سے انسانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان شیطانی حملوں سے باخبر رکھنے کے لیے ان الفاظ میں انذار فرمایا ہے۔ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا۔ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْأَنْعَامِ

باقی صفحہ نمبر 23 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ موتہ پر لشکر روانہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی:

تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے ساتھ کے مسلمانوں سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے منکرین سے مقابلہ کرو۔
نہ دھوکا دینا، نہ خیانت کرنا، نہ کسی شیرخوار بچے کو قتل کرنا، نہ کسی عورت کو اور نہ کسی عمر رسیدہ کو قتل کرنا۔
نہ کسی کھجور کے درخت کو کاٹنا نہ کسی درخت کو کاٹنا بلکہ کسی بھی درخت کو نہیں کاٹنا اور نہ کسی عمارت کو گرانا

سنہ سات اور آٹھ ہجری کے بعض غزوات اور سرایا کے تناظر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا بیان

مکرم لئیق احمد چیمہ صاحب شہید آف کراچی، مکرمہ صاحبزادی امۃ المصور نوری صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب آف ربوہ اور مکرم حسن سانوغو ابوبکر صاحب لوکل مبلغ برکینا فاسو کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

آج بھی ایک اطلاع ہے قصور میں ایک قصبے میں ایک احمدی نوجوان کو شہید کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کی جلد پکڑ کے سامان فرمائے۔
ان کے لیے تو اب یہی ہے:
اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/اپریل 2025ء بمطابق 25/شہادت 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی مختلف مہمات کا ذکر ہو رہا ہے اس ضمن میں ایک سریہ سریّہ حضرت غالب بن عبداللہ لیثیؓ بطرف فدک کا ذکر بھی ملتا ہے۔ حضرت بشیر بن سعدؓ شعبان سات ہجری میں تیس افراد کے ساتھ فدک میں بنو مُرَّۃ کی طرف گئے۔ بنو مُرَّۃ نے حضرت بشیر بن سعدؓ کے تمام ساتھیوں کو شہید کر دیا۔
(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 132 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حضرت بشیر بن سعدؓ کے ساتھیوں کی شہادت کی خبر موصول ہوئی تو آپ نے حضرت زبیر بن عوامؓ کو تیار کیا اور فرمایا کہ جاؤ! یہاں تک کہ اس جگہ پہنچو جہاں حضرت بشیر بن سعدؓ کے ساتھی شہید ہوئے تھے اور اگر اللہ نے تمہیں فتح دے دی تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑنا۔ جو دشمن ہیں جنہوں نے ظلم کیا تھا، قتل کیا تھا، مسلمانوں کو شہید کیا تھا ان کو نہیں چھوڑنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ دو سو صحابہ کو تیار کیا اور ان کے لیے جھنڈا باندھا۔ (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 140 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

جب حضرت غالب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کَدِیْد کے سریّہ سے فتح یاب ہو کر واپس تشریف لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم بیٹھ جاؤ (یعنی تم نہ جاؤ) اور حضرت غالب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ان دو سو صحابہ کے ساتھ روانہ فرما دیا۔ چنانچہ حضرت غالبؓ جب دشمن کے قریب پہنچ گئے تو انہوں نے جاسوس بھیجے یعنی حضرت غالبؓ نے جاسوس بھیجے، انہوں نے حضرت عُلْبَہ بن زیدؓ کو دس افراد کے ساتھ دشمن کی قیام گاہ کی طرف بھیجا۔ انہوں نے ایک جماعت دیکھی اور حضرت غالب کے پاس واپس آ کر سارے حالات بیان کیے۔ حضرت غالب آگے بڑھ کر دشمن کے اتنے قریب ہو گئے کہ انہیں دیکھ سکتے تھے۔ دشمن پُرسکون ہو کر سو گیا تھا۔ حضرت غالب نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں کو یہ تقریر کی کہ میں تمہیں اللہ وَحدہٗ لا شریکَ لہٗ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنے ساتھیوں کو کہا کہ میں تمہیں اللہ وَحدہٗ لا شریکَ لہٗ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ تم میری اطاعت کرو اور میری نافرمانی نہ کرو اور میرے کسی حکم کی مخالفت نہ کرو کیونکہ جو اطاعت نہیں کرتا اس کی کوئی رائے نہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ اس طرح ہیں کہ تم میری نافرمانی نہ کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی تو اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی۔ پس اگر تم میری نافرمانی کرو گے تو تم اپنے نبی کی نافرمانی کرو گے۔ پھر انہوں نے ان کے درمیان مواخات قائم کی اور کہا کہ اے فلاں! تم فلاں شخص کے ساتھ ہو اور اے فلاں! تم فلاں شخص کے ساتھ ہو۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے الگ نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی میرے پاس آئے اور میں اس سے پوچھوں کہ تمہارا ساتھی کہاں ہے تو تم کہو کہ میں نہیں جانتا۔ پھر آپؓ نے کہا کہ جب مَیں تکبیر کہوں تو میرے ساتھ تکبیر کہو۔ جب جنگ شروع ہوئی اور مسلمانوں نے دشمن کو گھیر لیا تو حضرت غالب نے تکبیر کہی۔ دیگر صحابہ کرامؓ نے بھی تکبیر کہی اور تلواریں سونت لیں۔ دشمن بھی جنگ کے لیے تیار ہو کے نکل آیا۔ کچھ دیر جنگ ہوتی رہی اور مسلمانوں نے جیسے چاہا انہیں قتل کیا۔ اس دن مسلمانوں کا شعار اَمِت اَمِت تھا۔ مسلمان کئی اونٹ اور بکریاں مالِ غنیمت کے طور پر ہانک کر لائے۔ ہر شخص کے حصہ میں دس اونٹ یا ایک اونٹ کے بدلے میں دس بکریاں آئیں۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 266 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ایک سریہ ہے سریہ حضرت شُجاع بن وَہبؓ جو سِیِّ (Siyii) کی طرف ہوا۔ یہ سریہ ربیع الاول آٹھ ہجری میں حضرت شجاع بن وہب کی قیادت میں سِیِّ کی طرف ہوا۔ سِیِّ مدینہ سے پانچ راتوں کی مسافت پر مکہ اور بصرہ کے درمیان ایک مقام تھا۔ (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 142 دارالکتب العلمیۃ بیروت)
(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 3 صفحہ 337 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت شجاعؓ کے والد کا نام وَہب بن رَبِیْعَہ تھا۔ حضرت شجاع کا شمار ان بزرگ صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتدا ہی میں اسلام قبول کیا تھا۔ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ سال بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایما پر مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلے میں شریک ہو کر حبشہ چلے گئے تھے۔ کچھ عرصہ بعد یہ افواہ سن کر کہ اہلِ مکہ مسلمان ہو گئے ہیں حضرت شجاع حبشہ سے واپس مکہ آ گئے۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو مدینہ ہجرت کرنے کا اذن دیا تو یہ اپنے بھائی عُقْبَہ بن وَہب کے ساتھ ارضِ مکہ کو خیرباد کہہ کر مدینہ چلے گئے۔ حضرت شجاعؓ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل رہے اور چالیس برس سے کچھ زائد عمر پا کر جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 5 صفحہ 21 دارالکتب العلمیۃ بیروت)
(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 611، جلد 4 صفحہ 59 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

بہرحال اس سریہ کی تفصیل اس طرح بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل اطلاعات مل رہی تھیں کہ سِیِّ کے علاقے سے بنو ہَوَازِن دشمنانِ اسلام کی مدد کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے حلیف قبائل کے افراد کو لُوٹ کر جنگلات میں چھپتے ہیں۔

ماہ ربیع الاول سنہ آٹھ ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاعؓ کو چوبیس مجاہدین دے کر بنو ہَوَازِن کی سرکوبی پر مامور فرمایا۔ ان کو بنو عامر بھی کہا جاتا تھا۔ حضرت شجاع مجاہدین کے ساتھ رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے یہاں تک کہ اچانک صبح کے وقت بنو عامر کے سر پر جا پہنچے اور ان پر حملہ کر دیا۔ حضرت شجاع نے اپنے مجاہدین کو حکم دیا کہ ان کا تعاقب نہ کریں۔ انہیں بہت سے اونٹ اور بکریاں ملیں جنہیں وہ ہانک کر مدینہ لے آئے اور مالِ غنیمت بانٹ لیا۔ ان میں سے ہر شخص کے حصہ میں پندرہ اونٹ آئے۔ اس سریہ میں پندرہ دن صرف ہوئے۔
(غزوات وسرایا از محمد اظہر فرید شاہ صفحہ 415 فریدیہ پبلشرز ساہیوال) (السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 267 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

پھر ایک ذکر سریہ حضرت کعب بن عُمیرؓ بطرف ذَاتِ اَطْلَاح کا ملتا ہے۔ یہ سریہ آٹھ ربیع الاول آٹھ ہجری میں ہوا۔
(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 06 صفحہ 143 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عُمیر غِفَارِیؓ کو ذَاتِ اَطْلَاح کی طرف بھیجا جو سرزمین شام میں وادِی القُریٰ کی پشت پر تھا اور مُؤتہ کے نواح میں تھا جو مدینہ سے تقریباً چھ سو میل کے فاصلے پر تھا۔

حضرت کعبؓ کے ہمراہ پندرہ صحابہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تھی کہ بنو قُضَاعَہ نے وادِی

القریٰ سے آگے ذَاتِ اَطْلَاح میں مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لیے بڑی جمعیت ترتیب دینے کی تیاری شروع کر رکھی ہے۔ (غزوہ مُؤتہ والسرایا والبعوث از بریک بن محمد صفحہ 219)

(غزوہ مؤتہ از باشمیل صفحہ 325 نفیس اکیڈمی کراچی) (غزوات وسرایا از محمد اظہر فرید شاہ صفحہ 416 فریدیہ پبلشرز ساہیوال)

ذَاتِ اَطْلَاح پہنچ کر حضرت کعب کو دشمن کا بہت بڑا لشکر ملا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت کعب روانہ ہو کر جب ذات اطلاح کے قریب پہنچے تو دشمن کے ایک جاسوس نے ان کو دیکھ لیا اور اس نے فوراً ہی اپنے آدمیوں کو مسلمانوں کی پیش قدمی کی اطلاع دے دی۔

انہوں نے تیاری کی اور بڑا لشکر تیار کر لیا۔ صحابہ نے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور انہوں نے صحابہ پر تیر اندازی شروع کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ان کی اس حرکت کو دیکھا تو ان سے جانفشانی سے لڑائی کی یہاں تک کہ لڑتے لڑتے سب شہید ہو گئے۔

ان صحابہ میں سے ایک صحابی مقتولین میں زخمی حالت میں تھے وہ وہاں سے بچ نکلے۔ ایک روایت کے مطابق وہ حضرت کعب بن عُمیرؓ خود تھے۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد 03 صفحہ 267 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(غزوات وسرایا از محمد اظہر فرید شاہ صفحہ 416 فریدیہ پبلشرز ساہیوال) (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 06 صفحہ 143 دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1993ء)

بہرحال لکھا ہے کہ جب رات ٹھنڈی ہوئی تو وہ سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ آپؐ کو یہ خبر انتہائی گراں گزری۔

(کتاب المغازی للواقدی جلد 2 صفحہ 202 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت ان کی طرف ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ فرمایا مگر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ وہ لوگ اس مقام سے ہٹ کر کہیں اور چلے گئے ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ ملتوی کر دیا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 03 صفحہ 267 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

غزوۂ مُؤْتَہ یہ جُمادیٰ الاُولیٰ آٹھ ہجری یا ستمبر 629ء میں ہوا۔ مُؤتہ شام کی حدود میں بَلْقَاء کی سرزمین پر ایک بستی ہے جو مدینہ سے تقریباً چھ سو میل کے فاصلے پر تھی۔ اسے غزوۂ جیش الامراء بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کے روانہ ہونے سے قبل اس کے ایک سے زائد امیر مقرر کر دیے تھے۔

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 740) (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 144 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(غزوہ احد از علامہ باشمیل صفحہ 325 نفیس اکیڈمی کراچی) (انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری از حسن بن محمد المشاط صفحہ 558 دارالمنہاج للنشر والتوزیع)

اس غزوہ کے اسباب میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حَارِث بن عُمیرؓ کو بُصریٰ کے حاکم کی طرف قاصد بنا کر اپنا خط دے کر روانہ فرمایا۔ جب وہ مُؤتہ کے مقام پر پہنچا تو شُرَحْبِیل بن عَمْرو غَسَّانِی ان کے پاس آیا اور پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ شام جا رہا ہوں۔ شرحبیل نے پوچھا کہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد تو نہیں۔ انہوں نے کہا ہاں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغامبر ہوں۔ شرحبیل نے حکم دیا تو انہیں باندھ دیا گیا۔ اپنے ساتھیوں کو اس نے کہا اِن کو باندھ دو۔ پھر شرحبیل نے انہیں شہید کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو یہ بات آپ پر بہت گراں گزری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بلایا اور انہیں حضرت حارث بن عمیرؓ کی شہادت اور ان کو شہید کرنے والوں کے متعلق بتایا۔ اسی سبب سے غزوۂ مُؤتہ ہوا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 4 صفحہ 255 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت مصلح موعودؓ اس جنگ کے اسباب اور پس منظر کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ "جب آپ زیارتِ کعبہ سے واپس آئے تو آپ کو اطلاعات ملنی شروع ہوئیں کہ شام کی سرحد پر عیسائی عرب قبائل یہودیوں اور کفار کے اکسانے پر مدینہ پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے پندرہ آدمیوں کی ایک پارٹی اس غرض کے لیے شام کی سرحد پر بھجوائی کہ وہ تحقیقات کریں کہ یہ افواہیں کہاں تک صحیح ہیں۔ جب یہ لوگ شامی سرحد پر پہنچے تو وہاں دیکھا کہ ایک لشکر جمع ہو رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ یہ لوگ واپس آکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیتے۔ تبلیغ کا جوش جو اس زمانہ میں مومن کی سچی علامت ہوا کرتا تھا ان پر غالب آ گیا اور دلیری سے آگے بڑھ کر انہوں نے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کر دی۔ جو لوگ دشمنوں کے اکسائے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وطن پر حملہ کر کے اسے فتح کرنا چاہتے تھے وہ اِن لوگوں کی توحید کی تعلیم سے بھلا کہاں متاثر ہو سکتے تھے"۔ ان کو تو تبلیغ کا کوئی اثر نہیں ہونا تھا۔ "جونہی اِن لوگوں نے ان کو اسلام کی تعلیم سنانی شروع کی چاروں طرف سے سپاہیوں نے (دشمنوں نے) کمانیں سنبھال لیں اور ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے۔ جب مسلمانوں نے دیکھا کہ ہماری تبلیغ کا جواب بجائے دلائل اور براہین پیش کرنے کے یہ لوگ تیر پھینک رہے ہیں تو وہ بھاگے نہیں اور اس سینکڑوں اور ہزاروں کے مجمع سے انہوں نے اپنی جانیں نہیں بچائیں بلکہ سچے مسلمان کے طور پر وہ پندرہ آدمی ان سینکڑوں ہزاروں آدمیوں کے مقابلہ پر ڈٹ گئے اور سارے کے سارے وہیں مر کر ڈھیر ہو گئے"۔ آج یہ نام نہاد مسلمان احمدیوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کر رہے ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ایک اور لشکر بھیج کر ان لوگوں کو سزا دیں جنہوں نے ایسا ظالمانہ فعل کیا تھا۔ اتنے میں آپ کو اطلاع ملی کہ وہ لشکر جو وہاں جمع ہو رہے تھے پراگندہ ہو گئے ہیں" اِدھر اُدھر ہو گیا ہے" اور آپ نے کچھ مدت کے لیے اس ارادہ کو ملتوی کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی دوران میں غَسَّان قبیلہ کے رئیس کو جو رومی حکومت کی طرف سے بصرہ کا حاکم تھا یا خود قیصرِ روما کو ایک خط لکھا۔ غالباً اس خط میں مذکورہ بالا واقعہ کی شکایت ہو گی کہ بعض شامی قبائل اسلامی علاقہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور یہ کہ انہوں نے بِلا وجہ پندرہ مسلمانوں کو قتل کر دیا ہے۔ یہ خط اَلحارِثؓ نامی ایک صحابی کے ہاتھ بھجوایا گیا تھا۔ وہ شام کی طرف جاتے ہوئے مُؤتہ نامی ایک مقام پر ٹھہرے جہاں غسّان قبیلہ کا ایک رئیس سرجیل نامی" آپؓ نے سرجیل لکھا ہے "جو قیصر کے مقرر کردہ حکام میں سے تھا انہیں ملا"۔ میرا خیال ہے سہو کتابت ہے۔ اصل نام شرحبیل ہے۔ "اور اس نے ان سے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ شاید تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامبر ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس پر اس نے ان کو گرفتار کر لیا اور رسیوں سے باندھ کر مار مار کر انہیں مار دیا۔ گو تاریخ میں اس کی تشریح نہیں آئی لیکن یہ واقعہ بتاتا ہے کہ جس لشکر نے پہلے پندرہ صحابیوں کو مارا تھا یہ شخص اس کے لیڈروں میں سے ہو گا" یہ شرحبیل جو ہے۔ "چنانچہ اس کا یہ سوال کرنا کہ شاید تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامبروں میں سے ہو بتاتا ہے کہ اس کو خوف تھا کہ محمد رسول اللہ قیصر کے پاس شکایت کریں گے کہ تمہارے علاقہ کے لوگ ہمارے علاقہ کے لوگوں پر حملہ کرتے ہیں اور وہ ڈرتا ہو گا کہ شاید بادشاہ اس کی وجہ سے ہم سے باز پرس نہ کرے۔ پس اس نے اپنی خیر اِسی میں سمجھی کہ پیغامبر کو مار دے تاکہ نہ پیغام پہنچے اور نہ کوئی تحقیقات ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے ان بد ارادوں کو پورا نہ ہونے دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حَارِثؓ کے مارے جانے کی خبر کسی نہ کسی طرح پہنچ ہی گئی اور آپ نے اس پہلے واقعہ اور اس واقعہ کی سزا دینے کے لیے تین ہزار کا لشکر تیار کر کے زید بن حارثہؓ (جو آپ کے آزاد کردہ غلام تھے...) کی ماتحتی میں شام کی طرف بھجوایا"۔

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 331-333)

اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر کے امراء مقرر کرنے کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہؓ کو تین ہزار افراد پر امیر لشکر مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر حضرت زیدؓ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر بن ابو طالبؓ امیر ہوں گے اور اگر حضرت جعفر بن ابو طالبؓ شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رَوَاحہؓ امیر ہوں گے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان جسے چاہیں اپنا امیر مقرر کر لیں۔

ایک یہودی نعمان نام کا وہاں موجود تھا اس نے کہا اے ابو القاسم! (یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نام سے پکارتے تھے) صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگر آپؐ نبی ہیں تو آپؐ نے جن جن کا نام لیا ہے خواہ وہ تھوڑے ہیں یا زیادہ وہ سب شہید ہو جائیں گے۔ پھر یہ کہنے لگا کہ انبیائے بنی اسرائیل جب کسی شخص کو قوم کا امیر مقرر کرتے اور پھر کہتے کہ اگر فلاں مارا گیا تو فلاں امیر ہو گا۔ اگر وہ سو آدمیوں کا بھی نام لیتے تو وہ سب کے سب مارے جاتے۔ پھر اسی یہودی نے حضرت زیدؓ سے کہا زید! وصیت کر لو۔ اگر محمد سچے نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر تم واپس لوٹ کر نہیں آسکو گے۔ حضرت زید نے جواب میں کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ سچے اور پاکباز رسول ہیں۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امراء مقرر کر رہے تھے تو اس وقت کا یہ واقعہ ہے کہ حضرت جعفرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والدین آپ پر قربان۔ مجھے گمان نہ تھا کہ آپؐ مجھ پر حضرت زید کو امیر بنائیں گے۔ میرا خاندان تو اعلیٰ ہے مجھے نہیں مقرر کیا۔ آپؐ نے فرمایا تم جاؤ۔ تم نہیں جانتے کہ بہتر کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفید جھنڈا حضرت زید کو دیا اور انہیں نصیحت کی کہ حضرت حارِث بن عُمیر کی شہادت کی جگہ پہنچ کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ اگر وہ قبول کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کریں۔ (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 06 صفحہ 145 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 3 صفحہ 340 تا 342 دارالکتب العلمیۃ بیروت) (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ مُؤتہ روایت 4261)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو الوداع کیا اور وصیت بھی کی۔

اس بارے میں تفصیل اس طرح ہے کہ لوگ تیار ہو کر روانہ ہوئے اور مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر جُرُف مقام پر لشکر اکٹھا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو وداع کرنے کے لیے ثَنِيَّةُ الْوَدَاع تک آئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے لیے روانگی سے قبل اسلامی لشکر کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے ساتھ کے مسلمانوں سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے منکرین سے مقابلہ کرو۔ نہ دھوکا دینا، نہ خیانت کرنا، نہ کسی شِیر خوار بچے کو قتل کرنا، نہ کسی عورت کو اور نہ کسی عمر رسیدہ کو قتل کرنا۔ نہ کسی کھجور کے درخت کو کاٹنا نہ کسی درخت کو کاٹنا بلکہ کسی بھی درخت کو نہیں کاٹنا اور نہ

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

ترجمہ: تُو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اُس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔ (الاخلاص: 2 تا 5)

طالب دعا: بی۔ ایم خلیل احمد ولد مکرم بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

ترجمہ: اور تُو کہہ اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔ (بنی اسرائیل: 81)

طالب دعا: سید بشیر الدین محمود احمد افضل مع فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

کسی عمارت کو گرانا۔ (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد3 صفحہ342 دار الکتب العلمیة بیروت)

نیز آپؐ نے جو فوج کے سپہ سالار تھے، کمانڈر تھے ان کو فرمایا کہ تم جب کسی مشرک سے ملو تو اسے تین امور میں سے کسی ایک امر کی طرف دعوت دینا۔ جو بھی وہ مان لے اسے قبول کر لینا اور انہیں اذیت نہ دینا۔ انہیں دعوت دینا کہ وہ اپنے شہر سے مہاجرین کے شہر میں منتقل ہو جائیں۔ اگر وہ اس طرح کر گزریں تو انہیں بتانا کہ ان کے لیے وہی ہے جو مہاجرین کے لیے ہے اور ان پر وہی ہے جو مہاجرین پر ہے۔ اگر وہ انکار کر دیں تو انہیں کہنا کہ مسلمانوں میں سے اہلِ بادیہ کی طرف جائیں، جو گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ ان کے لیے اللہ کا وہی حکم ہو گا جو باقی مسلمانوں کے لیے ہو گا لیکن انہیں مالِ غنیمت اور مالِ فَے میں سے کچھ نہیں ملے گا یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کریں۔ اگر وہ اس کا بھی انکار کر دیں تو ان سے جزیہ کا مطالبہ کرنا۔ اگر وہ مان جائیں تو ان سے قبول کر لینا اور انہیں اذیت دینے سے رُک جانا۔ اگر وہ اس کا بھی انکار کر دیں تو اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف مدد مانگنا اور ان کے خلاف جہاد کرنا۔ اگر تم کسی قلعہ یا شہر کا محاصرہ کر لو اور وہ تم سے اللہ اور اس کے رسولؐ کا ذمہ مقرر کرنے کا ارادہ کریں تو ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ مقرر نہ کرنا یعنی ان کا واسطہ دے کے معاہدے نہ کرنا بلکہ اپنا اور اپنے آباء کا ذمہ مقرر کرنا۔ اگر تم اپنے عہد اور اپنے آباء کے عہد کو توڑو گے تو یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے عہد کو توڑنے سے زیادہ نرمی والی بات ہو گی۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد6 صفحہ146 دار الکتب العلمیة بیروت)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تفصیل اس طرح بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ’’حکم دیا کہ زید بن حارثہؓ فوج کے کمانڈر رہوں گے اور اگر وہ مارے گئے تو جعفر بن ابی طالب کمانڈر رہوں گے اور اگر وہ مارے گئے تو عبداللہ بن رواحہؓ کمانڈر رہوں گے اور اگر وہ بھی مارے جائیں تو مسلمان اپنے میں سے کسی کو منتخب کر کے اپنا افسر بنا لیں۔ اس وقت ایک یہودی آپ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے ابوالقاسم! اگر آپ سچے ہیں تو یہ تینوں آدمی ضرور مارے جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کے منہ سے نکلی ہوئی باتوں کو پورا کر دیتا ہے۔ پھر وہ زیدؓ کی طرف مخاطب ہوا اور کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی ہیں تو تم کبھی زندہ واپس نہیں آؤ گے۔

زیدؓ نے جواب میں کہا مَیں واپس آؤں یا نہ آؤں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی ہیں۔

دوسرے دن صبح کے وقت یہ لشکر روانہ ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اس کو چھوڑنے کے لیے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپؐ کی افسری کے بغیر اتنا بڑا لشکر کسی مسلمان جرنیل کے ماتحت کسی اہم کام کے لیے نہیں گیا تھا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس لشکر کے ساتھ ساتھ چلتے جاتے تھے اور انہیں نصیحتیں کرتے جاتے تھے۔ آخر مدینہ کے باہر اس مقام پر جا کر جہاں سے آپؐ مدینہ میں داخل ہوئے تھے اور جس جگہ پر عام طور پر مدینہ والے اپنے مسافروں کو رخصت کیا کرتے تھے، آپؐ کھڑے ہو گئے اور کہا۔ میں تم کو اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں‘‘۔ وہاں کھڑے ہو کے آپؐ نے لشکر والوں کو نصیحت کی کہ

’’میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں اور تمہارے ساتھ جتنے مسلمان ہیں ان سے نیک سلوک کرنے کی۔ تم اللہ کا نام لے کر جنگ پر جاؤ اور تمہارے اور خدا کے دشمن جو شام میں ہیں ان سے جا کر لڑائی کرو‘‘۔ تمہارے اور خدا کے دشمن جو شام میں ہیں ان سے جا کر لڑائی کرو۔’’ جب تم شام میں پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایسے لوگ ملیں گے جو عبادت گاہوں میں بیٹھ کر خدا کا نام لیتے ہیں تم ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرنا‘‘ ان سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہ کرنا’’ اور نہ انہیں تکلیف پہنچانا اور نہ دشمن کے ملک میں کسی عورت کو مارنا اور نہ کسی بچے کو مارنا اور نہ کسی اندھے کو مارنا اور نہ کسی بڈھے کو مارنا۔ نہ کوئی درخت کاٹنا نہ عمارت گرانا۔ یہ نصیحت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس لوٹے اور اسلامی لشکر شام کی طرف روانہ ہوا‘‘۔ (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد20 صفحہ333-334)

ایک اور جگہ بھی اس کی تفصیل میں ساری بات بیان کرنے کے بعد آپؓ نے اسی طرح فرمایا ہے کہ ’’اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ یہ واقعہ بالکل اسی طرح پورا ہوا۔‘‘ یعنی جو شہداء امراء کے بارے میں شہید ہونے کا آپ نے فرمایا تھا۔ ’’پہلے حضرت زیدؓ شہید ہوئے اور ان کے بعد حضرت جعفرؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی وہ بھی شہید ہو گئے اور ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی لیکن وہ بھی مارے گئے اور قریب تھا کہ لشکر میں انتشار پیدا ہو جاتا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے بعض مسلمانوں کے کہنے سے جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ مسلمانوں کو فتح دی اور وہ خیریت سے لشکر کو واپس لے آئے‘‘۔

(فریضہ تبلیغ اور احمدی خواتین۔ انوار العلوم جلد18 صفحہ406)

یہ ذکر ابھی مزید چل رہا ہے۔ باقی ان شاء اللہ آئندہ چلے گا۔

اس وقت میں ایک شہید اور بعض مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور ان کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ ان شاء اللہ۔ شہید کا جو ذکر ہے وہ یہ ہے کہ گذشتہ ہفتے کراچی میں لئیق احمد چیمہ صاحب شہید ہوئے تھے۔ یہ چودھری نذیر احمد چیمہ کے بیٹے تھے۔ ان کو 18؍اپریل کو شہید کیا گیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ہجوم نے ان پر حملہ کیا اور نہایت ظالمانہ طریق سے شہید کیا۔ مرحوم کی عمر سینتالیس سال تھی۔

تفصیلات کے مطابق وقوعہ کے روز یہ اطلاع ملی کہ مخالفین جلوس کی شکل میں احمدیہ ہال کے باہر جمع ہو کر ہنگامہ آرائی کر رہے ہیں۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ جس پر حالات کا جائزہ لینے کے لیے مکرم لئیق احمد چیمہ صاحب کو بھجوایا گیا۔ شہید مرحوم موقع پر پہنچے۔ مخالفین نے لئیق چیمہ صاحب کو پہچان لیا اور ان پر حملہ کر دیا اور گھسیٹتے ہوئے کچھ فاصلے پر چوک میں لے گئے۔ وہاں جا کر اینٹوں اور پتھروں سے مار مار کر انہیں ظالمانہ طریق سے شہید کر دیا۔ نزع کے عالم میں وہاں موجود ایک دکاندار نے انہیں پانی پلانے کی کوشش کی تو اسے بھی جبراً پانی پلانے سے روک دیا۔ وقوعہ کے نصف گھنٹہ سے زائد تاخیر کے بعد پولیس موقع پر پہنچی جس کے بعد میت کو ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ان کی وفات کی تصدیق کر دی گئی۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا مکرم چودھری حاکم علی صاحب آف چشتیاں ضلع بہاول نگر کے ذریعہ سے ہوا تھا جنہوں نے خلافت اولیٰ کے دور میں بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کی سعادت پائی تھی۔ شہید مرحوم کی تعلیم تو زیادہ نہیں تھی لیکن اپنا ایک ورکشاپ انہوں نے کھولا ہوا تھا اور گاڑیوں کی اور موٹر سائیکلوں کی مرمت کا کام کرتے تھے اور ان کا ورکشاپ کا یہ کاروبار بہت وسیع ہو گیا تھا۔ ان کی نیک نامی اور اچھی شہرت کی وجہ سے مختلف سرکاری ادارے بھی اپنی گاڑیاں ان سے ہی ٹھیک کروایا کرتے تھے۔ اس وجہ سے ان کے سماجی تعلقات بھی بڑے وسیع تھے۔ اللہ کے فضل سے شہید موصی تھے۔ جماعتی امور کی انجام دہی اور خدمت کے لیے ہمیشہ تیار رہتے۔ تہجد اور پنجگانہ نمازوں کے پابند تھے۔ بچوں کو باقاعدگی سے باجماعت نماز کے لیے اپنے ساتھ لے کر جاتے۔ ورکشاپ میں کام کرنے والے احمدی ورکرز اور گھر میں فیملی ممبران کی نمازوں کی ادائیگی کا جائزہ لیتے۔ کام میں مصروفیت کے باوجود کام چھوڑ کر نماز کی ادائیگی کو فوقیت دیتے۔ یہ نہیں کہ کاروبار میں لگے ہوئے ہیں نہیں۔ عام طور پہ اس قسم کے کاروباری لوگ اور اس طرح مصروف نمازوں پہ توجہ نہیں دیتے لیکن انہوں نے کبھی نماز قضا نہیں کی۔ نہایت ملنسار اور محبت کرنے والے تھے۔ ہر ایک سے اپنائیت کا تعلق رکھا تھا۔ خلافت سے ایک خاص تعلق تھا۔ ایم ٹی اے کے پروگرامز بالخصوص میرا خطبہ جو ہے ایم ٹی اے پر آتا تھا وہ ضرور سنتے تھے۔ جماعتی مقدمات کی پیروی اور ڈیوٹی کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ شہادت کے واقعہ سے دو روز پہلے بھی عدالت میں مخالفین کی طرف سے انتہائی جارحانہ رویہ اپناتے ہوئے انہیں دھمکیاں دی گئی تھیں۔

ان کو دھمکیاں پہلے بھی مل رہی تھیں۔ قرآن کریم سے ان کا والہانہ عشق تھا اور پہلے ان کو اس طرح اچھی طرح پڑھنا نہیں آتا تھا لیکن بڑی عمر میں انہوں نے قرآن کریم سیکھا اور پھر مستقل اس کی تلاوت بھی کیا کرتے تھے اور ریکارڈنگ بھی سنا کرتے تھے۔ اپنی ورکشاپ میں قرآن کریم کی ریکارڈنگ لگائے رکھتے تھے۔

واقعہ شہادت سے قبل ایک دوست نے آپ سے اپنی بیماری کے پیش نظر خون کا انتظام کرنے کی درخواست کی اس پر شہید مرحوم نے جواباً کہا کہ نماز جمعہ کے بعد مَیں جا کے تمہیں اپنا خون دے دیتا ہوں مگر خدا کو کچھ اَور ہی منظور تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت کا رتبہ دیا۔

ان کی دو بیویاں تھیں۔ ان کی اہلیہ اول مریم لئیق کہتی ہیں کہ میری ضروریات کا خیال رکھتے۔ بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کرتے اور نماز کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دلاتے۔

دوسری اہلیہ بھی کہتی ہیں کہ دونوں کو انہوں نے اس طرح رکھا تھا کہ ہم دونوں بہنوں کی طرح رہتی تھیں۔ دنیاوی تعلیم کم تھی مگر جنرل نالج بہت زیادہ تھا۔ ان کی گفتگو کا موضوع اکثر انبیائے کرام ہوتے تھے۔ مختلف امور میں میری بھی تربیت کرتے رہے۔ یہ دوسری اہلیہ فرح لئیق جو ہیں وہ کہتی ہیں کہ میری بھی تربیت کرتے تھے۔ میرے والدین نے میری وہ تربیت نہیں کی جو میرے خاوند نے شادی کے بعد عرصہ دو سال میں میری تربیت کی ہے۔

شہید مرحوم کے بھائی موصوف نے کہا کہ بھائی بار بار شہادت ملنے کا تذکرہ کرتے تھے اور کہتے تھے یہ نعمت نصیب والوں کو ملتی ہے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر میری قربانی کا وقت آیا تو سینے پر گولی کھاؤں گا۔ مزید کہتے ہیں کہ جیسے بھی مخالفانہ حالات ہوں وہ ہمیشہ اپنے بھائیوں کو بھی یہ کہا کرتے تھے کہ مسجد میں جا کے نماز ادا کرنی چاہیے کیونکہ یہی وقت حوصلہ دکھانے کا ہے۔

ان کا بیٹا حزقیل احمد بیچارہ ابھی بارہ سال کا ہے۔ کہتا ہے کہ مجھے باپ نے نصیحت کی تھی کہ گھبرانا نہیں ہے اس لیے میں اپنے والد کی شہادت پر بالکل نہیں گھبرایا۔ اور بڑی جرأت اور ہمت کا اس نے مظاہرہ کیا۔ بڑے صبر کا مظاہرہ کیا ہے اور کہتا ہے کہ میں بھی اسی طرح، اپنے باپ کی طرح بہادر رہوں اور سینے پر گولی کھانے کو تیار رہوں۔

انہوں نے پسماندگان میں دو بیگمات کے علاوہ سات بچے اور ایک ہمشیرہ اور ایک بھائی چھوڑے ہیں۔ بڑی

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

منافقوں پر سب سے گراں نماز عشاء اور فجر ہے
کاش کہ وہ جانتے جو ثواب عشاء اور فجر کی نماز میں ہے

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب ذکر العشاء)

طالب دعا: شیخ صادق علی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبر کوٹ، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا
اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اسکے کہ وہ ایسا گناہ کرے جو نا قابل معافی ہو

(جامع ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب فی رحمة الیتیم، حدیث 1840)

طالب دعا: سید وسیم احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

بیٹی کی عمر سترہ سال ہے جبکہ چھوٹی بچی کی عمر ڈیڑھ سال ہے۔ اور انہوں نے خواب کی بنا پر اپنی اہلیہ کو بتایا تھا کہ میں نے ایک اَور بچہ ہونے کی خواب دیکھی ہے تو دوسری اہلیہ کہتی ہیں جب میں نے ٹیسٹ کرایا تو مجھے بھی اللہ تعالیٰ اولاد کی نعمت سے نواز رہا ہے۔

مربی حلقہ سوسائٹی توصیف صاحب کہتے ہیں۔ مرحوم پنجوقتہ نماز باجماعت سینٹر میں ادا کرتے تھے۔ تہجد ادا کرنے والے، نفلی عبادات کی بجا آوری کرنے والے، خلافت کے مطیع و فرمانبردار، غریب پرور، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں حتی الوسع کوشش کرنے والے، راہ چلتے ضرورت مندوں کو بھی اگر ضرورت ہوتی تو فوراً مدد کرتے۔ کسی کی گاڑی خراب دیکھتے تو راستے میں رک کے ان کی مدد کرتے۔ حاجت مندوں کی خاموشی سے مدد کرتے۔ نیکیوں پر مداومت اختیار کرنے والے، ہر لحاظ سے بے لوث خدمت کرنے والے تھے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین رکھنے والے تھے۔ اپنے ہر کام اور کامیابی کو خدا تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ حالات کی تنگی اور مخالفت کے باوجود ہمیشہ نمازیں بروقت باجماعت سینٹر میں ادا کرتے تھے۔ نرم مزاج انسان تھے۔ کسی نے غصہ میں انہیں کچھ کہہ دیا ہوتا تو خاموش رہتے۔ کبھی پلٹ کر جواب نہیں دیتے تھے بلکہ مسکرا کر اس مجلس سے چلے جاتے تھے۔

اسی طرح سیکرٹری مال نے یا صدر جماعت نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ ہمارا حساب غلط تھا۔ غلطی سے ہم نے ان کو کہہ دیا کہ کچھ چندہ بقایا ہے تو انہوں نے نہیں پوچھا کہ بقایا نہیں ہے اور وہ ادا کر دیا اور وہ ایک لاکھ روپے کی بڑی رقم تھی۔ بعد میں ان کو انہوں نے اطلاع کی کہ ہمارا حساب غلط تھا۔ آپ کا بقایا نہیں بلکہ یہ زائد رقم ہے تو انہوں نے کہا کوئی نہیں جو میں نے خدا کی راہ میں دے دیا اب اس کو واپس نہیں لوں گا۔ انہوں نے اہل و عیال کے ساتھ بیرون ملک منتقل ہونا تھا۔ تیاری پوری تھی تو روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ ایک روز پہلے انہوں نے مجھے کہا کہ ہم بیرون ملک منتقل ہونے والے ہیں جہاں مذہبی آزادی ہے۔ میری خواہش ہے کہ بچوں کو اذان اور تکبیر بلند آواز اور اچھی طرز پر سکھا دوں تا کہ جب وہاں جا کر گھر میں باجماعت نماز ادا کریں تو اہتمام کے ساتھ اذان دیں اور پھر نمازیں ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور ان کے اہل و عیال کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔

دشمن کی پکڑ کے جلد سامان پیدا فرمائے۔

آج بھی ایک اطلاع ہے۔ قصور میں ایک قصبے میں ایک احمدی نوجوان کو شہید کیا گیا ہے۔ تفصیلات ابھی نہیں آئیں۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کی جلد پکڑ کے سامان فرمائے۔

ان کے لیے تو اب یہی ہے: اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔

دوسرا ذکر ہے امۃ المصور نوری صاحبہ کا جو ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کی اہلیہ تھیں۔ گذشتہ دنوں وفات پا گئی ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی پوتی، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی نواسی اور مرزا داؤد احمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ یہ میری چچازاد ہمشیرہ بھی تھیں۔

ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا رشتہ خود کروایا تھا۔ حضورؒ نے نہ ان سے پوچھا اور نہ ان کے والدین سے اور میرے والد صاحب سے میرے بارے میں پوچھا کہ اس کی شادی کر دوں؟ اس موقع پر کرنل داؤد صاحب اور ان کی اہلیہ کو جب رشتہ حضرت خلیفہ ثالثؒ نے بتایا تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم کچھ دن تھوڑا استخارہ کر لیں۔ حضورؒ نے فرمایا کہ مَیں استخارہ کر چکا ہوں۔ اب مزید استخارے کی ضرورت نہیں ہے۔ شادی کرو۔ بہر حال شادی ہوئی۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکاون سالہ ازدواجی زندگی میں نہایت ہی محبت اور پیار اور اطاعت اور دوستی کا تعلق رہا۔ نمازوں اور عبادت کی پابند تھیں۔ غریب پرور اور مہمان نواز تھیں توکل بہت زیادہ تھا اور کچھ سالوں سے تو ان کو قرآن کریم کی گہرائی میں پڑنے کا بڑا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ جماعت کے مختلف علماء سے اکثر سوالات کیا کرتی تھیں۔ مختلف مذاہب کے پڑھنے کا بھی شوق تھا۔

پھر ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ میرے وقف اور میری تعلیم کے حصول میں ان کا بہت بڑا کردار تھا۔ اگر کوئی خوشی کا موقع ہوتا یا کہیں سیر پہ جانا ہوتا اور مجھے ہسپتال کی ایمرجنسی ہوتی تو خود بھی قربانی دیتیں اور کہتیں میں بھی نہیں جاؤں گی۔ گذشتہ تین چار سال سے کافی بیمار تھیں۔ بڑے صبر سے اپنی بیماری کو اور تکلیف کو برداشت کیا، کبھی اظہار نہیں کیا۔

ان کے بیٹے ڈاکٹر خالد نوری امریکہ میں ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں یہ بھی وقفِ عارضی پہ آتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میری والدہ جماعت کی ایک مخلص خادمہ تھیں۔ خلافت سے بے پناہ محبت اور عقیدت رکھتی تھیں۔ کبھی کسی لغو مشغلے جیسے جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ میں ملوث نہیں ہوتی تھیں۔ قرآن کریم کو مکمل مفہوم کے ساتھ پڑھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی کرتی تھیں۔ تذکرے کو بڑے غور سے پڑھتی تھیں۔ ہر وقت اپنے ساتھ رکھتی تھیں۔ تاریخی نوادرات جمع کرنے کا بھی ان کو شوق تھا اور عجائب گھروں کے کیوریٹرز اور محققین سے ان کے بارے میں گفتگو کرتی تھیں۔ اس شوق میں تو مجھے بھی انہوں نے شامل کیا ہوا تھا۔ ربوہ کے ارد گرد خاص طور پر دریا کے ساتھ پہاڑیوں میں انہوں نے بعض چیزیں دیکھیں، تلاش کیں، زمینیں کھدوائیں اور جب یہاں لندن آتی تھیں تو مجھ سے بھی یہی باتیں کرتی تھیں۔ مجھے دکھاتی تھیں وہ چیزیں۔ ان کے بیٹے مزید لکھتے ہیں کہ وہ کم وسائل رکھنے والے لوگوں کی شادیوں میں بھرپور مالی تعاون کرتیں اور تمام ملازمین کے بچوں کی دیکھ بھال کرتیں۔ لڑکیوں کو قرآن کریم پڑھاتیں۔ اس بات کو یقینی بناتیں کہ ان کی تمام ضروریات پوری ہوں اور لوگوں سے ملتے وقت ان کے چہرے پر مسکراہٹ رہتی۔

ان کی بیٹی مبارکہ کہتی ہیں۔ امی کو پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہوں یا عیسائیت کے بارے میں باتیں ہوں یا ہندوازم کے بارے میں کتابیں ہوں، مختلف موضوعات پر پڑھتی تھیں اور اس کا کافی علم حاصل کر لیا تھا۔ واقف زندگی کی بہت عزت کرنے والی تھیں۔ میرے باپ کو بھی ہمیشہ انہوں نے سپورٹ کیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے وقف کیا تو آ گئیں حالانکہ اس کے بعد بھی ان کو کافی دنیاوی مفاد والی نوکری مل سکتی تھی۔ کہتی ہیں کہ میرے والد کے غیر احمدی رشتہ دار بھی افسوس کرنے آئے تو وہ کہتے تھے کہ خاندان کو جوڑنے والی تھیں اور سب سے تعلق رکھتی تھیں۔ پھر کہتی ہیں مجھے بھی نصیحت کی کہ اپنے گھر کی باتیں کہیں باہر نہیں کرنی اور خلیفہ وقت کو لکھو جو بات تم نے لکھنی ہے اور جو وہ نصیحت کریں تو پھر اس پہ عمل ضرور کرنا ہے۔ اور یہ کہا کرتی تھیں کہ لڑائیوں جھگڑوں میں وقت ضائع نہ کیا کرو۔

جلال احمد خان طاہر ہارٹ کے ڈرائیور ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ بہت نیک، بااخلاق، ہمدرد اور غریب پرور تھیں۔ ہمیشہ سفر کے دوران ہمارا خیال بھی رکھتیں اور سفر کے دوران ترجمہ قرآن کریم کی سی ڈی لگوا لیتیں اور اسی کو سارا رستہ سنتیں۔ پھر کہتے ہیں میرے بیوی بچوں کا بہت خیال رکھا۔ پھر کہتے ہیں کہ بڑے شہروں میں جب ہم جاتے تھے تو دکاندار اور خاص طور پر پنڈی اسلام آباد کے دکاندار جوان کو جانتے تھے کیونکہ آنا جانا تھا تو وہ پوچھا کرتے تھے کہ بڑے عرصے بعد آئی ہیں۔ شروع میں انہوں نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اب ہم ربوہ شفٹ ہو گئے ہیں جہاں جماعت کا ہسپتال ہے اور میرے خاوند وہاں کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں بغیر کسی خوف کے بتا دیا۔ ہم پریشان ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا ذکر ہے مکرم حسن سانوغو ابوبکر صاحب کا جو برکینا فاسو میں لوکل مبلغ تھے۔ گذشتہ دنوں تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ رمضان المبارک میں روزانہ جولا زبان میں درس قرآن مجید دیتے تھے اور یہ درس ریڈیو اسلامک احمدیہ پر نشر ہوتا تھا۔ وفات سے ایک روز قبل بائیس مارچ کو بھی انہوں نے درس دیا۔ ابتدائی تعلیم بوبوجلاسو میں حاصل کی۔ یہ برکینا فاسو کا ایک شہر ہے اور پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے موریطانیہ چلے گئے جہاں پڑھنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے بعد جامعۃ الازہر مصر میں چلے گئے۔ عربی زبان میں اعلیٰ تعلیم اور بول چال کی خوب مہارت حاصل کر کے واپس آئے۔ عربی زبان پر عبور حاصل کر لیا تھا اور عمدہ زبان بولتے تھے۔ الازہر سے واپس آ کر آئیوری کوسٹ میں قیام پذیر ہوئے اور یہاں ایک مدرسہ قائم کیا جس میں سینکڑوں طلبہ تھے اور اپنی شعلہ بیانی اور عمدہ انداز بیان کی وجہ سے آئیوری کوسٹ میں مشہور ہو گئے، ابھی یہ احمدی نہیں ہوئے تھے۔ جب احمدی مبلغین نے اس علاقے میں تبلیغ کی تو مخالفین نے احمدیوں سے مقابلہ کرنے کے لیے ابوبکر صاحب کو پیش کیا۔ ان کو اپنی زبان دانی پر بڑا ناز تھا۔ خود کہتے ہیں کہ جس دن بحث شروع ہوئی، مقابلہ تھا مَیں اس دن بڑا سا جبہ پہن کے بڑا اتراتا ہوا آیا کہ آج میں احمدیوں کو شکست دے کر بڑا مشہور ہو جاؤں گا اور بڑا مقام حاصل کر لوں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت میں نیکی رکھی تھی۔ ان کو بہت جلد احساس ہو گیا کہ صداقت احمدیوں کے ساتھ ہے اور دلائل ان کے پاس ہیں۔ انہیں ''القول الصریح'' دی گئی جس کا مطالعہ کرنے کے بعد آبی جان میں جماعت کے مبلغ عبدالرحمٰن کوناتے صاحب سے ان کا مباحثہ ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی فرمائی اور جلد ہی انہوں نے جرأت کے ساتھ احمدیت قبول کر لی۔ ان کی بیعت کا واقعہ 1986ء کا ہے۔ اس وقت نوجوان ہی تھے۔ چوبیس پچیس سال ان کی عمر تھی۔

بیعت کے بعد اپنا مدرسہ اور اپنی جاہ و حشمت کو ترک کر دیا۔ اس زمانے میں آئیوری کوسٹ میں فرنچ احمدی طلبہ کے لیے ایک شارٹ کورس ہوا کرتا تھا۔ انہوں نے اس میں داخلہ لیا اور زندگی وقف کر دی۔ بہت جلد جماعت کے بہترین مبلغ بن گئے۔ اپنی مادری زبان جُولا میں تقریر کا بہت ملکہ تھا۔ بلند آواز کے مالک اور شعلہ بیان مقرر تھے۔ بہت جلد سامعین کو مسحور کر لیتے تھے۔ ادریس شاہد صاحب کی تقرری 1990ء میں برکینا فاسو میں ہوئی۔ انہوں نے آئیوری کوسٹ سے مکرم ابوبکر سانوغو صاحب کو بھی برکینا فاسو لانے کی منظوری لے لی۔ یہاں تبلیغ کے جہاد میں انہوں نے حصہ لیا اور بہت جلد جُولا بولنے والے علاقوں میں کامیابیاں ملنی شروع ہوئیں اور یہاں تبلیغ کے ذریعہ سے بہت ساری نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

1999ء میں برکینا فاسو کا علاقہ ہے ڈوری جہاں ہماری شہادتیں بھی ہوئی تھیں وہاں ان کو بھجوایا گیا۔ اس علاقے میں عربی بول چال عام ہے۔ یہاں کے علماء عربی دانی کو دکھا کر لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہاں انہوں نے بڑے بڑے علماء سے مناظرے کیے اور انہیں شکست دی۔ دور دراز دیہات میں تبلیغ کی یہاں تک کہ غیر احمدی علماء آپ کے سامنے آنے سے کتراتے اور مناظرہ کرنے سے گھبرانے لگے۔ آپ علاقے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 375)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا نے جو عام لوگوں کے نفوس میں رؤیا اور کشف اور الہام کی کچھ کچھ تخم ریزی کی ہے وہ محض اس لئے ہے کہ وہ لوگ اپنے ذاتی تجربہ سے انبیاء علیہم السلام کو شناخت کر سکیں اور اس راہ سے بھی اُن پر حجت پوری ہو اور کوئی عذر باقی نہ رہے۔ (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 226)

طالبِ دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

بھر میں بڑے شیخ اور عالم کے طور پر مشہور ہو گئے۔ بہت کثرت سے اس علاقے میں جماعتیں قائم ہوئیں۔ اسی طرح 1991ء میں آپ کا رابطہ امام ابراہیم بدیگا صاحب شہید مہدی آباد اور ان کے ساتھیوں سے ہوا جنہوں نے جلد بیعتیں کرلیں اور بعدازاں 2023ء میں مقامِ شہادت پا کر احمدیت کے چمکتے ستارے بن گئے۔

2002ء میں بوبوجلاسو میں عالمِ احمدیت کے پہلے ریڈیو کا قیام ہوا تو ابوبکر صاحب ریڈیو پر اول نمبر کے مقرر تھے۔ آپ بہت پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ کی تبلیغ سے لاکھوں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا اور ہزاروں لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ کئی سال نیشنل مجلس عاملہ میں خدمت کی توفیق عطا ہوئی۔ وفات کے وقت بھی آپ سیکرٹری رشتہ ناطہ تھے۔ 2012ء میں ان کی تقرری مالی کے شہر سیکاسو میں ہوئی۔ یہاں آپ کو غیر معمولی خدمات کی توفیق ملی۔ 2019ء میں جب بوبوجلاسو میں چند نوجوانوں نے نظام جماعت کے خلاف شرارت کی تو پھر مَیں نے ان کو واپس بوبوجلاسو بھیج دیا، وہاں ان کا تقرر کیا اور یہاں ان کو صدر جماعت بھی مقرر کیا گیا۔ انہوں نے بڑی جرأت سے اور حکمت سے اور بڑی محنت سے اور دعا سے اس فتنے کو ختم کر دیا اور سب لوگوں نے تجدید بیعت کی۔

پسماندگان میں والدہ، اہلیہ، بھائی، تین بچے اور پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ ان کی اہلیہ عائشہ کولی بالی کہتی ہیں کہ آپ ہر وقت خدمت اسلام کے لیے تیار رہتے۔ صحت کی خرابی کے باوجود ہمیشہ جماعتی پروگرام اور تبلیغی دوروں کو ترجیح دیتے۔ بعض اوقات مَیں انہیں کہتی کہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، کچھ آرام کر لیں تو کہتے میں نے زندگی وقف کی ہے اور اپنی آخری سانس تک خدمت دین کے لیے کوشاں رہوں گا۔ کہتی ہیں کہ جب سے ہماری شادی ہوئی ہے میں نے دیکھا ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں آیا کہ انہوں نے کہا ہو کہ آج میں بیماری کی وجہ سے تہجد ادا نہیں کر سکتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ جب بھی کوئی جماعتی مسئلہ یا دینی خدمت کے لیے آتا تو آپ فوری اس کی مدد کرتے، بے شک بعد میں بیمار ہی کیوں نہ پڑ جائیں۔ ملنے والوں عزیز و اقارب، ہمسایوں سے بہت حسن سلوک کرتے۔ ہر فرد سے محبت سے ملتے۔ ایک مثالی شخصیت کے مالک تھے۔ قرآن کریم سے بہت محبت کرنے والے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے۔

یہ ہے نمونہ ایک واقف زندگی کا اور مربی کا جسے ہمارے مربیان کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ایسی وقف کی روح رکھنے والے جماعت کو عطا فرماتا رہے۔

ادریس شاہد صاحب سابق امیر جماعت برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ بہت محنت سے تبلیغ کا کام کیا انہوں نے اور خوب کیا۔ ہنستا چہرہ، علمی لحاظ سے ٹھوس دلائل اور ہر وقت خدمت کا اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش میں رہتے۔ لوکل مبلغ درا ابوالحسن کہتے ہیں کہ استاد ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے۔ ایک دن سورہ احزاب کی آیت اڑتیس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت زینبؓ سے شادی والے معاملے پر غیر احمدی مولویوں کے بے سروپا بیانات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی آنکھوں میں باقاعدہ آنسو آ گئے کہ کس طرح ان لوگوں نے اپنی ناسمجھی اور بیہودہ قسم کے بیانات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیے ہیں۔ اب یہ لوگ بھی باتیں کرتے ہیں تو یہ کوئی توہین رسالت نہیں ہے لیکن احمدی عزت بھی کریں تو وہ توہین رسالت کرتے ہیں۔ وہ نام بھی لیں تو توہین رسالت ہے۔ پھر کہتے ہیں یہ کہ دوروں کے دوران بھی تہجد کی بہت پابندی کرتے۔ خلافت سے وفا کا بہت تعلق رکھتے۔ اگر کوئی نظام جماعت کے خلاف بات کرتا تو ہمیشہ ننگی تلوار کی طرح نظام جماعت کے دفاع میں سامنے آ جاتے۔ کبھی کسی سے بغض اور کینہ نہ رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ (الفضل انٹرنیشنل ۱۶ مئی ۲۰۲۵ء صفحہ ۲ تا ۷)

☆......☆......☆

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ

(البقرہ:154)

ترجمہ: اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM

B.O AHMED FRUITS

Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)

Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

وَ قَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَذۡہَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَکُوۡرُ (فاطر:35)

ترجمہ: اور وہ کہیں گے کہ تمام تر تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ یقیناً ہمارا ربّ بہت ہی بخشنے والا (اور) قدردان ہے

طالب دعا: SUJAUDDIN SK صاحب مرحوم، شیخ شمس الدین صاحب مرحوم (KHARAGPUR صوبہ بنگال)

واقفین نَو اور غیر واقفین نَو طلباء

خدمت دین کے جذبہ کے تحت جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیں

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دُنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کرکے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کرکے سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔ لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت یا نظارت تعلیم سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کرکے مورخہ 30 جون تک دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بھجوائیں۔

داخلہ کے لئے درج ذیل شرائط ہیں:

(1) میٹرک پاس طالب علم کے لئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

(2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت طلباء کا انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ لے گی اور جامعہ احمدیہ کے لئے Select کریگی۔ تحریری ٹیسٹ میں قرآن مجید، اسلام، احمدیت، دینی معلومات، اُردو، انگریزی اور جنرل نالج سے متعلق سوالات ہونگے۔

(3) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلباء کا نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ تحریری ٹیسٹ، انٹرویو اور میڈیکل ٹیسٹ میں پاس ہونے والے طلباء کو سیّدنا حضور انور کی منظوری سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے گا۔

(4) گریجویشن پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی ترجیح دی جائے گی۔ داخلہ فارم بذریعہ Mail منگوانے کے لئے ایڈریس:

waqfenau@qadian.in

WAQF-E-NAU DEPARTMENT (NAZARAT TALEEM)

Darul Balaqh, CIVIL LINE , QADIAN

DISTRICT: GURDASPUR, PUNJAB (INDIA) PIN: 143516

CONTACT: 01872-500975, 9988991775

(صدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

احمدی مومن اور مومنہ میں دین میں بڑھنے کیلئے مسابقت کی روح ہونی چاہئے نہ کہ دنیاوی چیزوں کیلئے

(مستورات سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2019)

طالب دعا: بی.ایس.عبدالرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

M.F. STEELS & ALUMINIUM

Deals in All types of

Aluminium chennels, Section &

Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.

Sk. Muneer Ahmed

7008220172 9437147910

ahmedmuneersk@gmail.com

طالب دعا: شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

HOTEL

HOTEL FIRDOUS

SALANDI BY PASS (BHADRAK)

Nearest to Bus Stand & Railway Station

A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility

Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737

طالب دعا: شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2024

”خلیفہ وقت کا مقام و مرتبہ خلافت کی اطاعت اور اس سے وابستگی کی اہمیت و برکات“

(مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ، قادیان)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِيۡنَهُمُ الَّذِى ارۡتَضٰى لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا ؕ يَعۡبُدُوۡنَنِىۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَ بِىۡ شَيۡـــًٔا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔

خلافت کا جس کو نہیں احترام
زمانے میں ہوگا نہ وہ شاد کام
نہ کیوں جان و دل سے ہوں اس پر فدا
اسی کے ہے دم سے ہماری بقاء

قابل احترام صدر جلسہ اور معزز سامعین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپنے سماعت فرمالیا ہے، خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے **”خلیفہ وقت کا مقام و مرتبہ خلافت کی اطاعت اور اس سے وابستگی کی اہمیت و برکات“** ابھی خاکسار نے سورۃ نور کی آیت استخلاف کی تلاوت کی ہے جسکا ترجمہ یہ ہے۔

یعنی! تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے دین کو جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

(ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ، سورۃ النور: آیت 56)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں۔ اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو...... خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولی ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔“

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد ۶ ص ۳۵۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں: ”کسی قسم کا خلیفہ ہو اس کا بنانا جناب الٰہی کا کام ہے۔ آدمؑ کو بنایا تو اللہ نے، داؤدؑ کو بنایا تو اس نے، ہم سب کو بنایا تو اس نے۔ پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں کو ارشاد ہوتا ہے: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِيۡنَهُمُ الَّذِى ارۡتَضٰى لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا (النور: ۵۶) جو مومنوں میں سے خلیفہ ہوتے ہیں ان کو بھی اللہ ہی بناتا ہے۔ ان کو خوف پیش آتا ہے مگر خدا تعالیٰ ان کو تمکنت عطا کرتا ہے۔ جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ ان کے لئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے۔ جو ان کا منکر ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمال صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔“ (حقائق الفرقان جلد ۱ صفحہ ۱۲۵-۱۲۶)

خلیفہ وقت کا مقام

حضرت سیّد محمد اسماعیل صاحب شہیدؒ خلیفہ وقت کا مقام و مرتبہ کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔: ”اس منصب پر فائز ہونے والا مبارک وجود سایہ رب العالمین، ہمسایہ انبیاء و مرسلین، سرمایہ ترقی دین اور ہم پایہ ملائکہ مقربین ہے۔ دائرہ امکان کا مرکز، تمام وجوہ سے باعث فخر اور ارباب عرفان کا افسر ہے۔ اس کا دل تجلیٔ رحمان کا عرش اور اس کا سینہ رحمت وافرہ اور اقبالِ جلالت یزداں کا پرتو ہے اسکی مقبولیت جمال ربّانی کا عکس ہے...... اسکا قہر تیغِ قضا اور مہرِ عطیات کا منبع ہے۔ اس سے اعراض، اعراضی تقدیر اور اس کی مخالفت، مخالفتِ ربّ قدیر ہے...... جو صاحب کمال اس کے ساتھ اپنے کمال کا موازنہ کرے وہ مشارکت حق تعالیٰ پر مبنی ہے۔ اہل کمال کی علامت یہی ہے کہ اس کی خدمت میں مشغول اور اس کی اطاعت میں مبذول رہیں۔ اس کی ہمسری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں اور اسے وارث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شمار کریں“۔

(منصبِ امامت صفحہ 122-121)

معزز سامعین! خلیفہ وقت نبی کے بعد ایک اعلیٰ اور منفرد مقام پر فائز ہوتا ہے، اس کو خدا تعالیٰ قائم کرتا ہے اور وہی قائم رکھتا ہے اس کی ہر طرح سے تائید و نصرت کرتا ہے۔ اسے علمِ لدنی عطا فرماتا ہے، اسے خود حکمت سکھاتا ہے۔ قرآن کریم کے معانی، مطالب، اسرار، رموز اور حقائق دقائق سے مالا مال کرتا ہے جس کی بدولت وہ قرآن کریم کی تفسیر سب سے بہتر سمجھتا اور بیان کرتا ہے۔ خدا خود اس کی ہر مشکل مرحلہ پر رہنمائی کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہوتی ہے ویسے ہی خلفاء کی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے اور وہ یہ کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ وحی الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے نہیں کی جاتی کہ وہ وحی الٰہی اور تمام پاکیزگی کا مرکز ہے بلکہ اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذ وحی الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے۔ اسی لئے واقف اور اہل علم لوگ کہا کرتے ہیں کہ انبیاء کو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے اور خلفاء کو عصمت صغریٰ۔“ (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء) پھر فرمایا: ”خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانہ کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے...... تو اس کے کیا معنی ہیں کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے۔ اس کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے۔ اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنی ہی کیا ہیں“۔

(الفضل ۲۲ ر نومبر ۱۹۵۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”ہر خلیفہ کے وقت میں جو اس زمانے کے حالات ہیں ان کے متعلق جو خلیفہ وقت کی نصیحت ہے وہ لازماً دوسری نصیحتوں سے زیادہ مؤثر ہوگی۔ اس تعلق کی بناء پر بھی اور اس وجہ سے بھی کہ خدا تعالیٰ نے جو ذمہ داری اس کے سپرد کی ہوتی ہے خود اس کے نتیجہ میں اس کو روشنی عطا کرتا ہے۔“

(خطبات طاہر جلد ۱۰ صفحہ ۸۹۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے خدا یہ کُرتہ پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کُرتے کو اس سے اتار سکے یا چھین سکے۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چُنتا ہے اسے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اس کے شامل حال رکھتا ہے اور اس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا درد رکھنے والا اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا اس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔“

(روزنامہ الفضل ۳۰ ر مئی ۲۰۰۳ء صفحہ ۶)

خلافت کی اطاعت:

معزز سامعین !! کسی بھی قوم، مذہب و ملت کی ترقی اسکے معیارِ اطاعت پر مبنی ہوتی ہے۔ مذہب اسلام کی بناء تو محض اور محض اطاعت پر رکھی گئی ہے۔ کیونکہ اسلام کے معنی خود سپردگی کے ہیں۔ اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امّت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس نے میرے قائم کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور میری اطاعت کرنے والے نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور اسی طرح میرے امیر کی نافرمانی میری نافرمانی ہے اور میری نافرمانی خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاحکام باب قول اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم حدیث 7137)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین عند ظہور الفتن وتحذیر الدعاۃ الی الکفر)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”کیا اطاعت ایک سہل امر ہے! جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلے کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں۔ جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے، اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 411)(خطبہ جمعہ 27 ر اگست 2004ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 10 ر ستمبر 2004ء صفحہ 6)

اطاعت کی مثال ہمیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں اس طرح ملتی ہے۔ ایک موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں کھڑے صحابہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ گلی میں آتے ہوئے حضرت عبد اللہ بن رواحہ وہیں بیٹھ گئے۔ یہ سوچ کر کہ ایسا نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں ایک لمحہ کی بھی تاخیر ہو جائے۔

اسی طرح جب ایک جنگ کے دوران حضرت عمرؓ نے جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولید سے لیکر حضرت ابوعبیدہؓ کے سپرد کر دی تھی تو حضرت ابوعبیدہؓ نے اس خیال سے کہ خالد بن ولید بہت عمدگی سے کام کر رہے ہیں، ان سے چارج نہ لیا تو جب حضرت خالد بن ولید کو یہ علم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی طرف سے یہ حکم آیا ہے تو آپ حضرت ابوعبیدہ کے پاس گئے اور کہا کہ چونکہ خلیفہ وقت کا حکم ہے اس لئے فوری طور پر آپ اس کی تعمیل کریں۔ مجھے ذرا بھی پرواہ نہیں ہوگی

کہ میں آپ کے ماتحت رہ کر کام کروں۔

معزز سامعین! آخرین کے دور میں بھی رسول کریم ﷺ کے غلام صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کے خلیفہ کی اطاعت کی ایسی ایسی عظیم مثالیں ملتی ہیں کہ اولین کے دور کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

آواز سن کر بیٹھ جانے کا واقعہ یہاں بھی ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر مسجد میں کھڑے احباب سے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور حضرت میاں کریم بخش صاحب جو اس وقت مسجد کی ساتھ والی گلی میں تھے، آواز سنتے ہی وہیں بیٹھ گئے۔ کسی نے وجہ پوچھی تو یہی کہا کہ جب مسیح کا فرمان میرے کام میں پڑ گیا تو میرا فرض تھا کہ میں اسی وقت اطاعت کرتا۔

پھر آج قدرت ثانیہ کے مظہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب منصب خلافت پر متمکن ہوئے تو دنیا نے ایک بار پھر ایک آواز پر بیٹھ جانے کا نظارہ مشاہدہ کیا، ہزاروں فدائین خلافت مسجد فضل لندن سے باہر سڑکوں پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی شبیہہ مبارک کی ایک جھلک پانے کیلئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کیلئے کھڑے تھے۔ آپ کی ایک آواز پر کہ بیٹھ جائیں۔ تو ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر سب کے سب اس وقت بیٹھ گئے۔ اور ساری دنیا ایم ٹی اے کے توسط سے اس روح پرور نظارہ کی گواہ بنی۔

حضرت ابو عبد اللہ صاحب جو کھیوہ باجوہ کے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے ایک دن عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت ارشاد فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا ’’مولوی صاحب! مَیں نہیں سمجھتا کوئی چیز کرنے کی ہو اور آپ کر نہ چکے ہوں۔ اب تو حفظ قرآن ہی باقی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بات سن کر تقریباً پینسٹھ سال کی عمر میں انہوں نے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا اور باوجود اتنی عمر ہونے کے حافظ قرآن ہو گئے۔‘‘

(ماخوذ از روزنامہ الفضل 8 دسمبر 2010ء صفحہ 4 بحوالہ الفضل قادیان 19 اپریل 1947ء)

سامعین! خلافت کی اطاعت اور نظام جماعت کی اطاعت لازم ملزوم ہیں۔ ایک ہی سکہ کے دو پہلو ہیں۔ ایک دوسرے سے جدا نہیں۔ اس تعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظام جماعت کی اطاعت کے بارے فرماتے ہیں:

’’ہمیشہ یاد رکھو کہ تمہارا مطمح نظر، تمہارا مقصد حیات صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا ہونا چاہئے۔ اور یہی کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کے نظام کے جو احکامات و قواعد اور فیصلے ہیں ان کی پابندی کرنی ہے اور اس بارے میں اپنی اطاعت میں بالکل فرق نہیں آنے دینا۔‘‘

(خطبہ جمعہ 27 اگست 2004ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 10 ستمبر 2004ء صفحہ 6 تا 7)

نیز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’لوگ تو یہ کہہ لیتے ہیں کہ ہم خلیفہ کی اطاعت سے باہر نہیں ہیں، مکمل طور پر اطاعت میں ہیں، ہر حکم ماننے کو تیار ہیں۔ لیکن فلاں عہدیدار یا فلاں امیر میں فلاں فلاں نقص ہے اس کی اطاعت ہم نہیں کر سکتے۔ تو خلیفہ وقت کی اطاعت اسی صورت میں ہے جب نظام کے ہر عہدیدار کی اطاعت ہے۔ اور تب ہی اللہ کے رسول کی اور اللہ کی اطاعت ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 14 جنوری 2005ء صفحہ 8)

سامعین! خلافت کے تابع نظام کی اطاعت ہی درحقیقت خلافت کی اطاعت ہے اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’جیسے قانون قدرت آپ کی بقا کیلئے لازم ہے اور اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ اسی طرح نظام جماعت بھی آپ کی انفرادی بقا کیلئے لازم ہے۔ اگر نظام جماعت نہ ہو تو کسی کی روحانی زندگی کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ باقی لوگوں کا حال دیکھو کیا ہوا ہے۔ کس طرح تتر بتر ہو کر بکھر گئے۔ کیسے اجتماعیت بٹ کر آخر انفرادیت میں بدل گئی اور ہر شخص آزاد ہے اور وہ اس آزادی کے مزے لے رہا ہے۔ یعنی بظاہر وہ سمجھتا ہے کہ میں آزاد ہوں اور احمدی غلام ہیں۔ اور ہر وقت کی مصیبت۔ یہ بات ہو تو نظام سے پوچھو، بیٹھنا ہو تو نظام سے پوچھو، کیا مصیبت ہے......

حضور فرماتے ہیں: جماعت احمدیہ کا جو نظام ہے...... ایک ایسا نظام ہے جو قانون قدرت کی طرح آپ کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ اب کوئی شخص کہہ سکتا ہے دنیا میں کہ عجیب قدرت ہے مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ آگ میں ہاتھ نہ ڈالو اور زیادہ ٹھنڈی ہوا نہ کھاؤ، کپڑے گرم پہنو سردیوں میں، گرمیوں میں ٹھنڈے کپڑے پہنو اور بھوک لگے تو یہ کرو، بھوک نہ لگے تو فلاں کام کرو، اٹھو، بیٹھو، سوو، جاگو مگر توازن رکھو۔ کھانا کھاؤ مگر بھوک ختم ہونے سے پہلے ہاتھ روک لو یعنی وہ قانون قدرت جو تقاضے کرتا ہے...... تمام دنیا کا نظام برابر ہر انسان پر پابندی لگائے ہوئے ہے اور جہاں بھی اس پابندی کے تقاضے سے بچ کر کوئی انسان نہیں چلتا وہاں ضرور اس کو سزا ملتی ہے...... چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دنیا کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ اب دیکھو خدا کے رسول نے اس دنیا کو قید خانہ بتا دیا ہے اور مومن کی ساری زندگی قید خانے میں بسر ہوگی۔ اور کافر کے لئے جنت قرار دیا ہے اس کو۔ مگر وہ جو مومن بھی ہوں اور آزاد بھی ہوں پھر وہ کس شمار میں آئیں گے۔ پس مومن کے ساتھ نظام جماعت کی قیود بندا یک لازمہ ہے......

پس آپ اگر نظام جماعت کے ساتھ عدل کریں گے اور اس عدل کے تمام باریک تقاضے پورے کریں گے تو آپ کو آزادی کے سانس نصیب ہونگے۔ آپ کو چین اور گہری طمانیت کے سانس نصیب ہونگے۔ پس اس پہلو سے آپ نظام جماعت کی حفاظت پر مستعد ہوں اور اس کے سامنے سر جھکائیں کیونکہ یہ خدا کے سامنے سر جھکانا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں نظام کیا چیز ہے یونہی خواہ مخواہ بنایا ہوا ہے نظام، نظام۔

نظام خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ہے، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم کردہ ہے اور یہ جو بیعت ہے نظام کی خاطر کی جاتی ہے۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ماننے والے جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے بیٹھے تھے انہیں ایک کے بعد دوسرے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ اس بیعت میں جو اطاعت کا اقرار ہے اور پھر اس پر اصرار ہے اور بار بار یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم ضرور اطاعت کریں گے یہ صاف بتا رہا ہے کہ محض دین عقائد کا نام نہیں ہے یا شریعت کے عام فرائض کو پورا کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ جو شخص باقاعدہ نظام کا جزو بن کر اس کے سامنے سر نہیں جھکا تا وہ عملاً دین سے باہر رہتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 1996ء)

خلافت سے وابستگی کی اہمیت و برکات:

’’قرآن کریم کا حکم ہے وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو یعنی حبل اللہ کو، جو اُس نے خلافت کی صورت میں ہمیں عطا فرمائی ہے مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ اور خلافت کی کامل اطاعت کرنے والے ہم تب ہی بن سکتے ہیں جب خلیفہ وقت کی اطاعت کے ساتھ اس کے تابع نظام جماعت کی کامل اطاعت کرنے والے بن جائیں۔ اس طرح ہر قسم کے تفرقہ سے بچنے والے ہوں گے اور خلافت کی اطاعت کے فیض سے صحیح معنوں میں فیضیاب ہو سکیں گے۔

خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جو قوم کو متحد کرتا اور تفرقہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر فرمایا ’’آج ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور ہم اس نظام میں پروئے گئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کی سُنت کی طرف بھی توجہ دلاتا رہتا ہے اور ہم دوسرے مسلمان فرقوں کی طرح بکھرے ہوئے نہیں بلکہ خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں‘‘

(خطبہ جمعہ 9 جون 2006ء)

خلافت سے وابستگی کے لیے خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنا لازمی ہے تبھی ہم خلافت کی برکات سے صحیح معنوں میں فیضیاب ہو سکتے ہیں۔

پس ہمیں چاہیے کہ خلیفہ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے ہوں اور اس کی اطاعت میں سرشار ہو کر وہ نمونہ قائم کرنے والے ہوں جس کی مثال حضرت محمد ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں ہمیں دیکھنے کو ملتی ہے۔

معزز سامعین! آج دنیا کے حالات کس تیزی سے بدل رہے ہیں ہر طرف بے چینی، بدامنی ہے دنیا آگ کے دہانے کھڑی ہے۔ تیسری عالمی جنگ منہ کھولے کھڑی ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اور ہونے والا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگ امام الزمان حضرت مسیح موعودؑ کا انکار کر کے خلافت جیسی نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں۔ یہ حبل اللہ جسے تھام کر جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں سے فیض یاب ہو رہی ہے، وہ خلافت کی ہی برکت ہے آج کے تناظر میں جب ہم دیکھتے ہیں ہمارے پیارے امام خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دنیا کو عالمی جنگ کے نقصانات سے بچانے اور دنیا میں امن قائم کرنے کے سلسلہ میں شب و روز کوشاں ہیں۔

آج اگر دنیا کو تباہی سے بچانے کے لیے کوئی بے چین اور بے قرار وجود دنیا میں ہے تو خلیفہ وقت ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ہی ہیں۔ خلیفہ وقت کی شکل میں اپنی جماعت کے لیے اور تمام بنی نوع انسان کے لیے ہمارے اور خدا تعالیٰ کے بیچ قربت کا ایک واسطہ ہیں۔ خلیفہ وقت کے دل میں اپنی جماعت اور تمام بنی نوع انسان سے جو ہمدردی اور پیار پایا جاتا ہے اس کا اندازہ دنیا نہیں کر سکتی۔ خلیفہ وقت کی قلبی کیفیت کیسی ہوتی ہے اس کا اظہار بہت ہی پیارے انداز میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک موقع پر فرمایا ہے آپؒ فرماتے ہیں:

’’میں آپ میں سے آپ کی طرح کا ہی ایک انسان ہوں اور آپ میں سے ہر ایک کے لیے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اتنا پیار پیدا کیا ہے کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ سجدہ میں میں جماعت کے لیے اور جماعت کے افراد کے لیے یوں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! جو مجھے خط لکھنا چاہتے تھے لیکن کسی سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں پوری کر دے۔ اور اے خدا! جنہوں نے مجھے خط نہیں لکھا اور نہ انہیں خیال آیا ہے کہ دعا کے لیے لکھیں اگر انہیں کوئی تکلیف ہے یا اُن کی کوئی حاجت اور ضرورت ہے تو ان کی تکلیف کو بھی دور کر دے اور حاجتیں بھی پوری کر دے۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ 21 دسمبر 1966ء صفحہ 5)

آج بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بابرکت

وجود حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صورت میں موجود ہے۔ خلیفہ وقت کی محبت و شفقت اور دعائیں ہمارے لیے ایک ایسا خزانہ ہیں جس کی مالیت اور اہمیت کا احاطہ کرنا ناممکن ہے اور ہمارا سر ساری عمر بھی خدا تعالیٰ کے حضور اس نعمت کے شکرانے کے لیے جھکا رہے تب بھی ہم شاید شکر ادا نہیں کر سکتے۔ مگر اس نعمت پر شکر کا اظہار ضرور کرنا چاہیے اور اس کی کوشش کرتے رہنی چاہیے۔ اس کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم خلیفہ وقت کے لیے لازمی طور پر باقاعدہ دعائیں کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور رو رو کر یہ دعائیں مانگیں کہ اے اللہ تو ہمارے خلیفہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھ۔ جیسے وہ ہمارے درد میں تڑپتے ہیں اور ہمارے لیے دعائیں کرتے ہیں ہمیں بھی دعاؤں کے ذریعے آپکا مددگار بنا۔ ہمیں خلیفہ وقت کا سلطانِ نصیر بنا اور خلافت کے ساتھ ہمیشہ جوڑے رکھ۔ آمین۔

سامعین! خلافت سے وابستگی کیسی ہونی چاہئے اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا ہے کہ

’’تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر ادا کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے۔‘‘

(خطبات نور صفحہ 131)

سامعین کرام!! اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی دینی ہے اور دے رہا ہے، خود لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے خلافت کے ساتھ انکو جوڑتا ہے اور جوڑ رہا ہے اسکی چند مثالیں پیش ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’کیمرون کے شہر ’’گوانڈیرے‘‘ کے ایک محلہ میں آٹھ فیملیوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ نومبائعین کا کہنا ہے کہ ایم ٹی اے نے ہمارے بچوں کی زندگی بدل دی ہے اور دین کے بارے میں ان کے علم میں اضافہ ہوا ہے۔

ان میں سے ایک نوجوان عبدالرحمٰن ہے جو اَولیول کر رہا ہے۔ یہ میرے خطبات بڑے شوق سے سنتا ہے۔ بڑا شیدائی ہے۔ جمعہ کے دن سکول ٹیچر سے کہتا ہے کہ میں نے گھر خطبہ سننے کے لیے جانا ہے۔ اور سکول چھوڑ سکتا ہوں، خطبہ جمعہ نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ ان کا ایمان ہے۔ ان کے والد نے کہا کہ ہر جمعہ کو سکول چھوڑ کر ایم ٹی اے پر خطبہ سننے آتا ہے اور عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ خطبہ سننے سے میرا ایمان اور علم بڑھتا ہے۔ پہلے میں جو بھی غلط کام کرتا تھا اب چھوڑ دیے ہیں۔

پس یہ لوگ ہیں جو خلافت کے ساتھ جڑنے کے عہد کو بھی پورا کر رہے ہیں۔ یقیناً ایک وقت آئے گا جب یہ ترقی کر کے سب سے اوپر ہوں گے کیونکہ یہ وعدوں کے مصداق بننا چاہتے ہیں۔

پھر امیر صاحب بلجیم لکھتے ہیں کہ مراکش کے ایک دوست مصطفیٰ صاحب ہیں۔ لمبا عرصہ احمدیت کے بارے میں تحقیق کر کے انہوں نے بیعت کی۔ کہتے ہیں کہ میں نے بچپن سے ہی بہت سے علماء کی صحبت میں وقت گزارا ہے لیکن خلیفۂ وقت کے خطبات نہ صرف قرآن کریم کی صحیح تفسیر ہیں بلکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب لے جاتے ہیں۔

کہتے ہیں یہ خطبات سننے کے بعد مجھے نمازوں کا مزہ آنے لگا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے سچی خوابیں بھی دکھائی ہیں۔ احمدیت نے میری زندگی بدل دی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے موصوف آبدیدہ ہوجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جاری خلافت کی تائید فرماتا ہے، کس طرح سینے کھولتا ہے۔

گنی بساؤ کے مبلغ کہتے ہیں کہ...... ایک گاؤں میں گذشتہ سال تبلیغ کے ذریعہ احباب نے احمدیت قبول کر لی تھی مگر اس گاؤں کے چار خاندانوں نے احمدیت قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جب ہماری ٹیم اس گاؤں میں ایم ٹی اے انسٹال کرنے گئی تو ہمارے معلم محمد مسالیو جالو صاحب نے ان تمام خاندانوں کو بھی مسجد میں مدعو کیا کہ وہ آکر ہمارا مسلم چینل اور ہمارے خلیفہ اور امام مہدی علیہ السلام کی تصویر دیکھیں...... نماز کے بعد جب ایم ٹی اے چلایا گیا تو اس میں خطبہ آرہا تھا۔ غیر از جماعت دوست بڑے غور سے یہ سارا کچھ دیکھتے رہے۔ معلم نے انہیں کہا کہ خطبہ انگلش میں چل رہا ہے میں آپ کے لیے ترجمہ کر دیتا ہوں۔ آپ کا حق ہے کہ آپ کو پتہ چل سکے کہ خلیفہ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آرہی مگر میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ جھوٹ نہیں بول سکتے! اگر یہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہیں تو احمدیہ جماعت کبھی جھوٹی جماعت نہیں ہوسکتی اور میں ابھی اور اسی وقت احمدیت قبول کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

پھر نائیجیریا کے مبلغ کہتے ہیں۔ ایم ٹی اے دیکھنے کے لیے بہت ساری جگہوں پر جو ڈشیں لگائی گئی ہیں وہاں خطبات دیکھتے ہیں اور دوسرے پروگرام دیکھتے ہیں۔ تو کہتے ہیں ایک شخص نے کہا کہ مجھے جماعت کے متعلق بہت اعتراضات تھے اور دلی تسلی نہیں ہوتی تھی لیکن امام جماعت احمدیہ کا خطبہ سنا اور قدرتی طور پر میرا دل تسلی پا گیا۔ مجھے حقیقی اسلام مل گیا ہے اور سارے اعتراضات ختم ہو گئے اور میں نے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ (خطبہ جمعہ 24 مئی 2024ء)

اسی طرح ایک بچے کی مثال ہے۔ میسیڈونیا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ گذشتہ دنوں بوسنیا کے دورے کے دوران میری ایک دوست سے واقفیت ہوئی۔ پاکستانی دوست تھے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس نے بتایا کہ کچھ عرصہ قبل دبئی ایئر پورٹ پر ان کی ملاقات ایک فیملی سے ہوئی تھی جن کی ایک تین چار سالہ بچی کہہ رہی تھی ہم سب کو نماز پڑھنی چاہیے اور سچ بولنا چاہیے۔ جب مجھے پتا چلا کہ اس فیملی کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے تو میں نے اس بچی سے پوچھا کہ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟ تو کہنے لگی کہ لندن میں پیارے حضور سے ملنا چاہتی ہوں۔ کہتے ہیں کہ اس بات نے مجھ پر بہت گہرا اثر چھوڑا کہ اتنی چھوٹی عمر ہے اور اس کی سب سے بڑی خواہش خلیفہ سے ملاقات کرنا ہے۔

(خطبہ جمعہ 29 مئی 2020)

سامعین کرام! خلافت سے وابستگی کیلئے خلیفہ وقت سے خود کو جوڑنا ہوگا۔ اور اس کا ایک اہم ذریعہ MTA ہے۔ ان واقعات سے ظاہر ہے کہ ساری دنیا MTA کی معرفت سے کس طرح خلیفہ وقت سے جڑ رہی ہے۔ اور کس طرح برکات خلافت سے فیضیاب ہو رہی ہے۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے گھروں میں MTA کا نظام جاری کریں۔ LIVE خطبات جمعہ اور خطابات کو باقاعدگی کے ساتھ خود سنیں اور اہل خانہ کو سنائیں ۔ حضور انور کا پروگرام THIS WEAK WITH HUZOOR جو ہر ہفتہ نشر ہوتا ہے، خود دیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی دیکھنے کی تلقین کریں۔ خلیفہ وقت کی خدمت میں باقاعدگی سے دعا کیلئے خط لکھتے رہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کیلئے ہر نماز میں دعا کریں۔ نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کا تقاضا ہے کہ اپنے گھروں میں نظام جماعت کا تقدس قائم کریں۔ پھر دیکھیں! کیسے آپ کے گھروں میں نیک اور پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اور کیسے برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔

سامعین کرام!! ’’ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے۔‘‘

اللہ کرے کہ ہر احمدی مرد اور عورت اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہو۔ خلافت سے وفا اور محبت میں اعلیٰ معیار قائم کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور اسکے فیض سے فیضیاب فرماتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے
یہ مِلّت کی تنظیم کی جان ہے
اسی سے ہر اک مشکل آسان ہے
گریزاں ہے اس سے جو نادان ہے
رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم
جماعت کا قائم ہے اس سے بھرم

واخر دعونا عن الحمد للہ رب العالمین

☆......☆......☆

130 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2025ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 130 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2025ء کیلئے مورخہ 26، 27، 28 دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اس جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب العفو والتواضع)

طالب دُعا : نور الہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضلۃ)

طالب دُعا : نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2024

”عالمی جنگ کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات“

(کے طارق احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نورالاسلام، قادیان)

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 16)

ترجمہ: جو ہدایت پا جائے وہ خود اپنی جان ہی کے لئے ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہو تو وہ اسی کے مفاد کے خلاف گمراہ ہوتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں (اور حجت تمام کر دیں)۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس دن آسمان سے ایک کھلا کھلا دھوٗاں نازل ہوگا اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی، یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہوں گے۔ میں، بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دوں گا اور تیرا اکرام کروں گا۔ وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام نا تمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔ میں رحمٰن ہوں اور ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 98)

پھر ایک اور جگہ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اے سننے والو! تم یاد رکھو کہ اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ہونے کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا اور اکثر مقامات سے عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا۔“

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 396)

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
پھر خدا قُدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
یارو! کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اَے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے

حضرات! ہر انسان آج کے دور میں بدامنی کا شکار ہے اور امن و آشتی کی پامالی ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ اور کانوں سے سن رہا ہے۔ آج دنیا ایک اضطراب اور بے چینی کا شکار ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں میں جنگ کی آگ بھڑک چکی ہے۔ آج کے دور میں خدا کی ایک قہری تجلی ایک اور عالمی جنگ کی صورت میں ظاہر ہوسکتی ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایسی جنگ کے بداثرات اور تباہی صرف ایک روایتی جنگ یا صرف موجودہ نسل تک ہی محدود نہیں رہیں گے۔ درحقیقت اس کے ہولناک نتائج آئندہ کئی نسلوں تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔

امام آخر الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ساری زندگی مسلمانوں کو بھی اور ساری دنیا کو بھی بار بار انذار کیا کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی اور سچے خدا پر اور اس کے رسول ﷺ اور وقت کے امام پر ایمان نہ لائے تو اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

حضرات! قرآن مجید میں مذکور ہے کہ قوم نوح شرک اور بت پرستی کی وجہ سے طوفان کے ذریعہ سے ہلاک ہوئی۔ تکبر اور ناشکری کی وجہ سے قوم عاد شدید آندھی کی زد میں آئی۔ قوم ثمود اللہ تعالیٰ کی نشانی اونٹنی کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے زوردار چیخ اور زلزلہ سے تباہ ہوئی۔ بدفعلی اور ہم جنس پرستی کی وجہ سے قوم لوط کی زمین اُلٹا دی گئی۔ ناپ تول میں کمی اور دھوکہ دہی کی وجہ سے اصحاب الایکۃ پر شدید گرمی اور زلزلہ آئے۔

لیکن موجودہ زمانہ میں وہ قادر مطلق خدا ایک عرصہ سے خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے گذشتہ تمام قوموں کی مکروہ حرکتیں کی جاتی رہیں۔ آج کی دنیا پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو یہ کہنا بجا ہوگا کہ گذشتہ قوموں پر جن برائیوں کی وجہ سے خدا کا غضب بھڑکا وہ سب برائیاں آج کے دور میں پائی جاتی ہیں۔ کفر و شرک اپنے عروج پر ہے، خدا کے انبیاء کو نہ صرف جھٹلایا جا رہا ہے بلکہ ان کی تحقیر میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے، ظلم و ستم کی انتہاء ہو چکی ہے، فحاشی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ شرم و حیا اور ستر و حجاب دنیا سے گویا کہ مفقود ہو چکی ہے۔

حضرات! تاریخ اب ان سیاہ ابواب کے اوراق کی ایک مرتبہ پھر ورق گردانی کر رہی ہے۔ اور خدا کی قہری تجلی کا ظہور ہو رہا ہے۔ اس زمانہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۹)

موت کی رہ سے ملے گی اب تو دیں کو کچھ مدد
ورنہ دیں اَے دوستو! اِک روز مرجانے کو ہے

حضرات! حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے عظام کی پیشگوئیوں سے ہمیں اس حقیقت سے بھی آشنائی حاصل ہے کہ تیسری عالمگیر تباہی کی انتہا اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتدا ہوگی اور اس کے بعد بڑی سرعت کے ساتھ اسلام ساری دنیا میں پھیلنا شروع ہوگا اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کر لیں گے اور یہ جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہؐ کے پیغام کے ذریعہ حاصل ہوسکتی ہے۔

پس جب زمانہ انسان کو مصائب اور مشکلات میں گرفتار کیا ہوا ہے تو ایسے میں ایک مومن کو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کی ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا راستہ دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے کو بھیجا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۴)

ترجمہ: اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

اور آج خدا کا یہی فرستادہ حضرت خلیفۃ المسیح کے روپ میں مختلف طریقوں سے، مختلف ذریعوں سے، مختلف الفاظ میں مختلف باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہماری رہنمائی کر رہا ہے۔ یہ رہنمائی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی تعلیمات پر مشتمل ہے ہمیں ہر قسم کے آفات سے بچانے اور ہماری زندگی کے سامان کرنے کے لئے ایک ایسا ذریعہ ہے جو ہمیشہ کے لئے جاری رہنے والا ہے اور اگر ہم اس پر عمل کرنے والے ہوں تو بہترین نتائج پیدا کرنے والا ہے۔

پس انسان کے لئے تیسری عالمی جنگ کے بداثرات سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکے اور خدا تعالیٰ کو اپنا معاون و مددگار بنائے۔

گذشتہ دو دہائیوں سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دنیا کو تیسری عالمی جنگ کے خطرات سے متنبہ فرما رہے ہیں اور افراد جماعت کو دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اصلاح اور تربیت کی طرف خصوصی توجہ دلا رہے ہیں تا کہ افراد جماعت اس عالمگیر تباہی کے ہولناک بداثرات سے اپنے آپ کو اور اپنی آئندہ نسل کو محفوظ کر سکیں۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 7/اکتوبر 2016ء میں فرماتے ہیں:

”پس دنیا کی آج بھی جو حالت ہے وہ اس فکر میں ڈالنے والی ہے کہ دنیا کا انجام کیا ہونے والا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک صاحب کہنے لگے کہ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے تو ہمارا کیا ہوگا۔ تو اس کا جواب تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں بھی دے دیا ہے کہ:

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

(درثمین اردو صفحہ 154)

پس یہ اصل ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کریں اور جہاں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کریں، اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ ان حسنات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے تحت حسنات ہیں اور برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ ان برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک برائیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کھول کر ہمیں قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کے بعد اعتقادی اور عملی لحاظ سے مضبوط سے مضبوط تر ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہی چیزیں ہیں جو ہماری نجات کا باعث ہیں اور یہی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہیں ...... پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور یہ ہمیشہ جائزے لیتے رہنا چاہئے۔“

حضرات! مسجد فضل لندن کے سو سال پورے ہونے پر جو تقریب منعقد ہوئی اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تباہی کے بداثرات سے بچنے کے لئے ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

”یقیناً ہم ایک پُرآشوب زمانے سے گزر رہے ہیں اور دنیا میں نفرت کی آگ پھیلی ہوئی ہے ایسے میں ہمیں اپنے عمل اور کرداروں پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے، ہمیں چاہیے کہ ایک خدا کی مخلوق ہونے کے ناطے ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت کو پروان چڑھائیں اور باہمی احترام کے رشتے کو مضبوط کریں۔ یہی وہ ذریعہ ہے جس کے ساتھ ہم دنیا کو ہمیشہ قائم رہنے والے امن کی طرف لا سکتے ہیں، یہی وہ ذریعہ ہے جس کے طفیل انسانیت اپنے پیدا کرنے والے کے قدموں

میں آسکتی ہے۔ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا ایمان ہے کہ یہ زندگی تو عارضی زندگی ہے اور اس کے بعد اُخروی زندگی اصل اور حقیقی زندگی ہے جہاں ہمیں اپنے تمام عملوں کا حساب دینا ہوگا۔اس اعتبار سے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم اپنے کل کے لیے کیا آگے بھیج رہے ہیں؟ دنیا جس تیزی سے تباہی کے راستے پر جارہی ہے ہمیں اسے روکنے کے لیے اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ جوہری تباہی کا یہ راستہ جس پر دنیا تیزی سے گامزن ہے اگر اسے بروقت نہ روکا گیا تو پھر دنیا کی آنے والی نسلیں اس کا خمیازہ بھگتیں گی اور اس کے خوفناک نتائج سے دنیا کی ایسی تباہی ہوگی کہ جس کے نتیجے میں آنے والی نسلیں اپاہج اور معذور پیدا ہوں گی۔ پس! آج ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم آنے والی نسلوں کے لیے کیسی زمین اور کیسی دنیا کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔اللہ کرے کہ اُس کی محبت اور اس کی مخلوق کی محبت ہر انسان کے دل میں جاگزیں ہوجائے۔ یقیناً یہی وہ مقصد ہے جس کے لیے اس مسجد فضل کا قیام کیا گیا تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سَو سال کے بعد بھی اسی مقصد کے لیے کوشاں ہیں اور اسی مقصد کے لیے آج یہ تقریب منعقد کررہے ہیں۔اللہ کرے کہ ہم اپنے عقیدے اور مسلک سے بالا ہوکر اس معاشرے کی بہتری کے لیے کوشش کرنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ہم اس اہم ترین مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔

(الفضل 8/نومبر 2024ء)

کیوں نہ آویں زلزلے، تقویٰ کی رہ گم ہوگئی
اِک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانے کو ہے

حضرات! جنگ کے بداثرات سے بچنے کے لئے ہمیں اپنے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنا ہوگا جس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 15/مارچ 2024ء میں فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ جنگ اور اس کے خطرناک نتائج سے بچائے۔ جنگ کی صورت میں ظاہر ہے کہ احمدی بھی اس سے متاثر ہوں گے۔اللہ تعالیٰ انہیں اس سے محفوظ رکھے۔ اس سے بچنے کے لیے بھی ہر احمدی کو اپنے تقویٰ کا معیار اونچا کرنا ہوگا یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کی بھی ہر ایک کو توفیق دے۔‘‘

حضرات! احمدیوں کا حوصلہ اس قدر بلند ہونا چاہئے کہ اس عالمی جنگ کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے صرف اپنے اور اپنے تعلق داروں کے لئے ہی فکر مند نہ ہوں بلکہ افراد جماعت کی یہ عالمگیر ذمہ داری ہے کہ وہ نسل انسانی کے بقاء کے لئے جہد وجہد کریں۔اس حوالہ سے حضور انور فرماتے ہیں:

حضور انور نے خطبہ عید الفطر فرمودہ 2/مئی 2022ء میں فرمایا کہ:

’’دنیا آج کل تباہی کی طرف جارہی ہے اور دنیا کو بچانا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ یہ اس لیے ہورہا ہے کہ دنیا میں بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دی جارہی ہے۔ اگر دنیا میں آپس میں بندوں کے حقوق ادا کیے جاتے تو نہ تو ہم عراق، شام، افغانستان میں تباہی دیکھتے۔ یہ بھی خوش فہمی ہے کہ ایٹمی ہتھیار استعمال نہیں کیے جائیں گے لیکن باتیں تو ہورہی ہیں اور اس کی کوئی ضمانت بھی نہیں دے سکتا۔ بہر حال اس کا انجام تو بے حد خطرناک ہوسکتا ہے۔ اب یہ احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ سوشل میڈیا پر فضول باتیں کرکے وقت ضائع کرنے کے بجائے لوگوں کو خدا کی طرف بلانے کی دعوت دی جائے اور یہ سمجھانے کی کوشش کی جائے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی ادائیگی پر ہی دنیا میں امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ پس یہ طریقہ تبلیغ کے نئے راستے بھی کھولے گا۔

(خطبہ عید الفطر فرمودہ 2/مئی 2022ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 6/مئی 2022ء صفحہ 16)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدی ڈاکٹرز اسوسیشن سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ہم جس پُرآشوب زمانے میں جی رہے ہیں اس میں جنگ کے گھنے بادل مسلسل ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔مختلف ملکوں کے درمیان تنازعات ایسی شدّت سے بڑھ رہے ہیں کہ بظاہر جنگِ عظیم کی آگ منہ کھولے کھڑی ہے، اللہ اس سے سب کو محفوظ رکھے۔اس جنگ سے بچنے کی دعا کے ساتھ ہمیں ایسے اقدام بھی کرنے چاہئیں جن سے ہم انسانیت کو اس بظاہر سامنے کھڑی تباہی سے بچا بھی سکیں۔اس سلسلے میں مَیں امریکہ اور باقی تمام ایسوسی ایشنز سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے تیزی کے ساتھ مؤثر، جامع اور ہر طرح کے ہنگامی حالات سے نبرد آزما ہونے کی بھرپور منصوبہ بندی کریں۔‘‘

(الفضل 21 نومبر 2024ء)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 3/مئی 2024ء میں عالمی جنگ کے بداثرات سے بچنے کے لئے تکبر سے اجتناب کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’بہرحال ان حالات نے متکبروں کے غرور توڑنے کے بھی سامان پیدا کردیے ہیں اور اب لگ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے غرور توڑنے کے سامان پیدا کرنے کی کارروائی شروع کردی ہے۔ کب مکمل طور پر یہ کام مکمل ہوتا ہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن بہرحال ان کا یہ تکبر اب ٹوٹنا شروع ہوگیا ہے......اللہ تعالیٰ دنیا کی بڑی طاقتوں کو عقل دے اور انصاف سے کام لیں۔‘‘

حضرات! آج دنیا جس تیسری عالمی جنگ کے دہانے پر کھڑی ہے اس کی سب سے بڑی وجہ دنیا سے عدل وانصاف کا فقدان ہے۔سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں جاکر ان کو توجہ دلائی ہے کہ جب تک انصاف کے تقاضے پورے نہ کئے جائیں دنیا میں امن کا قیام ممکن نہیں ہے۔حضرات یہ نصیحت صرف دوسروں کے لئے نہیں ہے بلکہ اول المخاطبین اس نصائح سے افراد جماعت بھی ہیں۔افراد جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ ہر سطح پر عدل وانصاف کے قیام کو یقینی بنائیں۔اپنے دنیاوی معاملات میں بھی اور دینی معاملات میں بھی۔انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں تبھی دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے اور یہی عدل وانصاف ہی جب ہمارے قول وعمل کی جڑ ہوگا تبھی ہم اس جنگ کے بداثرات سے بھی محفوظ کئے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی جنگ کے ظاہری بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے اور ایٹمی تباہ کاری سے بچاؤ کے لئے ہومیو ادویات بھی تجویز فرمائی ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت حفظ ما تقدّم کے طور پر Carcinosin اور Radium Brom کے ہومیو نسخہ کو ایک مخصوص ترکیب میں استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ نیز فرمایا کہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر خاص وعام کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔آمین

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 22/نومبر 2024ء میں جنگی حالات کی شدت سے متنبہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اس وقت میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یورپ میں بھی حالات بڑی تیزی سے جنگ کی طرف جارہے ہیں۔ یوکرین اور روس کی جنگ پھیلنے کا خطرہ بڑھتا جارہا ہے۔ دھمکیاں مل رہی ہیں یورپ کے باقی ملکوں کو بھی۔ اکثر جو ہیں عقل رکھنے والے اور امن پسند لوگ لیڈر اس بارے میں پریشان بھی ہیں۔ بہرحال دعا کریں اللہ تعالیٰ احمدیوں اور امن پسند لوگوں کو جنگ کے بداثرات سے محفوظ رکھے اور یہ لوگ ایسے ہتھیار استعمال نہ کریں جنگ میں جن کے استعمال سے آئندہ نسلیں متاثر ہوتی ہیں۔مسلمان ممالک کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ حق پہچاننے کی توفیق دے۔ دوسرے اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جو حالات جس طرح تیزی سے بگڑے ہیں اور بگڑ رہے ہیں۔ان حالات کی وجہ سے پہلے لوگوں میں توجہ ہے لیکن مزید دوبارہ یاد دہانی کرا دوں کہ گھروں میں دو تین مہینے کا راشن رکھنے کی کوشش کریں لیکن سب سے اہم نکتہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں اس سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں اس میں بڑھنے کی کوشش کریں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔آمین۔‘‘

حضرات! ایک ایسے وقت میں جب کہ دنیا آگ کے کنارے پر کھڑی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں اس کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے عملی نمونے کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام کی طرف توجہ دلا رہے ہیں تا کہ عالمی جنگ کے بعد ایک جنت نظیر معاشرہ کا قیام ہوسکے اور جس کے نگہبان افراد جماعت ہوں۔حضور فرماتے ہیں کہ:

’’آجکل اسلام کے خلاف، مسلمانوں کے خلاف بہت سی باتیں کی جاتی ہیں لیکن جب یہاں کے ماحول میں پیار، محبت اور بھائی چارہ دیکھیں گے اور ہمارے اعلیٰ اخلاق دیکھیں گے، ہمارے خدا تعالیٰ سے تعلق دیکھیں گے تو بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے دماغوں میں سے یہ شکوک وشبہات دور ہوجائیں گے کہ مسلمان غلط عمل کرنے والے ہیں، غلط تعلیم دینے والے ہیں۔ پس ان دنوں میں اپنے قول وفعل سے اس ماحول کو ایسا پرامن ماحول بنائیں بلکہ ہمیشہ اپنی زندگیوں میں اس کو لاگو کریں جس سے ایک ایسا اثر دنیا پر قائم ہو کہ لوگ کہیں کہ یہی لوگ ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیم ہی ہے جو دنیا کو حقیقی امن اور سلامتی دے سکتی ہے۔پس یہ خاموش تبلیغ بھی ہے جو بغیر کسی لٹریچر، بغیر کسی دلیل کے آپ لوگ کررہے ہوں گے۔اگر ہم اپنی زندگیوں میں حقیقی اسلامی تعلیم کا اصل نمونہ پیدا کرلیں تو اپنا عہدِ بیعت پورا کرنے والے بن جائیں گے۔ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت تبھی فائدہ دے گی جب ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، صرف کھوکھلے نعروں پر انحصار نہیں کرنے والے ہوں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 23/اگست 2024)

حضور مزید فرماتے ہیں:

’’پس اس مقصد کو ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہ دوسروں کے لیے پسند کرو۔تو اس تعلیم کی رو سے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اس تبلیغ کو، اس پیغام کو جو اسلام کا پیار اور محبت اور امن سے رہنے کا پیغام ہے، صلح اور آشتی کا پیغام ہے دنیا کو بتائیں اور آشنا کریں اور پھیلائیں کہ یہی انسان کی بقا کا ضامن ہے اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں ورنہ آئندہ نسلیں تباہی اور بربادی کے گڑھے میں گرتی چلی جائیں گی اور ان جنگوں کی وجہ سے کوئی بعید نہیں کہ آئندہ پیدا ہونے والی نسلیں اپاہج اور لنگڑی اور لُولی پیدا ہوں۔‘‘

(18/اکتوبر 2024ء)

حضرات! سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 265-266۔ ایڈیشن 1984ء)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تیسری عالمی جنگ کے بداثرات سے بچنے کے لئے افراد جماعت کو ہمیشہ دعاؤں کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور انور کا کوئی ایسا خطبہ یا خطاب نہیں ہے جس میں حضور انور ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ نہ دلاتے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 5/اپریل 2024ء میں فرماتے ہیں:

’’جنگوں کی آگ سے محفوظ رہنے اور اس کے بعد کے اثرات سے محفوظ رہنے کے لیے بہت دعا کریں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔ اور اب لگتا ہے کہ یہ جنگ سامنے کھڑی کیا اب تو شروع ہوچکی ہے

بلکہ...... احمدیوں کو اپنے آپ کو خدا کے قریب کرنے اور دعاؤں میں اضطرار پیدا کرنے کی بہت ضرورت ہے تا کہ ان کے شر سے بچ سکیں۔ یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ انسانیت کو بچالے اور ہمیں دعاؤں میں بھی اپنا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے موقعہ پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی ہے۔ جس کی پابندی کے نتیجہ میں انسان ایک محفوظ قلعہ میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا:

’’مَیں یہاں ایک تحریک بھی کر دینا چاہتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک رؤیا تھا کہ ان کو کسی بزرگ نے کہا کہ اگر جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دو سو 200 دفعہ یہ درود شریف پڑھے

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اور پھر آپؒ نے فرمایا کہ جو درمیانی عمر کے ہیں پندرہ سے پچیس سال کے لوگ وہ بھی کم از کم سو 100 دفعہ پڑھیں۔ بچے بھی کم از کم تینتیس 33 دفعہ پڑھیں۔ چھوٹی عمر کے جو بچے ہیں ان کو ان کے ماں باپ تین 3، چار 4، دفعہ یہ پڑھائیں اور ساتھ ہی سو 100 دفعہ استغفار (اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّیۡ مِنۡ كُلِّ ذَنۡۢبٍ وَّ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ) بھی کریں۔ اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں کہ سو 100 دفعہ

رَبِّ كُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

کا ورد بھی۔ ان دنوں میں خاص طور پہ اور عموماً ہمیشہ کے لیے کریں۔ آپؒ کو رؤیا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کرو گے تو تم ایک محفوظ قلعہ میں محفوظ ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکتا اور لوہے کی دیواریں ہیں اس قلعہ کی جس کی دیواریں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

(ماخوذ از رپورٹ مجلس مشاورت جماعت احمدیہ 1968ء مطابق 5,6,7 اپریل 1968ء صفحہ 233)

ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے ہمارے پر بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر، عمومی طور پر دنیا میں بھی حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پہ زور دیں اور صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ درود شریف اور ذکرِ الٰہی جو ہے، یہ ورد جو ہے اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔

(خطبہ جمعہ 23 اگست 2024)

نیز حضور ایک اور خطبے میں فرماتے ہیں:

’’دنیا کے حالات جیسا کہ آپ کو پتہ ہے دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ امریکہ اور بڑی طاقتیں انصاف سے کام لینا نہیں چاہتیں۔ جنگ وسیع ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں اور معصوموں کو اس کے خوفناک اور بد اثرات سے بچائے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ہمیں بڑھنا ہو گا اور دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینی ہو گی۔ اس کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہیے۔‘‘

(4 اکتوبر 2024)

حضرات! دنیا جو تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے اس کی ایک اہم وجہ امام آخر الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا انکار بھی ہے۔ اس لئے لوگوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی طرف بلانے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’دنیا میں مسلمانوں کی عمومی حالت کے لیے بھی دعا کریں۔ یہ لوگ بھی زمانے کے امام کو مان کر اپنا وقار دوبارہ حاصل کر سکیں۔ دنیا میں جنگ کی جو عمومی صورتحال بن رہی ہے اس کے لیے بھی دعا کریں۔ جس طرف دنیا جا رہی ہے یہ جنگ تو لگتا ہے اب ضرور ہونی ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہر احمدی اور ہر معصوم کو اس کے شر سے محفوظ رکھے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 28 جون 2024)

آخر پر حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر ہی اپنی معروضات ختم کرنا چاہتا ہوں۔ حضور انور فرماتے ہیں:

’’دنیا بڑی خوفناک تباہی کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ نہ مسلمانوں میں انصاف رہا ہے، نہ غیر مسلموں میں انصاف رہا ہے اور نہ صرف انصاف نہیں رہا بلکہ سب ظلموں کی انتہاؤں کو چھو رہے ہیں۔ پس ایسے وقت میں دنیا کی آنکھیں کھولنے اور ظلموں سے باز رہنے کی طرف توجہ دلا کر تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کا کردار صرف جماعت احمدیہ ہی ادا کر سکتی ہے۔ اس کے لئے جہاں ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں عملی کوشش کرنی چاہئے، وہاں عملی کوشش کے ساتھ ہمیں دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مسلمان ممالک کی ناانصافیوں اور شامتِ اعمال نے جہاں اُن کو اندرونی فسادوں میں مبتلا کیا ہوا ہے وہاں بیرونی خطرے بھی بہت تیزی سے اُن پر منڈلا رہے ہیں۔ بلکہ اُن کے دروازوں تک پہنچ چکے ہیں۔ بظاہر لگتا ہے کہ بڑی جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے اور دنیا اگر اُس کے نتائج سے بے خبر نہیں تو لاپرواہ ضرور ہے۔ پس ایسے میں غلامانِ مسیح محمدی کو اپنا کردار ادا کرتے ہوئے دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے دعاؤں کا حق ادا کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا حق ادا کرنے والا بنائے اور دنیا کو تباہی سے بچالے۔ آمین۔‘‘

(فرمودہ 26 اپریل 2013ء،
مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 17 مئی 2013ء، صفحہ 7)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

وآخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین

❁❁❁❁

اشاعتِ دین بزورِ شمشیر حرام ہے

پاکیزہ منظوم کلام سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا اب جہاد
منکر نبیؐ کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیوں بھولتے ہو تم یَضَعُ الْحَرْب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

فرما چکا ہے سیدِ کونین مصطفےٰﷺ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کردے گا التوا

جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگوں کے سِلسلہ کو وہ یکسر مٹائے گا

یہ حکم سُن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا

اِک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشاں
کردے گا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں

ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں

اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی

وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزمِ مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

اب غیروں سے لڑائی کے معنے ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محلِّ سزا ہوئے

پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ یاد کیجئے

ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائے گا

اے غافلو! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اُس کا فرض ہے کہ وہ دل کرکے اُستوار

لوگوں کو یہ بتائے کہ وقتِ مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خُدا

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 77)

......☆......☆......☆......

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2024

”مالی قربانی کے سلسلہ میں افراد جماعت کا عدیم المثال نمونہ اور افضال الٰہیہ“

(حضور انور کے خطبات و خطابات کی روشنی میں)

(رفیق احمد بیگ صاحب، ناظر بیت المال آمد، قادیان)

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ

(آل عمران آیت ۹۳)

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر بیان کی ہے۔ فرمایا: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ قرآن کریم میں سورۃ بقرہ میں جہاں پہلا رکوع شروع ہوتا ہے وہاں متقی کی نسبت فرمایا ہے وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ یعنی جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے۔ پھر اسی سورۃ میں کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدیں آئی ہیں...... پس تم حقیقی نیکی نہیں پاسکو گے جب تک تم مال سے خرچ نہیں کرو گے۔ مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کے معنے میرے نزدیک مال ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ (العادیات :۹) انسان کو مال بہت پیارا ہے۔ پس حقیقی نیکی پانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال میں سے خرچ کرتے رہو۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان یکم و ۸ جولائی ۱۹۰۹ بحوالہ حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۵۰۰، ۵۰۱)

معزز ناظرین! اللہ تعالیٰ نے اس دور میں ہمیں خلافت احمدیہ کی نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے جس سے ہماری تربیت اور تزکیہ کے سامان ہو رہے ہیں۔ قرآن کریم میں تزکیہ نفوس کا ایک اہم ذریعہ انفاق فی سبیل اللہ بیان ہوا ہے۔ حضور انور احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے کی بار بار تلقین فرماتے ہیں۔ انفاق فی سبیل اللہ کی تحریک و تحریص کبھی آیات قرآنی اور انکی پر معارف تفسیر کر کے کرتے ہیں تو کبھی مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے صحابہ رسول ﷺ کی مالی قربانیوں کا دلنشین تذکرہ فرماتے ہیں۔ پیارے آقا کے خطبات و خطابات میں حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے مخلصین کی مالی قربانیوں کی ایمان افروز داستان ہمارے ایمان و ایقان میں تقویت کا موجب بنتی ہے۔ مالی قربانی کے یہ واقعات صحابہ کی قربانیوں کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ قربانیوں کے ان واقعات کو دیکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر برملا زبان پر آتا ہے کہ

مبارک وہ جو اَب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

یہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی ایک بھاری دلیل ہے کہ آپ کی جماعت کے افراد میں نیکی اور تقویٰ اور تزکیہ میں غیر معمولی ترقی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

”جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانہ بھر میں اِس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے۔“

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 243۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نیز فرمایا

”میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ تو وہ دست بردار ہو جانے کیلئے مستعد ہیں۔“

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 145)

معزز ناظرین! حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کے احباب کی یہ فدائیت اور مالی قربانی کے عدیم المثال نمونے آپؑ کے دور مسعود تک ہی محیط و ممتد نہیں تھے بلکہ آج بھی انفاق فی سبیل اللہ کے عدیم المثال نظارے مشاہدے میں آرہے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس آپ سے براہ راست فیض پانے والوں نے یہ مقام حاصل کیا اور آپ سے خوشنودی کی سند حاصل کی۔ لیکن کیا یہ اخلاص و وفا وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو گیا؟ یقیناً نہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج بھی ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں مَردوں میں سے بھی، عورتوں میں سے بھی اور بچوں میں سے بھی ہیں جو اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں۔ چند ایک اور چند مخصوص جگہوں پر نہیں بلکہ ہزاروں ایسی مثالیں ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کا صحیح ادراک رکھتے ہیں۔ جو قربانیوں میں بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ جن میں پرانے بھی ہیں اور نئے شامل ہونے والے بھی ہیں جن کو احمدیت قبول کئے تھوڑا عرصہ ہوا ہے بلکہ ایسے بھی ہیں جن کو شاید چند ماہ ہوئے ہوں۔ جن کی ترجیحات احمدیت قبول کرنے سے پہلے دنیاوی خواہشات تھیں لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ دین کی خاطر اپنا محبوب مال یا جو کچھ بھی پاس تھا قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ یہ انقلاب ہے جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا فرمایا۔ لوگوں کی ترجیحات بدل دی ہیں۔ اور آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ ان پر صادق آتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی قربانیوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

آج جماعت میں ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ان کے بزرگوں نے تکلیفیں اٹھا کر اپنی پاک کمائی میں سے جو قربانیاں کیں اللہ تعالیٰ نے ان کی نسلوں کے اموال و نفوس میں بے انتہاء برکت ڈالی۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ کا واقعہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے بارہ میں لکھا ہے لیکن ہر دفعہ پڑھنے سے ایمان میں ایک تازگی پیدا ہوتی ہے اور قربانی کی ایک نئی روح پیدا ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”اگر مَیں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں:

”مَیں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو مَیں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجا لاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔ حضرت پیر و مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے۔ میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو“۔

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۶)

(یعنی پیسے بھی دے رہے ہیں اور فرمایا کہ اس کے بعد جو آمد ہو وہ بھی اسی کام کو جاری رکھنے کے لئے خرچ ہو)۔

پھر حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی مالی قربانی کا ایک عظیم الشان واقعہ کا ذکر ملتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لدھیانہ میں کسی ضروری تبلیغی اشتہار کے چھپوانے کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آئی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب سے اس بات کا ذکر کیا کہ کیا آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے عرض کیا حضرت انشاء اللہ کر سکے گی۔ چنانچہ آپؓ نے جماعت کے کسی فرد سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ کپورتھلہ کی جماعت کے ایک اور مخلص صحابی حضرت منشی اروڑے خان صاحب اپنے دوست منشی ظفر احمد صاحب سے اس وجہ سے چھ ماہ تک ناراض رہے کہ انہوں نے انکو مالی قربانی میں حصہ لینے سے محروم رکھا اور خود ہی ساری قربانی پیش کر دی۔ اللہ! اللہ! یہ وہ فدائی لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود مہدی معہود کو عطا ہوئے۔ ذرا غور فرمائیں کہ حضرت صاحب جماعت سے امداد طلب فرماتے ہیں مگر ایک اکیلا شخص اور غریب شخص اٹھتا ہے اور جماعت سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے اس رقم کو پورا کر دیتا ہے۔ اور پھر حضرت صاحب کے سامنے رقم پیش کرتے ہوئے یہ ذکر نہیں کرتا کہ یہ رقم میں دے رہا ہوں یا کہ جماعت۔ تا کہ حضرت صاحب کی دعا ساری جماعت کو پہنچے اور اس کے مقابل پر دوسرا فدائی یہ معلوم کر کے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور میں اس خدمت سے محروم رہا۔ ایسا پیچ و تاب کھاتا ہے کہ اپنے دوست سے چھ ماہ تک ناراض رہتا ہے کہ تم نے حضرت صاحب کی اس ضرورت کا مجھ سے ذکر کیوں نہیں کیا۔

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۱۴ء بحوالہ اصحاب احمد روایات حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی صفحہ ۶۱، ۶۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے یعنی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے...... اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجا لاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۸، ۴۱۹)

پھر آپؑ اپنی ایک رؤیا اور ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”رؤیا دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا:

اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِیۡنَ۔ اگر تم مسلمان ہو۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا: اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِیۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اگر تم مسلمان ہو۔ فرمایا کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھے۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ چونکہ آجکل روپیہ کی ضرورت ہے۔ لنگر میں بھی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے اس واسطے جماعت کو چاہئے کہ اس حکم پر توجہ کریں۔ پھر فرمایا کہ: مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے واسطے انڈا دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے تو اس مرغی کی آواز کو سنیں۔ مگر سب برابر نہیں۔ کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔‘‘

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۵۸۲، ۵۸۳ بدر ۸ر دسمبر ۱۹۰۵ء)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا، دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

(بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

تو یہ علم و حکمت بھی ایک نعمت ہے۔ ہمارے مخالفین جو ہر وقت اس بات پر پیچ و تاب کھاتے رہتے ہیں کہ جماعت کے افراد چندہ کیوں دیتے ہیں۔ چندہ ہم اپنی جماعت کو دیتے ہیں، تمہیں اس سے کیا؟ کبھی یہ شور ہوتا ہے کہ فلاں دکانداروں کا بائیکاٹ ہو جاتا ہے کہ ان سے چیز نہیں خریدنی کہ وہ جو منافع ہے اس پہ چندے دیں گے۔ تمہارے پیسے سے چندہ جائے گا۔ ہمارے شیزان جوس کے خلاف اکثر بڑا محاذ اٹھتا رہتا ہے کہ یہ چندہ دیتے ہیں۔ اور حکومت کو بھی یہ مشورہ ہوتا ہے اور مخالفین کا یہ مطالبہ ہے کہ جماعت کے تمام فنڈ حکومت اپنے قبضے میں لے لے۔ تو یہ بیچارے حسد کی آگ میں جلتے رہتے ہیں۔ کیونکہ ان کی چٹیل زمین میں یہ برکت پڑ ہی نہیں سکتی۔ اور پھر سوائے حسد کے ان کے پاس اور کچھ رہ نہیں جاتا۔

ہم تو اس بات پر خوش ہیں کہ اللہ کے حکموں پر عمل کر رہے ہیں اور اس بات سے اللہ کے رسولؐ نے ہم پر رشک کیا ہے۔ صحابہؓ تو ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی تحریک ہو اور ہم عمل کریں۔ امراء تو اپنی کشائش کی وجہ سے خرچ کر دیتے تھے لیکن غرباء بھی پیچھے نہیں رہتے تھے۔ وہ بھی اپنا حصہ ڈالتے رہتے تھے۔ چاہے وہ شبنم کے قطرے کے برابر ہی ہو۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا اور وہاں محنت مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر ایک مد اناج وغیرہ یا جو بھی چیز ملتی وہ اسے صدقہ کرتا، یہ کوشش ہوتی کہ ہم نے اس میں حصہ لینا ہے۔ اور کما کے حصہ لینا ہے۔ اور راوی بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے بعضوں کا یہ حال ہے کہ ایک ایک لاکھ درہم ان کے پاس موجود ہیں۔ جو مزدوری کر کے چندے دیا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب الاجارۃ باب من آجر نفسہ لیحمل علی ظہرہ ثم تصدق بہ......)

تو یہ ہے برکت قربانی کی۔ اس لئے جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ بہت غریب ہیں۔ بعض کہہ دیتے ہیں حالات اجازت نہیں دیتے کہ چندہ دے سکیں اس لئے معذرت۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ چندہ نہ دے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور وعدوں سے محروم ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی غربت بہت زیادہ ہے لیکن وہاں اللہ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر ہر تحریک میں حصہ لیتے ہیں چندہ دیتے ہیں...... تو جن احمدیوں کو اس راز کا علم ہے۔ وہ اتنا بڑھ بڑھ کر چندہ دے رہے ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ انہیں روکنا پڑتا ہے۔ لیکن ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ آپ لوگ ہماری تھیلیوں کا منہ بند کرنا چاہتے ہیں؟ ہم نے اپنے خدا سے ایک سودا کیا ہوا ہے آپ اس کے بیچ میں حائل نہ ہوں۔ یہ اظہار دنیا میں ہر جگہ ہر قوم میں نظر آتا ہے۔ اور احمدی معاشرے میں ہر قوم میں نظر آنا چاہئے۔ جن میں کمی ہے ان کو بھی اس کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور اللہ کے فضل سے بڑی تعداد ایسی ہے جو اس روپے کا اظہار کرتی ہے چاہے وہ افریقہ کے غریب ممالک ہوں یا امیر ممالک۔ یہ نہ کوئی سمجھے کہ افریقہ کے غریب لوگ صرف اپنے پر خرچ ہی کرواتے ہیں ان میں بھی بڑے بڑے اعلیٰ قربانی کرنے کے معیار قائم کرنے والے ہیں اور حسب توفیق دوسرا چندہ دینے والے بھی ہیں۔ اب گھانا کی مثال میں دیتا ہوں۔ ہمارے بڑے اعلیٰ قربانی کرنے والے بھی ہیں، ایک ہمارے یوسف آڈوسئی صاحب ہیں وہ لوکل مشنری بھی تھے، بلکہ اب بھی ہیں لیکن آنریری۔ وہ کچھ دوائیاں وغیرہ بھی بنایا کرتے تھے۔ چھوٹا سا شاید کاروبار تھا۔ اور وہ بیمار بھی تھے ان کی ٹانگ میں ایک گہرا زخم تھا جو ہڈی تک چلا گیا تھا۔ بڑی تکلیف میں رہتے تھے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاج اور دعا سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، زخم ٹھیک ہو گیا۔ اور اس کے بعد انہوں نے پہلے سے بڑھ کر جماعت کی خدمت کرنا شروع کر دی۔ اور کاروبار میں بھی کیونکہ ان کو کچھ جڑی بوٹیاں بنانے کا شوق تھا تو ایسی دوائیاں بنیں جن سے کاروبار خوب چمکا اور پیسے کی ایسی فراوانی ہوئی کہ جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن یہ اس پیسے پر بیٹھ نہیں گئے، بلکہ اپنے وعدے کے مطابق جماعت کے لئے بے انتہا خرچ کیا، اور کر رہے ہیں۔ مختلف عمارات اور مساجد بنوائیں۔ اور بڑی بڑی شاندار مسجدیں بنوائیں، چھوٹی چھوٹی مسجدیں نہیں اور اب بھی ہمہ وقت قربانی کے لئے تیار ہیں۔

پس جماعت احمدیہ میں جو مختلف مالی قربانی کی تحریکات ہوتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور دلوں کو پاک کرنے کی کڑیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں خرچ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ وَ مَا لَکُمۡ اَلَّا تُنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ (الحدید: 11) اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ پس اپنی زندگیوں کو سنوارنے کے لئے مالی قربانیوں میں حصہ لینا انتہائی ضروری ہے بلکہ یہ بھی تنبیہ ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ جیسے کہ فرماتا ہے۔ وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ (البقرۃ۔ 196) اور اللہ کے راستے میں مال خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ پس جیسا کہ میں نے کہا یہ مالی تحریکات جو جماعت میں ہوتی ہیں، یا لازمی چندوں کی طرف جو توجہ دلائی جاتی ہے یہ سب خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہیں۔ پس ہر احمدی کو اگر وہ اپنے آپ کو حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی طرف منسوب کرتا ہے اور کرنا چاہتا ہے، اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین کی ایک بہت بڑی جماعت اس قربانی میں حصہ لیتی ہے......

جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت میں بہت تعداد ہے جو دل کھول کر چندہ دینے والی ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتی ہے۔ لیکن ایسے بھی لوگ ہیں جو اچھی بھلی آمد ہوتی ہے تو حیلے بہانے تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ بہت سارے اپنے اخراجات شامل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اصل آمد تو ہماری یہ ہے۔ اس پہ ہم چندہ دیں گے۔ یا اس کے مطابق ہم چندہ دیں گے۔ ہماری آمد کوئی نہیں، حالات بڑے خراب ہیں۔ تو ان کو بھی سوچنا چاہئے، ناشکری نہیں کرنی چاہئے۔ اس ناشکری کی وجہ سے جو اچھے بھلے حالات ٹھیک ہیں وہ خراب بھی ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ تو یہی کہتا ہے کہ میری راہ میں وہی مال خرچ کرو جو تمہیں زیادہ محبوب ہے۔ اپنی ضروریات کو پیچھے ڈالو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے...... لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا‘‘۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-307)

قربانیوں کے چند نمونے مَیں اس وقت پیش کرتا ہوں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مشکل سے بدن پر لباس ہوتا ہے لیکن اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔

افریقہ کے ملک مالی کے ایک مخلص کا واقعہ بیان کرتے ہوئے وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ان کی پوسٹنگ مالی کے ریجن سیگو (Segou) میں ہوئی۔ ایک دن نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد معلم صاحب نے ایک شخص کو خاکسار سے ملوایا کہ یہ مولویوں کے سب سے بڑے خاندان سے ہیں اور انہوں نے بیعت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں چندہ دینے آیا ہوں کیونکہ میں نے آج ریڈیو میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ چندہ کے متعلق سنا ہے۔ کہتے ہیں خاکسار نے انہیں انفاق فی سبیل اللہ کی برکات بتانے کے لئے آیت لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ سنائی تو وہ بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ میں نے ریڈیو پر جو خطبہ سنا تھا اس میں بھی یہی آیت سنی تھی۔ سوچا تھا کہ پانچ ہزار سیفا چندہ دوں مگر بعد میں شیطان نے دل میں وسوسہ ڈال دیا کہ صرف دو ہزار سیفا ہی کافی ہے لیکن اب جب آپ نے یہی آیت دوبارہ سنائی ہے تو میرے دل کو یقین ہو گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی نظام ہے اور اب میں پانچ ہزار سیفہ ہی چندہ دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے پانچ ہزار سیفا چندہ دیا تو اللہ کے فضل سے نومبائعین مالی قربانی میں بھی اب بہت آگے بڑھ رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے 6 نومبر 2011ء کو آئیوری کوسٹ کے ایک نومبائع کا یہ ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔

ہمارے آئیوری کوسٹ کے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک دوست آلیڈو ڈراگو صاحب Alido (Oudrago) نے 2009ء کے آخر میں بیعت کی اور بیعت کے پہلے دن سے ہی اپنی آمدنی کا حساب کر کے باقاعدہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران انہوں نے چندے کی بے شمار برکات کا مشاہدہ کیا۔ ایک دن جماعت کے پرانے ممبران کے ساتھ ان برکات کا ذکر کر رہے تھے۔ ان پرانے ممبران میں سے ایک جس نے 2004ء میں بیعت کی تھی ان واقعات کو سنتے ہوئے اپنا چندہ دو ہزار فرانک سے بڑھا کر پانچ ہزار فرانک سیفا کرنے کی حامی بھر لی۔ کہتے ہیں کہ ابھی ادائیگی شروع نہ کی تھی کہ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ ان کی آمدنی میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوا ہے چنانچہ وہ پرانے ممبر میرے پاس آئے اور سارا واقعہ بیان کر کے کہا کہ انہوں نے پانچ ہزار فرانک سیفا کی حامی بھری تھی مگر آج سے میں پانچ ہزار کے بجائے دس ہزار فرانک

سیفا ماہانہ ادا کروں گا اور پھر اس کے مطابق ادائیگی بھی شروع کردی۔ اور اس طرح بے تحاشہ اور ممبران ہیں جو چندہ میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

09 نومبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں حضور اقدس نے فرمایا:

کرغستان سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک کرغز دوست جو مارٹ صاحب نے 2006ء میں بیعت کی تھی۔ بہت ہی نیک فطرت نوجوان ہیں بیعت کے فوراً بعد ہمارے مبلغ نے چندے کے بارے میں سمجھانے کے لئے ازراہ مزاح کہا کہ دوسرے لوگ تو اپنی جماعت میں شامل کرنے کے لئے پیسے دیتے ہیں، جبکہ ہماری جماعت میں داخل ہو تو ہم اُس سے پیسے لیتے ہیں۔ جس پر انہوں نے کہا کہ ماہانہ تین سو کرغیز چندہ عام ادا کیا کروں گا۔ کچھ عرصے کے بعد ہی انہوں نے چار سو کر دئے پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد آٹھ سو کر دئے۔ پھر کچھ مدت کے بعد خود ہی بغیر کسی کے کہنے کے ایک ہزار سُم ماہانہ ادا کرنا شروع کر دیا۔

امیر صاحب فرانس مراکش کے دورے پر گئے تو کہتے ہیں وہاں نو احمدی احباب کو قربانی اور اخلاص سے بھرا ہوا پایا۔ اور خلافت سے اُن کو بے انتہا محبت تھی۔ اور جب اُن کو مالی قربانی کے بارے میں بتایا گیا اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے تو پھر کہتے ہیں کہ چند دنوں کے بعد ایک دوست صدر صاحب کے پاس آئے اور ایک بڑی رقم اُن کو ادا کر دی اور کہا کہ مَیں جب سے احمدی ہوا ہوں، اُس وقت سے لے کر اب تک یہ چندہ ہے، کیونکہ چندے کے بارے میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور خلیفۂ وقت کی نصائح کو نہیں سنا تھا۔ اب مَیں نے سن لیا ہے تو اب مَیں پیچھے نہیں رہ سکتا۔

نائیجر سے اصغر علی بھٹی صاحب لکھتے ہیں کہ پچھلے سال اکتوبر 2011ء میں تبلیغ کے دوران خاکسار گِدابراؤ (Gida Braoo) گاؤں میں پہنچا۔ نمازِ مغرب کے بعد تبلیغ کی گئی اور نمازِ عشاء کے بعد میرے دورہ جات کی جو مختلف ویڈیوز تھیں، وہ دکھائی گئیں۔ جلسے دکھائے، مساجد کے بارے میں پروگرام دکھائے، تبلیغی مساعی کے بارے میں پروگرام دکھائے، اسی طرح امام مہدی کی آمد کے بارے میں بتایا، بیت المال کے نظام کے بارے میں بتایا۔ یہ سب کچھ ویڈیو میں تھا تو جب ویڈیو ختم ہوئی تو ایک امام صاحب وہاں اُٹھے جو ہاؤسا لوگوں کو مخاطب ہوئے اور مسجد سے باہر چلے گئے۔ کہتے ہیں ہم پریشان تھے لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں اب پتہ لگا ہے کہ امام مہدی آگیا ہے اور بیت المال کا نظام قائم ہے۔ میں ان سب کو لے کر گیا تھا اس لئے کہ اس نظام میں ہمیں حصہ لینا چاہئے اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے وہاں فوری طور پر رقم اکٹھی کی اور وہ ہمارے مشنری کو ادا کی اور پھر ساتھ ہی انہوں نے بیعت فارم بھی فِل (Fill) کئے۔

دارالسلام تنزانیہ کے ایک احمدی دوست عیسیٰ صاحب بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے نوے کی دہائی میں احمدیت قبول کی تھی۔ اس سے پہلے وہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد ایمان میں کافی ترقی کی۔ اب ماشاء اللہ موصی ہیں اور مالی قربانی کرنے والے ہیں۔ ہمیشہ اپنی اور اپنی فیملی کا چندہ وعدے سے زیادہ ادا کرتے ہیں۔ جماعتی تعلیمات کو بجالانے میں پرانے احمدیوں سے بہت آگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دارالسلام تنزانیہ کے ریجنل پریذیڈنٹ ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب سے مَیں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی شروع کی ہے، اللہ تعالیٰ کے بہت سے افضال اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھے ہیں۔ اتنی برکات نازل ہوئی ہیں کہ جو بیشمار ہیں۔ مثال کے طور پر کہتے ہیں کہ خاکسار کا پہلے ایک گھر تھا۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین گھروں کا مالک ہوں۔ میری اولاد بھی بہترین جگہ پر تعلیم حاصل کر رہی ہے۔

نائیجیریا کی ایک جماعت اوکینے (Okene) کے صدر صاحب کہتے ہیں۔ خاکسار کچھ عرصہ مالی مشکلات کا شکار رہا اس کی وجہ سے کافی پریشانی ہوئی۔ پھر ایک دن مجھے خیال آیا کہ خاکسار نے تین ماہ سے چندہ ادا نہیں کیا۔ ممکن ہے اسی سبب خاکسار اس مالی پریشانی میں مبتلا ہو۔ اس پر مَیں نے تین ماہ بعد چار ہزار نائرہ چندہ ادا کیا۔ خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی ماہ خاکسار نے ایک قطعہ زمین بیچا جس پر میرے مولیٰ کریم نے آٹھ لاکھ نائرہ کا منافع عطا فرمایا۔ اس وقت میرے ایمان کو جہاں مزید تقویت ملی وہیں یہ بات بھی سمجھ میں آئی کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا سچا ہے۔ اگر اس کی راہ میں قربانی کرو گے تو وہ ضرور کئی گنا بڑھا کر تمہیں واپس لوٹائے گا۔ اب انہوں نے کوگی (Kogi) سٹیٹ کے کیپیٹل لوکوجا (Lokoja) میں جماعت کو مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ایک بہت بڑا پلاٹ بھی شہر کے علاقے میں لے کر دیا ہے۔

ہمارے گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی نوجوان محمد ساکو نے بتایا کہ میری شادی کی تاریخ طے ہوگئی تھی اور گھر میں اتنی رقم نہیں تھی کہ شادی کی تیاریاں کی جاسکیں اور جہاں سے رقم آنے کی امید تھی، وہاں سے مسلسل مایوسی ہو رہی تھی۔ اس دوران چندوں کا مطالبہ ہوا تو جو رقم گھر میں موجود تھی وہ چندے میں ادا کر دی۔ اس پر اس کی منگیتر نے بڑا شور مچایا کہ یہ تم نے کیا کیا۔ جو معمولی رقم تھی وہ چندے میں دے دی۔ تو یہ نوجوان کہتے ہیں کہ میں نے اُسے کہا کہ خدا کے فضل سے مَیں ایک ایماندار شخص ہوں اور خدا پر یقین رکھنے والا شخص ہوں اس لئے گھبراؤ نہیں، اللہ تعالیٰ خود ہماری مدد فرما دے گا اور خدا کی راہ میں دیا ہوا کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں کہ اگلے روز ہی جب وہ کام پر گئے تو اُن کو وہ ساری رقم مل گئی جو ایک لمبے عرصے سے رُکی ہوئی تھی۔ اور جب شام کو گھر لا کر انہوں نے دی تو لوگ حیران رہ گئے کہ کس طرح اتنی جلدی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔

پس آج ہم دنیا پر نظر پھیریں تو اسلام کی تعلیم کے مطابق حقیقی رنگ میں اگر کوئی جماعت من الحیث الجماعت خرچ کر رہی ہے تو جماعت احمدیہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتی ہے یا قربانیاں دیتی ہے۔ باقی دنیا اگر کچھ کر بھی رہی ہے تو بہت معمولی۔ اور ہر ایک کھیل کود اور نفس کی خواہشات کی تکمیل میں لگا ہوا ہے۔ بہت ساری بدعات اور رسومات نے مسلمانوں میں راہ پالی ہے۔ جو دنیاوی رسومات ہیں شادی بیاہ ہیں، ان پر دکھاوے کے لئے بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔ (خطبہ جمعہ 6 نومبر 2009)

پس آج احمدی اس ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے خیر اُمّت کہلاتے ہیں اور یہ ان کی ذمّہ داری ہے کہ نیک باتوں کا حکم دیں اور بُری باتوں سے روکیں اور یہ سب کچھ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اپنے عمل بھی اس کے مطابق نہ ہوں اور جب تک خدا تعالیٰ پر مضبوط ایمان نہ ہو اور پھر ان نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں سے روکنے کے لئے مِنۡ حَیۡثُ الجماعۃ قربانی سکا جذبہ نہ ہو۔ بڑے مقاصد حاصل کرنے کے لئے بہر حال قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنے پڑتے ہیں اور اپنے مال کا تزکیہ کرنا ہوتا ہے۔ سورۃ حج میں اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ فرمایا: اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ نَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ (الحج: 42) کہ جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔

معزز ناظرین اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بیشمار واقعات دنیائے احمدیت میں رونما ہو رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات میں ہمیں اس قسم کے متنوع واقعات سننے کو ملتے ہیں جہاں احباب جماعت کے کاروبار میں بے انتہا برکت ہوگئی۔ انکی ایمانی حالت بدل گئی۔ وہ محبت الٰہی میں بڑھ گئے۔ وہ نقصان سے بچ گئے۔ غرض بیشمار واقعات ہیں جن کو وقت کی رعایت سے پیش نہیں کیا جاسکتا۔ ایک ایمان افروز واقعہ گنی کناکری کا ہے چنانچہ گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان محترم محمد ماریگا صاحب (Muhammad Marega) لمبا عرصہ تبلیغ کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں داخل ہوئے۔ پیشے کے اعتبار سے یہ ایک آرکیٹکٹ انجینئر ہیں۔ جب انہوں نے بیعت کی تو یہ کنسٹرکشن کمپنی میں ملازمت کرتے تھے اور معمولی تنخواہ لیتے تھے۔ بیعت کے بعد جب ان کو جماعت کے مالی نظام کا تعارف کروایا تو انہوں نے پوچھا کہ ان چندوں میں سب سے اہم چندہ کونسا ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ چندہ وصیت، چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کے جاری کردہ ہیں اور وصیت کی اہمیت کے متعلق انہیں بتایا۔ فوراً کہنے لگے کہ میں آج سے ہی چندہ وصیت ادا کروں گا۔ مبلغ نے انہیں بتایا کہ وصیت کا ایک نظام ہے اُس میں داخل ہونے کے بعد آپ چندہ وصیت ادا کر سکتے ہیں۔ تو کہنے لگے میں اس نظام میں بھی داخل ہوتا ہوں۔ پھر انہوں نے رسالہ الوصیت پڑھا اور اُس کے بعد وصیت کی اور بڑی ایمانداری سے اپنی تنخواہ کا دسواں حصہ چندہ دینا شروع کیا اور وصیت کی منظوری میں کچھ وقت لگتا ہے تو اُس وقت کے آنے تک مسلسل باقاعدگی سے چندہ وصیت دیتے رہے، اور پھر کچھ عرصے بعد اس کے علاوہ دوسری مالی تحریکات جو ہیں اُن میں بھی انہوں نے حصہ لیا۔ پھر کچھ عرصے بعد کمپنی چھوڑ دی اور اپنا کاروبار شروع کیا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی کمپنی کے مالک ہیں اور سارے ملک میں اپنی ایمانداری کی وجہ سے مشہور ہیں اور اُس کی وجہ سے اُن کا کاروبار بھی بڑا چمکا ہے اور سب کے سامنے بیٹھ کر برملا اظہار کرتے ہیں کہ یہ نعمتیں خاکسار کو چندہ کی برکت سے عطا ہوئی ہیں۔

آخر پر اپنی معروضات کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مالی قربانی کے بارے میں ایک روح پر اقتباس پر ختم کرتا ہوں آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے۔ اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو مَیں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموالِ طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت وطاقت ومقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے۔ اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر مَیں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعے سے ان علوم و برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں"۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 516)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

❀❀❀❀

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن
اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالب دعا: میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2024

”اسلامی پردے کی اہمیت و برکات حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں“

(محترمہ ڈاکٹر منصورہ الہ دین صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ بھارت، قادیان)

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ۝ وَقُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ وَیَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَہُنَّ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَلۡیَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِہِنَّ عَلٰی جُیُوۡبِہِنَّ ۪

(النور 31-32)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی معرکۃ الآرا تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی میں اسلامی پردہ کے حوالہ سے ان آیات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ”..... ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقع پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں۔ ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُرشہوات آوازیں نہ سنیں اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔“

(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۱-۳۴۲)

جن آیات کی تلاوت خاکسار اوپر کر آئی ہے اس سے یہ بات عیاں ہے کہ پردے کے حکم کا آغاز غض بصر سے ہوتا ہے۔ آنکھ کی پاکیزگی اصل پردے کی نشاندہی کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں مرد کو پہلے غض بصر کرنے کی تلقین فرمائی ہے گویا کہ غض بصر پردے کی پہلی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر مرد اور عورت دونوں ہی اپنی اپنی عصمت کی حفاظت کی ضمانت دے سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”قرآن مسلمان مردوں اور عورتوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ غض بصر کریں جب ایک دوسرے کو دیکھیں گے ہی نہیں تو محفوظ رہیں گے۔ اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں وہ غیر مرد کو نہ دیکھے جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لیے پڑے ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے وہ بے شک جائیں لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 405، مطبوعہ 2016ء)

انسانی اعضاء میں سے چہرہ سب سے زیادہ پُرکشش ہوتا ہے اور قرآن کریم میں عورتوں کو اپنی زینتیں چھپانے کا حکم دیا ہے۔ پس چہرہ کس طرح ننگا رکھا جا سکتا ہے جبکہ عورت فطری طور پر زیب و زینت کی طرف مائل ہے۔ پردے کے حکم کے نزول کے بعد تمام مسلمان عورتیں اپنے چہروں کو چھپاتی تھیں تاکہ زینت کا اظہار نہ ہو۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: عورت کا سارا جسم ہی چھپانے کے لائق ہے۔ اس حدیث سے صاف طور پر پتا چلتا ہے کہ چہرے کو پردے سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: آنکھیں اور ان کے ارد گرد کا تھوڑا تھوڑا حصہ ننگا رکھا جا سکتا ہے اس لئے آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(الازہار لذوات الخمار صفحہ 214)

نیز فرمایا: ”جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 69)

سامعات! اسلامی پردے سے مراد زینت کو ڈھکنے والا حیادار لباس اور حیادار اور پُرتقدس رویہ اختیار کرنا ہے۔ اسلام نے انسان کو تمام اخلاقیات میں اعلیٰ معیار قائم کرنے والی تعلیم دی ہے اور حیا تو اسلام کا خاص خلق ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ میں آتا ہے کہ ہر مذہب کا ایک خاص خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا یہ خُلق حیا ہے۔ اسلام جو دین فطرت ہے اس نے حیا کے خلق کو مرد و زن دونوں کے لیے لازم قرار دیا ہے اور آنحضرت ﷺ اس خلق کے کامل مظہر تھے۔ حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں باحیا اور پاکیزہ ماحول کے قیام کے لیے اسلام مرد اور عورت دونوں کو ایک دوسرے سے پردے کا حکم دیتا ہے کیونکہ پردے کا حکم دراصل مرد و زن کے آزادانہ میل جول پر پابندی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اخلاقی بدنتائج سے بچاؤ کے لیے ہے اسی لیے پردے کے عملی اظہار کے لیے غض بصر کے حکم میں بلاتفریق مرد و عورت دونوں کو شریک کیا گیا ہے۔

معزز بہنو! اگر ہم پردے کی اہمیت و افادیت کے متعلق اسلامی احکامات کا مطالعہ کریں تو بلا شبہ اسلام نے دیگر تمام مذاہب سے بڑھ کر پردہ کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے ام المومنین حضرت ام سلمیٰؓ اور حضرت میمونہؓ کو ایک نابینا صحابی ابن ام مکتومؓ سے پردہ کرنے کا حکم دیا جب انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ تو نابینا ہیں اور ہمیں نہیں دیکھ سکتے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ تم دونوں بھی نابینا ہو کہ اس کو نہیں دیکھ سکتی؟ (مشکوٰۃ کتاب الادب)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔“

(البدر جلد 3 صفحہ 34)

حیا کی وجہ سے انسان کے قول اور فعل میں حسن و جمال پیدا ہوتا ہے لہٰذا باحیا انسان مخلوق کی نظر میں بھی پُرکشش بن جاتا ہے اور پروردگار عالم کے ہاں بھی مقبول ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے اس کے ثبوت کے طور پر حضرت موسیٰؑ کے مدین ہجرت کے موقع پر ملنے والی لڑکیوں کے حوالے سے ان کی حیا کا ذکر کیا ہے کہ جب وہ حضرت موسیٰؑ کے پاس اپنے باپ کا پیغام لے کر آئیں تو ان کی چال ڈھال میں بڑی حیا اور شائستگی تھی۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ شرم و حیا اس قدر پسند آئی کہ قرآن کریم میں اس کا تذکرہ یوں فرمایا: فَجَآءَتۡہُ اِحۡدٰىہُمَا تَمۡشِیۡ عَلَی اسۡتِحۡیَآءٍ یعنی پس ان دونوں میں سے ایک ان کے پاس حیا سے لجاتی ہوئی آئی۔

(سورۃ القصص آیت 26)

حیا وہ صفت ہے جس کی وجہ سے انسان پاکیزگی اور پاک دامنی کی زندگی گزارتا ہے لیکن اس کے برعکس جو شخص حیا جیسی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں محروم القسمت بن جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص سے کراہت کرتا ہے اور ایسے انسان سے خیر کی توقع رکھنا بھی فضول ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ’جب شرم و حیا نہ رہے تو پھر جو جی میں آئے کرتا پھرے۔‘ (صحیح البخاری کتاب الادب) اس سے معلوم ہوا کہ بے حیا انسان کسی ضابطہ اخلاق کا پابند نہیں ہو سکتا اور اس کی زندگی شتر بے مہار کی طرح ہوتی ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج اس نام نہاد ترقی یافتہ دور میں جہاں حیا کے معیار الٹا دیے گئے ہیں ہمیں امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مستقل راہ نمائی حاصل ہے تاکہ ہم مغرب کی اندھی تقلید کے خوفناک نتائج سے بچ سکیں اور اسی حوالہ سے خاکسار کو جلسہ سالانہ کی آج کی اس نشست میں ”اسلامی پردے کی اہمیت و برکات حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں“ پیش کرنے کا حکم ہوا ہے۔

معزز بہنو! ہمارے پیارے امام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاں ایک طرف احمدی خواتین میں اسلامی پردہ کی ترویج کے لئے سعی فرما رہے ہیں وہیں دوسری طرف غیر مسلموں کی طرف سے پردہ پر ہونے والے حملوں کا بھی کامیاب دفاع فرماتے ہیں اور آپ کی ہر نصیحت ہماری دنیا و عاقبت کو سنوارنے والی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم نہ صرف حضور انور کی ان نصائح کو بغور سنیں بلکہ اپنی اور اپنی نسلوں کے اندر بھی ان پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ” آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی اکثریت دین سے دور ہٹ گئی ہے اس لئے ان کے برائی اور اچھائی کے معیار بھی بدلتے جا رہے ہیں مثلاً اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ آزادی اور فیشن کے نام پر عورتوں اور مردوں میں ملنا عام ہو رہا ہے ترقی یافتہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ کھلے عام بے حیائی کی جائے۔ حیا نام کی کوئی چیز نہیں رہی اور ظاہر ہے اس کا اثر پھر ہمارے بچوں اور بچیوں پر بھی ہوگا جو یہاں رہتے ہیں اور کچھ حد تک ہو بھی رہا ہے۔

بعض بچیاں جب جوانی میں قدم رکھنے لگتی ہیں تو مجھے لکھتی ہیں کہ اسلام میں پردہ کیوں ضروری ہے کیوں ہم تنگ جینز اور بلاؤز پہن کر بغیر برقعہ کے یا کوٹ کے گھر سے باہر نہیں جا سکتیں؟ کیوں ہم یہاں یورپ کی آزاد لڑکیوں جیسا لباس نہیں پہن سکتیں؟ پہلی بات تو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہمیں دین پر قائم رہنا ہے تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا اگر ہم نے یہ اعلان کرنا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور دین پر قائم ہیں تو پھر پابندی بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات پر ان کے حکموں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کے حیا ایمان کا حصہ ہے۔ پس حیادار لباس اور پردہ ہمارے ایمان کو بچانے کے لئے ضروری ہے اگر ترقی یافتہ ملک آزادی اور ترقی کے نام پر اپنی حیا کو ختم کر رہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دین سے بھی دور ہٹ چکے ہیں۔ پس ایک احمدی بچی جس نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی۔ ایک احمدی بچے نے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے ایک احمدی شخص نے، مرد نے، عورت نے مانا ہے، اس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے اور یہ مقدم رکھنا اسی وقت ہوگا جب دین کی تعلیم کے مطابق عمل کریں گے۔“

(انتخاب از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 جنوری 2017ء)

معزز بہنو! سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ

اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے پردہ اور حیا کی تعلیم کی ترویج کی اہمیت کے حوالہ سے احمدی ماؤں کو تربیت اولاد کی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

’’جو مائیں بچپن سے ہی اپنے بچوں کے لباس کا خیال نہیں رکھیں گی وہ بڑے ہو کر بھی ان کو سنبھال نہیں سکیں گی بعض بچیوں کی اٹھان ایسی ہوتی ہے کہ 10-11 سال کی عمر کی بچی بھی 14 - 15 سال کی لگ رہی ہوتی ہے۔ ان کو اگر حیا اور لباس کا تقدس نہیں سکھائیں گے تو پھر بڑے ہو کر بھی ان میں یہ تقدس کبھی پیدا نہیں ہوگا بلکہ چاہے بچی بڑی نہ بھی نظر آ رہی ہو چھوٹی عمر سے ہی اگر بچیوں میں حیا کا مادہ پیدا نہیں کریں گے اور اس طرح نہیں سمجھائیں گی کہ دیکھو! تم احمدی ہو، تم یہاں کے لوگوں کے ننگے لباس کی طرف نہ جاؤ تم نے دنیا کی راہ نمائی کرنی ہے تم نے اس تعلیم پر عمل کرنا ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے اس لیے تنگ جینز اور اس کے اوپر چھوٹے بلاؤز جو ہیں ایک احمدی بچی کو زیب نہیں دیتے تو آہستہ آہستہ بچپن سے ذہنوں میں ڈالی ہوئی بات اثر کرتی جائے گی اور بلوغت کو پہنچ کر حجاب یا اسکارف اور لمبا کوٹ پہننے کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہو جائے گی ورنہ پھر ان کی یہی حالت ہوگی جس طرح بعض بچیوں کی ہوتی ہے...... کہ مسجد میں آتے ہوئے جماعتی فنکشن پر آتے ہوئے تو سر ڈھکا ہوا ہوتا ہے لباس بڑا اچھا پہنا ہوا ہوتا ہے اور باہر پھرتے ہوئے سر پر دوپٹہ بھی نہیں ہوتا بلکہ دوپٹہ سرے سے غائب ہوتا ہے۔ اسکارف کا تو سوال ہی نہیں پس مائیں اگر اپنے عمل سے بھی اور نصائح سے بھی بچیوں کو توجہ دلاتی رہیں گی یہ احساس دلاتی رہیں گی کہ ہمارے لباس حیادار ہونے چاہیے اور ہمارا ایک تقدس ہے تو بہت سی قباحتوں سے وہ خود بھی بچ جائیں گی اور ان کی بچیاں بھی بچ جائیں گی اگر ہم اپنے جذبات کی چھوٹی چھوٹی قربانیوں کے لیے تیار نہیں ہوں گے تو بڑی بڑی قربانیاں کس طرح دے سکتے ہیں۔‘‘

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ کینیڈا 28 جون 2008ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گھروں میں بھی حیادار لباس پہننے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا: ’’بعض لڑکیاں سمجھ لیتی ہیں کہ گھر میں جینس کے اوپر ٹی شرٹ پہن لیا یا چھوٹا بلاؤز پہن لیا تو ایسا کوئی فرق نہیں پڑتا اس میں کوئی حرج نہیں ہے گھر سے باہر نکلتے ہوئے لمبا کوٹ پہن لیا جبکہ گھر میں اپنے باپ بھائیوں کے سامنے بھی ایسا لباس پہننا چاہیے جو حیادار ہو مناسب ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے ان سے پردہ نہ کرنے کا کہا ہے لیکن حیا کو بہر حال ایمان کا حصہ قرار دیا ہے پھر گھر میں کسی وقت بھی کوئی عزیز رشتہ دار بھی بعض دفعہ آ جاتا ہے اپنے باپ بھائیوں کے سامنے بھی اچانک کوئی آ جاتا ہے تو سامنے ہونا پڑتا ہے اور ایسا لباس پھر ان کے سامنے مناسب نہیں ہوتا اس لیے گھر میں بھی ایسا لباس جو ہے حیادار رکھنا چاہیے بے شک حجاب کی ضرورت نہیں ہے۔ سر ننگا پھر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضہ ہے کہ اس کے احکام پر عمل ہو اور حیادار لباس گھر کے اندر بھی اور گھر کے باہر بھی پہنے۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے حیا کے تقاضے پورے کرنے کے بعد آپ کو کوئی نہیں روکتا کہ آپ ڈاکٹر بنیں یا انجینئر بنیں یا ٹیچر بنیں یا کسی بھی ایسے پیشے میں جائیں جو انسانیت کے لیے فائدے مند پیشہ ہے آپ اس کے ساتھ بالکل آزاد ہیں۔ ہر احمدی بچی کا ایک تقدس ہے اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ یہ اپنے تقدس کا خیال اور حیا کا اظہار ہی ہے جو آپ کو نیکیوں کی تلقین کرنے والا اور برائیوں سے روکنے والا بنائے گا اور آپ کے نمونے آپ کو دوسروں کے لیے اپنی سہیلیوں کے لیے توجہ کا باعث بنائیں گے جس سے آپ کے لیے تبلیغ کے راستے کھلیں گے۔‘‘

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ جرمنی 2 جون 2005ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناروے کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ ایک میٹنگ میں پردے کے بارے میں ہدایت فرمائی کہ:

’’گھروں میں مختلف فیملیوں کا آنا جانا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ہمارے تعلقات ہیں۔ ہم پرانے واقف ہیں یہ درست نہیں۔ جب ایک دوسرے کے گھروں میں آئیں تو مرد علیحدہ بیٹھیں اور عورتیں علیحدہ پردے میں بیٹھیں۔ نیز فرمایا: ’’بعض دفعہ نیکی کے نام پر انسانی ہمدردی کے نام پر دوسروں کی مدد کے نام پر مرد اور عورت کی آپس میں واقفیت پیدا ہوتی ہے جو بعض دفعہ پھر برے نتائج کی حامل بن جاتی ہے اس لئے آنحضرت ﷺ ایسی عورتوں کے گھروں میں جانے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے جن کے خاوند گھر پر نہ ہوں اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔‘‘

اسی سلسلہ میں احمدی عورتوں کی راہ نمائی کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت پُرحکمت نصیحت یوں فرمائی:

’’اگر آپ برقعہ پہن کر مردوں کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیں مردوں سے مصافحے کرنا شروع کر دیں تو پردے کا تو مقصد فوت ہو جاتا ہے...... پردے کا مقصد تو یہ ہے کہ نامحرم مرد اور عورت آپس میں کھلے طور پر میل جول نہ کریں آپس میں نہ ملیں۔ دونوں کی جگہیں علیحدہ علیحدہ ہوں۔ اگر آپ اپنی سہیلی کے گھر جا کر اس کے خاوند یا بھائیوں یا رشتہ داروں سے آزادانہ ماحول میں بیٹھی ہیں چاہیں منہ کو ڈھانک کے بیٹھی ہوتی ہیں یا منہ ڈھانک کر کسی سے ہاتھ ملا رہی ہیں تو یہ تو پردہ نہیں ہے...... ہر ایک کی مجلس علیحدہ ہوں بلکہ قرآن کریم میں تو یہ بھی حکم ہے کہ بعض ایسی عورتوں سے جو بازاری قسم کی ہوں یا خیالات گندہ کرنے والی ہوں ان سے بھی پردہ کرو۔ ان سے بھی بچنے کا حکم ہے۔ اس لئے احتیاط کریں اور ایسی مجلسوں سے بچیں۔‘‘

معزز بہنو! حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حیا اور غضِ بصر کی عادت اپنانے کے ساتھ ساتھ عورتوں کو اپنی خوبصورتی ظاہر نہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ: ’’اللہ تعالیٰ کے احکامات میں یہ ہے کہ عورت اور مرد کی آپس میں ایک دوسرے سے نظریں نہ ٹکرائیں۔ ایک حیا ان میں ہونی چاہیے دوسرے اپنی زینت چھپاؤ ایسا لباس ہو جس سے جسم کی نمائش نہ ہوتی ہو اور تیسرے یہ کہ اپنی زینت چھپانے کے لیے اپنے گریبانوں سر گردن اور سامنے کے حصوں کو ڈھانپ کر رکھو جو برقع پہننا ہے وہ ڈھیلا ڈھالا ہو۔ جو میک اپ کر کے چہرہ ننگا کر کے پھرتی ہیں وہ بھی زینت ظاہر کرنے کے زمرے میں آتی ہیں۔ اسی طرح بالوں کی نمائش جو کرتی ہیں وہ بھی زینت ظاہر کرنے کے زمرے میں آتی ہیں...... اس لیے سر ڈھانکنا چہرے کو کم از کم اس حد تک ڈھانپنا کے چہرے کی نمائش نہ ہو رہی ہو اور لباس کو مناسب پہننا یہ کم از کم پردہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تلقین فرمائی ہے کہ کم از کم یہ معیار ہونا چاہیے۔‘‘

(خطاب مستورات جلسہ سالانہ یوکے 30 جولائی 2010ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 11 مارچ 2011ء)

شرم و حیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے پردے کے قرآنی حکم کو اختیار کرنا ہی ایک احمدی عورت کے شایانِ شان ہے۔ اس اہم ذمہ داری کی طرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو بارہا توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’پھر ایک مومن عورت کو اللہ تعالیٰ کا ایک بہت اہم حکم ہے اپنی زینت چھپانے کا اور پردے کا ......بعض پڑھی لکھی بچیاں اور عورتیں معاشرے کے زیر اثر یا خوف کی وجہ سے آج کل...... پردے کا خیال نہیں رکھتے انکے لباس فیشن کی طرف زیادہ جا رہے ہیں۔ مسجد میں بھی اگر جانا ہو یا سینٹر میں آنا ہو تو اس کے لیے تو پردے کے ساتھ یا اچھے لباس کے ساتھ آ جاتی ہیں لیکن بعض یہ شکایتیں ہوتی ہیں کہ بازاروں میں اپنے لباس کا خیال نہیں رکھتے ایک بات یاد رکھیں کہ حیا ایمان کا حصہ ہے اور حیا عورت کا ایک خزانہ ہے اس لیے ہمیشہ حیادار لباس پہنیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی عورت کا ایک احمدی بچی کا ایک تقدس ہے اس کو قائم رکھنا ہے آپ نے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پردے کا حکم دیا ہے تو یقیناً اس کی کوئی اہمیت ہے۔ ان مغرب زدہ لوگوں کی طرح نہ بنیں جو یہ کہتے ہیں کہ پردے کا حکم تو پرانا ہو گیا ہے یا خاص حالات میں تھا۔ قرآن کریم کا کوئی حکم بھی کبھی پرانا نہیں ہوتا اور کبھی بدلہ نہیں جاتا اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ ایک زمانہ میں ایسی سوچ پیدا ہوگی اس لیے یہ مستقل حکم اتارا ہے کہ منہ سے کہنے سے اللہ کی بندیاں نہیں بنو گی تم لوگ بلکہ جو نصائح کی جاتی ہیں، جو احکامات قرآن کریم میں دیے گئے ہیں ان پر عمل کر کے حقیقی مومن کہلاؤ گی۔‘‘

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ جرمنی یکم/ستمبر 2007ء بمقام منہائم۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2016ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطاب میں احمدی مسلمان عورتوں اور بچیوں کو حقیقی رنگ میں حیا اور عصمت کی حفاظت کرنے کی اہمیت کے بارہ میں نہایت احسن رنگ میں یوں توجہ دلائی: ’’بعض لڑکیاں کہہ دیتی ہیں کہ ہم نے سر ڈھانک لیا ہے اور یہ کافی ہے لیکن سر اُس طرح نہیں ڈھانکا ہوتا جس طرح اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے بال صاف نظر آ رہے ہوتے ہیں آدھا سر ڈھکا ہوتا ہے آدھا ننگا ہوتا ہے گریبان تک نظر آ رہا ہوتا ہے کوٹ اگر پہنا ہوا ہے تو کہنیوں تک بازو ننگے ہوتے ہیں۔ گھٹنوں سے اوپر کوٹ ہوتے ہیں۔ یہ نہ ہی ایک احمدی لڑکی اور عورت کی حیا ہے اور نہ ہی یہ ایک احمدی عورت کی آزادی کی حد ہے بلکہ اس ذریعہ سے اس طرح کی حرکتیں کر کے وہ اپنی حیا پر الزام لا رہی ہوتی ہیں اور باحیثیت احمدی اپنی آزادی کی حدود کو بھی توڑ رہی ہوتی ہیں...... ایک احمدی عورت اور بچی کی عصمت کی قیمت ہزاروں لاکھوں جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے بس اس کی حفاظت کرنا اور اس کی حفاظت کے طریق جاننا ایک احمدی عورت اور لڑکی کے لیے انتہائی ضروری چیز ہے بلکہ فرض ہے بس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی لڑکی اور ایک احمدی عورت نے اپنی حیا کی حفاظت کرنی ہے، اپنی عصمت کی حفاظت کرنی ہے، اپنے تقدس کو قائم رکھنا ہے اور یہ...... کلچر نہیں ہے بلکہ اسلام کی تعلیم ہے...... ایک بات ہر عورت میں قدر مشترک ہونی چاہیے کہ اس نے تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگی گزارنی ہے اور اپنی حیا اور عصمت کی حفاظت کرنی ہے تبھی وہ حقیقی احمدی مسلمان کہلا سکتی ہے۔‘‘ مزید فرمایا: ’’پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک عورت جو خدا تعالیٰ کا قرب چاہتی ہے جو اپنے ایمان کو کامل کرنا چاہتی ہے اسے اپنے تقدس کا بھی خاص طور سے خیال رکھنا چاہیے اور ایک احمدی عورت جس نے زمانے کے امام کو مانتے ہوئے یہ عہد کیا ہے کہ اپنے آپ کو تمام برائیوں سے بچائے رکھوں گی اسے تو اپنی عزت، عصمت اور تقدس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: بازاروں اور تفریح گاہوں میں پردے کا خیال نہ رکھنا مخلوط پارٹیوں میں بے پردہ شامل ہونا کزن، کلاس فیلو اور غیر مردوں کے ساتھ غیر ضروری دوستی، لغو اور بے ہودہ پروگرام دیکھنا ان میں شامل ہونا جینس کے ساتھ چھوٹا بلاؤز پہننا ایسی جگہ ملازمت کرنا جہاں لباس حیا کے تقاضوں کے خلاف پہننا پڑے فلمیں دیکھنا شادیوں میں ڈانس کرنا وہ شیطانی حربے ہیں جو عورت سے اس کی حیا چھین کر اسے بدصورت بنا دیتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 9 اکتوبر 2011ء)

معزز بہنو! حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی طالبات کو تعلیمی اداروں میں پردہ کا معیار قائم رکھنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ’’جب بچی جوان ہو جاتی ہے تو پھر اس کا خیال رکھنا ماحول کا کام ہے اسلام کا توجہ کے بارے میں بھی یہ حکم ہے کہ عورت اکیلی نہ جائے بلکہ اپنے محرم کو ساتھ لے کر جائے...... بچیوں کو ریئلائز کرائیں کہ فلاں فلاں باتیں برائیاں ہیں اور ان سے آپ نے بچنا ہے۔‘‘

(کلاس طالبات جرمنی 10 جون 2006ء)

اسی طرح لڑکیوں کے دوسرے شہروں میں جا کر تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے فرمایا کہ: اگر ماں باپ اجازت دیں تو پھر سوچا جا سکتا ہے کہ جہاں جانا ہے وہاں کس کے پاس رہنا ہے لڑکیوں کا علیحدہ ہوسٹل ہونا چاہیے اگر علیحدہ ہے تو ٹھیک ہے پھر وہاں پڑھتے ہوئے اپنے تقدس کا پاکیزگی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

’’اگر والدین کو تسلی نہیں ہے تو پھر بہتر ہے کہ اپنے علاقہ میں رہو اور یہیں پڑھائی کرو۔‘‘

(کلاس واقفاتِ نو جرمنی 18 اکتوبر 2011ء)

ہم اپنے غیر مذہب والے دوستوں کو کس طرح سمجھائیں کہ پردہ کیوں ضروری ہے؟ اس سوال پر فرمایا: ’’ایک تو یہ بتاؤ کہ ہم نے ایک عہد کیا ہے کہ ہم اس دین پر عمل کرنے والے ہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ تم پردہ کرو تا کہ تمہاری جو ایک sanctity ہے وہ قائم رہے اور تمہیں یہ احساس رہے کہ میں نے سوسائٹی میں لڑکوں میں زیادہ mixup نہیں ہونا اور اپنے درمیان اور لڑکوں کے درمیان ایک barrier رکھنا ہے۔‘‘

اسی طرح تبلیغ کے میدان میں اسلامی حکم پردہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے کام کرنے کا ارشاد یوں فرمایا:

’’انٹرنیٹ پر اگر تبلیغی رابطے کرنے ہوں تو عورتوں کا تبلیغی رابطہ صرف عورتوں سے ہونا چاہیے‘‘

حضور انور نے پردے کی اہمیت بھی واضح فرمائی۔ فرمایا: اگر کہیں مردوں سے رابطہ ہو جائے تو انہیں پھر مردوں کے پتے دے دیں اپنے فارم میں صرف عورتوں کو لے کر آئیں اور اگر کسی جگہ عورتیں پوری طرح جواب نہ دے سکتی ہوں اور کوئی مکس گیدرنگ ہو تو اپنے ساتھ لائی ہوئی مہمان خاتون کو لے کر ایک سائیڈ میں بیٹھے اور پردے کا خیال رکھیں لیکن جب کھانے پینے کا وقت آئے تو اس وقت مکس گیدرنگ میں نہیں بیٹھنا بلکہ علیحدہ انکلوزر (enclosure) میں چلے جائیں اور جو عورتیں اکٹھی مجالس میں ملیں ان کے پتے حاصل کر کے ان کو صرف عورتوں کی مجالس میں بلائیں اس صورت میں ان کے ذہنوں میں یہ سوال بھی اٹھیں گے کہ آپ مکس مجالس میں کیوں نہیں آتی اس پر آپ اسلامی پردہ کے متعلق وہاں ان کی غلط فہمیاں بھی دور کر سکتی ہیں۔‘‘

(میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی 9 جون 2006ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں لڑکیوں کے ملازمت کرنے کے اور پردے کے حوالے سے راہ نمائی کرتے ہوئے تفصیلاً فرمایا: ’’ایک بچی نے ......لکھا کہ...... مجھے بنک میں اچھا کام ملنے کی امید ہے...... اگر وہاں حجاب لینے پردہ کرنے پر پابندی ہو، کوٹ بھی نہ پہن سکتی ہوں تو کیا میں یہ کام کر سکتی ہوں؟ ...... کہتی ہے کہ میں نے سنا تھا کہ آپ نے کہا تھا کہ کام والی لڑکیاں اپنے کام کی جگہ پر اپنا برقع، حجاب اتار کر کام کر سکتی ہیں...... یہ اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ یہ ایک نہیں کئی لڑکیوں کے سوال ہیں، تو پہلی بات یہ ہے کہ میں نے اگر کہا تھا تو ڈاکٹرز کو بعض حالات میں مجبوری ہوتی ہے۔ وہاں روایتی برقع یا حجاب پہن کر کام نہیں ہو سکتا۔ مثلاً آپریشن کرتے ہوئے۔ ان کا لباس وہاں ایسا ہوتا ہے کہ سر پر بھی ٹوپی ہوتی ہے، ماسک بھی ہوتا ہے، ڈھیلا ڈھالا لباس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تو ڈاکٹر بھی پردے میں کام کر سکتی ہیں۔ ربوہ میں ہماری ڈاکٹرز تھیں۔ ڈاکٹر فہمیدہ کو ہمیشہ ہم نے پردہ میں دیکھا ہے۔ ڈاکٹر نصرت جہاں تھیں بڑا پکا پردہ کرتی تھیں...... ہر سال اپنی قابلیت کو نئی ریسرچ کے مطابق ڈھالنے کے لئے، اس کے مطابق کرنے کے لئے یہاں لندن بھی آتی تھیں لیکن ہمیشہ پردہ میں رہیں بلکہ وہ پردہ کی ضرورت سے زیادہ پابند تھیں۔ ان پر یہاں کے کسی شخص نے نہ اعتراض کیا، نہ کام پر اعتراض ہوا، نہ ان کی پیشہ ورانہ مہارت میں اس سے کوئی اثر پڑا۔ آپریشن بھی انہوں نے بہت بڑے بڑے کئے تو اگر نیت ہو تو دین کی تعلیم پر چلنے کے راستے نکل آتے ہیں۔‘‘

اپنے ایک خطبہ جمعہ میں حضور انور نے اس حوالہ سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’اس کے ساتھ ہی میں ان احمدی لڑکیوں کو بھی کہتا ہوں جو کسی قسم کے complex میں مبتلا ہیں کہ اگر دنیا کی باتوں سے گھبرا کر یا فیشن کی رو میں بہہ کر انہوں نے اپنے حجاب اور پردے اتار دیئے تو پھر آپ کی عزتوں کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔ آپ کی عزت دین کی عزت کے ساتھ ہے۔ حضور انور نے حجاب کی برکت اور اللہ تعالیٰ کی تائید سے متعلق ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک احمدی بچی کو اس کے باس (boss) نے نوٹس دیا کہ اگر تم حجاب لے کر دفتر آئی تو تمہیں کام سے فارغ کر دیا جائے گا اور ایک مہینہ کا نوٹس ہے۔ اس بچی نے دعا کی کہ اے اللہ! میں تو تیرے حکم کے مطابق یہ کام کر رہی ہوں۔ کوئی صورت نکال اور اگر ملازمت میرے لئے اچھی نہیں تو ٹھیک ہے پھر کوئی اور بہتر انتظام کر دے۔ تو بہرحال ایک مہینہ تک وہ افسر اس بچی کو تنگ کرتا رہا کہ بس اتنے دن رہ گئے ہیں اس کے بعد تمہیں فارغ کر دیا جائے گا اور یہ بھی دعا کرتی رہی۔ آخر ایک ماہ کے بعد یہ بچی تو اپنے کام پر قائم رہی لیکن اس افسر کو اس کے بالا افسر نے اس کی کسی غلطی کی وجہ سے فارغ کر دیا یا دوسری جگہ بھجوا دیا اور اس طرح اس کی جان چھوٹی۔ اگر نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ اسباب پیدا فرما دیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے تو خدا تعالیٰ ایسے طریق سے مدد فرماتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کے الفاظ دل سے نکلتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 اپریل 2010ء بمقام سوئٹرلینڈ۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 14 مئی 2010ء)

معزز سامعات! آخر پر عرض کردوں کہ ہر قسم کے شیطانی اثرات سے بچنے اور نیکی کی راہ پر قائم رہتے ہوئے زندگی گزارنے کے لیے دعا بہت اہمیت رکھتی ہے چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی خواتین کو دعا کی مدد سے خدا تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ کے حضور ہر احمدی کو، عورت مرد کو یہ حکم ہے کہ دعائیں کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے تو اس پر قائم بھی رکھے اور شیطانی خیالات کو اللہ تعالیٰ مجھ پر حاوی نہ ہونے دے اگر یہ سب کچھ ہوگا تو دنیا کی جو لذات ہیں دنیا کے فیشن ہیں یا یہ احساس کمتری کہ اگر ہم دنیا کے مطابق نہ چلیں تو ہمیں دنیا کیا کہے گی، یہ سب چیزیں بے حیثیت ہو جائیں گی دین اور جماعت مقدم ہو جائے گی۔ ایک احمدی لڑکی اپنی حیا کی حفاظت کرنے والی ہو جائے گی اس کو یہ خیال نہیں آئیں گے کہ کیا حرج ہے اگر میری تصویر رسالوں میں چھپ جائے بلکہ اللہ تعالیٰ کا جو پردہ کا حکم ہے اسے اس بات سے روکے رکھے گا کہ یہ حرکت نہیں کرنی۔ یہ خیال پیدا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی حکمت ہے اور یہ حکم بھی پردہ کا اور اپنی حیا کا قرآن کریم کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ اس لیے میں نے بہرحال اپنی حیا اور اپنے پردہ کی حفاظت کرنی ہے۔ تمام ان باتوں پر عمل کرنا ہے یا کرنے کی کوشش کرنی ہے جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے...... جب اس سوچ کے ساتھ ہر عورت ...... ہر مرد زندگی بسر کرنے کی کوشش کرے گا تو پھر یہ کڑا جس پر اس نے ہاتھ ڈالا ہے اسے شیطانی اور دنیاوی خیالات سے بچانے کی ضمانت بن جائے گا...... اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اللہ تعالیٰ ان کا دوست ہے جو ایمان لائے بس اس بات کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ جس کا دوست ہو جائے شیطان وہاں آسکے۔‘‘

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ یوکے 8 ستمبر 2012ء بمقام حدیقۃ المہدی مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 30 نومبر 2012ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ قرآن کریم، رہبرِ کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلیفۂ وقت کے تمام ارشادات پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پردے کے حقیقی معنے سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❀❀❀❀

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور اپنے دوست احباب کو بھی اسکے پڑھنے کی ترغیب دیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخبار بدر کے خصوصی شمارہ دسمبر 2014 کے لئے اپنا پیغام ارسال کرتے ہوئے فرمایا :

’’یہ بات بدر کے ادارہ اور قارئین کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ اخبار احباب جماعت کی روحانی اصلاح اور ترقی کیلئے جاری کیا گیا تھا اور ہمارے بزرگوں نے باوجود نامساعد حالات کے پوری جانفشانی سے اسے ہمیشہ جاری رکھنے کی سعی کی اور ان کی دعاؤں اور پاک کوششوں کی برکت سے ہی آج تک یہ جاری ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی اسے پڑھیں اور اس سے استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہندوستان کے احمدیوں کو بالخصوص اور باقی دُنیا میں بسنے والے احمدیوں کو بالعموم اس کے مطالعہ کی اور اس سے وابستہ برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔‘‘

سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس نہایت اہم اور بصیرت افروز ارشاد کے پیش نظر احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ ہر گھر میں اخبار بدر کے مطالعہ کو یقینی بنایا جانا بہت ضروری ہے۔ اخبار بدر میں قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کے علاوہ حضور انور کے خطبات جمعہ، خطابات، نیز حضور انور کے مختلف ممالک کے بابرکت دوروں کی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز رپورٹیں باقاعدگی سے شائع ہوتی ہیں جس کا مطالعہ ہر احمدی کیلئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے اب یہ اخبار اردو کے علاوہ ہندی، بنگلہ، تامل، تیلگو، ملیالم، اُڑیہ، کنڑ زبانوں میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ جن احمدی دوستوں نے اب تک اخبار بدر اپنے نام جاری نہیں کروایا ہے، ان سے درخواست ہے کہ اخبار بدر اپنے نام جاری کروا کر خود بھی اس کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں اور گھر کے دیگر افراد کو بھی اس کے مطالعہ کا موقع فراہم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت امیر المومنین کے ارشادات پر من و عن ان کی حقیقی روح کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اخبار بدر کے وقت پر نہ پہنچنے نیز چندہ جات کی ادائیگی یا کسی بھی طرح کی معلومات کیلئے دفتر مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر سے رابطہ کریں۔ جزاکم اللہ (ادارہ ہفت روزہ اخبار بدر قادیان)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2024

”اولاد کی تربیت میں ماؤں کا کردار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں“

(محترمہ نعیمہ عارف صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ ثُمَّ ھَدٰی
(سورۃ طٰہٰ آیت 51)

ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو (اس کی ضرورت کے مطابق) اعضا عطا کیے ہیں اور پھر ان (اعضا) سے کام لینے کا طریقہ سکھایا ہے۔

قابلِ احترام صدر صاحبہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معزز مہمانان اور اہلیان قادیان دارالامان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری تقریر کا عنوان ہے ”اولاد کی تربیت میں ماؤں کا کردار حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں“ اس وسیع اور اہم موضوع پر روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گی۔ وماتوفیقی الا باللہ

معزز سامعات! میں اپنی تقریر کا آغاز ایک سوال سے کرنا چاہتی ہوں۔

ہم میں سے کتنے لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ جب ایک پودا اُگتا ہے، تو وہ زمین کے اندر بھی ویسے ہی بڑھتا ہے جیسے کہ زمین کے اوپر ظاہر میں دکھائی دیتا ہے۔ پودے کا وہ حصہ جو زمین کے اندر بڑھتا ہے، اُسے Gravitropic Growth کہتے ہیں، جو زمین کی سخت سطحوں کو چیرتا ہوا اپنی پکڑ کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کے برعکس زمین کے اوپر ہواؤں میں لہلہاتا ہوا یہ پودا سورج کی روشنی کی طرف بڑھتا ہے، جسے فوٹونک گروتھ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ سوچ رہے ہونگے، میں آپکو یہ سب کیوں بتا رہی ہوں؟ دراصل یہ زمین کے اندر کششِ ثقل یعنی Gravitational Force مٹی میں موجود غذائی اجزاء اور معدنیات سورج کی روشنی، ہوا اور بارش کا پانی یہ سب خدا کی ظاہری و باطنی عنایات ہیں جو ایک پودے کو سرسبز و شاداب بنانے کیلئے ضروری ہیں۔

معزز سامعات! بعینہ اسی طرح ایک ماں اپنے بچے کو نہ صرف ظاہری طور پر نشوونما دیتی ہے بلکہ پوشیدہ طور پر بھی اُسکے اخلاق، اُسکے کردار، اور اُسکی تمام تر خوبیوں کو بروئے کار لانے میں اور اُسے ایک مکمل انسان بنانے میں مدد کرتی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہیکہ اولاد کی تربیت کیا ہے جو ہمیں بڑے محتاط ہو کر کرنا ہے؟ اور سب سے زیادہ ذمہ داری اس میں ماں کی ہی کیوں ہے کہ وہ اولاد کی صحیح پرورش کرے؟

سو ہمیں جاننا چاہئے ابھی جس آیت کی میں نے آپکے سامنے تلاوت کی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کے لئے کچھ خاص ذمہ داریاں مقرر فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک ماؤں کا اپنی اولاد کی صحیح پرورش کرنا بھی شامل ہے۔

اولاد کی پرورش ایک ماں کی اولین ذمہ داری اسلئے بھی ہے کیونکہ پیدا ہونے سے پہلے بچہ اپنی ماں کے رحم میں پرورش پاتا ہے اور یہ رحم خدا تعالیٰ کی صفت رحمٰن اور رحیم کے اصل لفظ ”ر۔ح۔م“ سے نکلا ہے، اس سے مراد محبت اور شفقت کا فطری رشتہ ہے جو خاص طور پر ماں اور اس کے بچے کے درمیان موجود ہوتا ہے۔ ہر جاندار، چاہے وہ چرند ہو، پرند ہو یا انسان، سب سے پہلے اپنی ماں کی گود سے ہی تعلیم و تربیت حاصل کرتا ہے۔

اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 36 میں رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ کہہ کر بتا دیا کہ بچے کی تربیت ماں کے پیٹ سے شروع ہوتی ہے۔

اس کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں پس بڑے خوف سے اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز ہو کر بچوں کی پیدائش کے بعد عبادتوں کی طرف ہر ماں کو توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے پہلے تم لوگ مرد اور عورت دونوں صحت مند بچے کی دعا مانگتے ہو جب اللہ تعالیٰ بچہ دے دیتا ہے تو پھر اسے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں شریک بنا لیتے ہو بچپن میں نہیں تو بڑے ہو کر بچے پھر خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں بھی کھڑے ہو جاتے ہیں اور دین سے بھی ہٹ جاتے ہیں پھر لوگ خط لکھتے ہیں کہ پتہ نہیں کیا ہوا ہمارا بچہ بگڑ گیا...... اگر بچپن سے ہی بچوں کیلئے دعا کریں اور انکے سامنے اپنے نمونے قائم کریں اور جن ماؤں کے یہ نمونے ہوتے ہیں الا ماشاء اللہ بچے نیکیوں پر بھی قائم ہوتے ہیں اور ماں باپ کے بھی اطاعت گزار ہوتے ہیں۔“

(لجنہ سے خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2024)

سامعات! اب میں آپ کے سامنے حضرت غلام رسول صاحب راجیکیؓ کا ایک واقعہ پیش کرونگی جس سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ کس طرح انجانے میں ہماری اولاد دینی کاموں میں حائل ہو جاتی ہے۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ تبلیغی دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ ایک نیک خاتون جو مسجد کی بے لوث خدمت کرتی تھیں مگر اسکے ہاں اولاد نہیں تھی آپ نے ان کیلئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا۔ مگر بیٹے کی پیدائش کے بعد خدمت کی وہ بات نہیں رہی۔ آپ نے پوچھا تو اس خاتون نے جواب دیا کہ بیٹے کی دیکھ بھال کی مصروفیت سے مجھے اب وقت نہیں مل رہا ہے۔ اس پر آپ نے بڑے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ بی بی آؤ تم اور میں دونوں مل کر دعا کرتے ہیں کہ اللہ کے کام میں اگر یہ بچہ روک بن رہا ہے تو اے اللہ تو اس روک کو ہٹا دے۔ یہ بات سنتے ہی اس عورت پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اور آپؓ کے قدموں پر گر کر معافی مانگنے لگیں کہ مجھ سے غلطی ہوگئی۔ آئندہ میں پہلے کی طرح خدمت کرونگی۔

تو میری بہنو ہمیں اپنے نفسوں کا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کہ کہیں ہماری اولاد ہماری خدمتِ دین کے مقابلہ میں روک بن کر تو نہیں کھڑی ہے؟

کیا ہم وہ مائیں ہیں؟ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے کے مصداق بننے والی ہیں؟ کیا ہم اولاد کی صحیح تربیت کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی ہیں؟ اگر نہیں تو ذرا اس حدیث پر تو نظر دوڑا کر دیکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اے عورتو! سمجھو اور ان عورتوں کو بتاؤ جن کی تم نمائندگی کر رہی ہو کہ ایک عورت جو اپنے گھر کو اس کے شوہر کی غیر موجودگی میں بہترین طریقے سے سنبھالتی ہے اور اس کے بچوں کی اچھے اخلاق کے ساتھ پرورش کرتی ہے، اُسے وہی انعام ملے گا جو دوسرے اچھے اعمال کرنے والے مرد اور جہاد کرنے والوں کو ملتا ہے۔“

ہم عورتوں کیلئے یہ بہت بڑی بات ہے۔

لہٰذا اولاد کی اچھی تربیت ان کا بنیادی حق ہے جس پر والدین کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اُن کے دل میں نیکی اور تقویٰ کا بیج بو کر اُس کی آبیاری کرنا بھی ضروری ہے تا کہ گھروں میں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی کھیتیاں لہلہائیں اور ہمارے بچے بڑے ہو کر جماعت اور معاشرے کا مفید وجود ثابت ہوں۔

اب آیئے میں آپ لوگوں کی توجہ کو ایک حیرت انگیز تحقیق کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں جس سے آپ لوگوں کو پتہ چل جائیگا کہ بچوں کی تربیت کا اصل زمانہ کون سا ہے۔

اتفاق کی بات ہے امریکہ میں 1300 لوگوں پر کی گئی ایک تحقیق سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ جو بچے بچپن میں جلد ہی نرسری یا پلے اسکولوں میں داخل ہوتے ہیں، وہ زیادہ جارحانہ رویے دکھاتے ہیں۔ بنسبت ان بچوں کے جو اپنی ماں کی گود سے تربیت پا کر اسکولوں میں داخل ہوتے ہیں اور ایسے بچے جو ماں کی ممتا اور تربیت سے نا آشنا ہوتے ہیں بڑے ہونے کے بعد انہیں سماجی، جذباتی یا نفسیاتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس بات کو ہمارے پیارے امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتنے پیارے انداز میں ہمیں سمجھایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”پھر یہ بات بھی بہت توجہ طلب ہے کہ بچوں کی تربیت کی عمر انتہائی بچپن سے ہی ہے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ یہ خیال نہ آئے کہ بچہ بڑا ہوگا تو پھر تربیت شروع ہوگی۔ دو تین سال کی عمر بھی بچے کی تربیت کی عمر ہے۔ دیکھیں فرمایا کہ دو تین سال کی عمر بھی بچے کی تربیت کی عمر ہے۔ نیز فرماتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا، بچہ گھر میں ماں باپ سے اور بڑوں سے سیکھتا ہے اور ان کو دیکھتا ہے اور ان کی نقل کرتا ہے۔ ماں باپ کو کبھی یہ خیال نہیں ہونا چاہیے کہ ابھی بچہ چھوٹا ہے، اسے کیا پتہ؟ اسے ہر بات پتہ ہوتی ہے اور بچہ ماں باپ کی ہر حرکت دیکھ رہا ہوتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13 دسمبر 2013)

معزز سامعات! اللہ کا شکر ہے کہ ہم احمدی وہ خوش قسمت لوگ ہیں جن تک اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی تعلیمات کو من وعن پہنچانے کیلئے اور اس پر عمل کروانے کیلئے اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعودؑ اور خلافت کا نظام ہمیں عطا ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بچوں کی تربیت کو بہت اہمیت دیتے تھے اور اس معاملہ میں سب سے پہلے خدا سے مدد مانگنے کی ہمیشہ تلقین فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

”ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے...... ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں۔ اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کہ کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 309۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اسی بات کو تفصیل سے سمجھاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم والدین کو اپنا جائزہ لینے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

”تم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا کام کیے ہیں۔ تم نے اپنے مستقبل کی نسل کو سنبھالنے کے لئے کیا کام کیے ہیں۔ ہماری کل صرف ہماری زندگی کی کل اور مرنے کے بعد کی کل نہیں ہے بلکہ ہماری کل ہماری اولاد بھی ہے۔ اس کی نیک تربیت، اس کے اعلیٰ اخلاق، اس کا دین پر قائم رہنا، اس کا ملک کا وفادار شہری بننا، اسے ہر لحاظ سے ایک اعلیٰ کردار کا مالک ہونا جہاں ہماری اولاد کی زندگی سنوارنے والا اور اس کی عاقبت سنوارنے والا اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گا وہاں

اس کی نیک تربیت کی وجہ سے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اجر حاصل کرنے والا بنائے گا۔‘‘

(جلسہ سالانہ یوکے 29 اگست 2017ء)

پھر آپ نے جلسہ سالانہ یوکے 2024 کے موقع پر عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

’’خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلیں تو خود بھی بچ سکتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی بچا سکتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہر ماں اپنے بچوں کے دل میں یہ بات میخ کی طرح گاڑ دے کہ بغیر خدا کے نہ ہماری دنیا ہے نہ عاقبت ......فرمایا: اگر دلوں میں یہ بات بیٹھ جائے تو پھر بہت حد تک اس فکر سے آزاد ہو جائینگی کہ باہر کے ماحول کے زیر اثر ہمارے بچے مذہب سے دور نہ ہو جائیں۔‘‘

دیکھیں ایک بہترین لائحہ عمل ہے جو ہمارے پیارے امام نے ہمیں عطا فرمایا۔

میری پیاری بہنوں جب اولاد کی تربیت کی بات ہوتی ہے تو ہم ڈکٹیٹر بن جاتے ہیں اور اولاد کو نصیحت کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ بیٹا تم 5 وقت کی نماز پڑھو، روزانہ تلاوت کرو۔ نیکیوں پر چلو دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ جبکہ والدین کا عمل اسکے بالکل برعکس ہوتا ہے ......میں اپنے ذاتی تجربے کی ایک بات آپ کے سامنے رکھتی ہوں۔ جب میں نے تربیتِ اولاد کیلئے قرآن مجید، احادیث، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے ارشادات کی چھان بین کرنے کی کوشش کی تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ اس میں اولاد کی تربیت پر زیادہ زور دینے کی بجائے والدین کی تربیت پر زیادہ توجہ دلائی گئی۔

اس کا یہ مطلب ہوا کہ نیک اولاد کے لئے پہلے ہم ماؤں کا نیک ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ وہ راز ہے جسے ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ اَعِیْنُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلَی الْبِرِّ یعنی نیکی کے کاموں میں اپنی اولاد کی مدد کیا کرو۔ (ابن ماجہ)

کس رنگ میں اولاد کی مدد کی جاسکتی ہے؟ حضرت مسیح موعودؑ کے اس پیارے انداز کو تو دیکھیں۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 309۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

دیکھیں یہ وہ تربیت کے سنہری گر ہیں جنہیں ہمیں اپنانا چاہئے۔ یہی نیک اولاد کی مستقبل کی ضمانت ہیں۔

معزز سامعات: دنیا کی وہ کونسی ماں ہے جو نیک اولاد نہیں چاہتی؟

اولاد کا نیک ہونا اور انکے دل میں دین کے لئے تڑپ ہونا ہر مومن ماں کی اولین خواہش تو ہوتی ہے لیکن اس کیلئے اُس طرح کی کوشش نہیں ہوتی۔ اگر کوشش ہوگی تو یقیناً اللہ بھی اپنا فضل فرمائیگا۔ انشاء اللہ

چنانچہ ہمیں اپنے بچوں کے دلوں میں بچپن سے ہی خدا تعالیٰ کی محبت ڈالنے کی ضرورت ہے، بچپن سے ہی انہیں نماز کا عادی بنانے کی ضرورت ہے اور قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کروانے کی ضرورت ہے۔ یہ تب ممکن ہوگا جب ہم خلیفہ وقت کے تمام ارشادات پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جب نماز کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا: ’’آپ خود نماز کی طرف زیادہ توجہ کریں بچوں کے سامنے نماز پڑھیں اور جب آپکو دیکھیں گے بچے نماز پڑھ رہی ہے میری ماں اور بڑے خوف خشیت سے اور سوز سے نماز پڑھ رہی ہے اور دعا بھی کر رہی ہے تو ایک نفسیاتی اثر بچے پہ بھی ہوگا کہ مجھے بھی اپنی ماں کی طرح کرنا چاہیے۔ آپ مزید فرماتے ہیں:......لیکن سب سے بڑا سمجھانے کا طریقہ یہی ہے کہ خود ماں باپ کا عمل نیک ہو، اگر وہ نمازیں پڑھنے والے ہونگے، توجہ دینے والے ہونگے ایک درد کے ساتھ دعا کرنے والے ہونگے تو یقیناً بچوں پہ اسکا اچھا اور نیک اثر ہوگا۔ انشاء اللہ!‘‘

(ورچول ملاقات جماعت احمدیہ کوسووو 29 اکتوبر 2023)

اسی طرح ایک اور مرتبہ قرآن مجید کے متعلق آپ نے بڑے درد کے ساتھ اسے پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے اور فرشتوں کے حلقے میں آنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم پڑھے اور اس کو سمجھے، اپنے بچوں کو پڑھائیں، انہیں تلقین کریں کہ وہ روزانہ تلاوت کریں۔ اور یاد رکھیں کہ جب تک ان چیزوں پہ عمل کرنے کے ماں باپ کے اپنے نمونے بچوں کے سامنے قائم نہیں ہوں گے اس وقت تک بچوں پہ اثر نہیں ہوگا۔‘‘

(خطبہ جمعہ مورخہ 16 ستمبر 2005ء)

سامعات! یہ ارشادات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں کہ کس طرح ہم نے اپنی اولادوں کو ایک زندہ مثال کے طور پر آئندہ کی نسلوں کیلئے چھوڑ جانا ہے۔ ہماری گودوں میں صرف اولادیں نہیں پل رہیں بلکہ ہم مائیں ہیں انکی جنہیں جماعتِ احمدیہ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانا ہے تو کیا ایسی اولادوں کی پرورش عام اور لاپرواہی سے کی جا سکتی ہے۔ نہیں بالکل نہیں۔ ہم احمدی ماؤں پر وہ عظیم ذمہ داری عائد ہے جو کسی دنیادار ماں پر نہیں۔

معزز سامعات! کوئی اس بات کو ماننے کیلئے تیار ہو نہ ہو مگر یہ حقیقت ہیکہ بعض گھروں میں بچوں کے بگڑنے میں والدین ہی ذمے دار ہوتے ہیں۔ اولاد کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر انکو تنبیہ کرکے انکی اصلاح کرنے کی بجائے انکے ہاں میں ہاں ملا کر انکی عاقبت کو خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ کاش کہ اگر اس معاملہ میں بر وقت تربیت کی جاتی تو آج کے زمانہ کے درپیش بے شمار مسائل پنپنے کی بجائے یہیں ختم ہو جاتے۔

اس ضمن میں ایک مشہور واقعہ جو حضور انور کے کئی خطبات میں ہم نے سنا ہے آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں۔

ایک شرارتی نوجوان لڑکا تھا اسکی ماں اس سے بیجا لاڈ پیار کرتی جس کی آڑ میں وہ شرارت میں مزید آگے بڑھتا، جھوٹ بولنا غلط کاموں میں ملوث ہونا اس کا پیشہ بن گیا۔ جب لوگ اسے شکایتاً اسکی ماں کے پاس لاتے تو وہ تنبیہ کرنے کی بجائے طرفداری کرتی بات اس حد تک بڑھ گئی کہ وہ قاتل ہو گیا اس جرم میں اسے پکڑ کر سزائے موت سنادی گئی۔ اس سے اس کی آخری خواہش پوچھی گئی تو اپنی ماں کی زبان کو چومنا چاہا۔ جب ماں نے اپنی زبان باہر نکالا تو اس لڑکے نے اتنی زور سے ماں کی زبان کو کاٹا کہ وہ کٹ کر الگ ہوگئی۔ جب ماں چیخنے چلانے لگی تو لوگوں نے حیرت سے اس حرکت کی وجہ پوچھی تو اس لڑکے نے جواب دیا جب بھی میں نے کوئی غلطی کی تو میری ماں نے روکنے کی بجائے میری برائیوں کو چھپایا جسکی وجہ سے میں سنگ دل مجرم بن گیا۔

معزز سامعات! اولاد کی تربیت میں کمی کی ایک بڑی وجہ آجکل یہ بھی ہے کہ بچوں کے ساتھ والدین کا رویہ سخت ہوتا ہے جبکہ ماں باپ کو چاہیے کہ بچّے کے ساتھ بیجا لاڈ پیار کرنے کی بجائے یا بے وجہ سختی کرنے کی بجائے ایک دوستانہ ماحول قائم کریں جہاں بچّے آپ سے بات کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہ کریں، گھر میں ہی ایسے کھیل انکے لئے میسر کریں جہاں انکا آپ سے ایک اٹیچمنٹ قائم ہو۔

جب آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال ہوا کہ والدین کا بچوں کے ساتھ کمیونیکیشن گیپ کو کیسے دور کیا جاسکتا ہے تا کہ وہ کھل کر ایک دوسرے سے بات اور احساسات شیئر کرسکیں؟ آپ نے فرمایا ’’......ہر ایک گھر میں، اپنے ماحول میں ہر ایک کو اپنے حساب سے تربیت کرنی پڑیگی بچوں کو قریب لانا پڑے گا، اگر ماں اور باپ دونوں اسی طرح اس اٹیچمنٹ کو جاری رکھیں تو یہ بات ممکن ہے۔ اگر گھر کا ماحول پر امن ہو اور ماں باپ کے ساتھ بچوں کو یہ احساس ہو کہ ہمارا دوستی کا رشتہ ہے علاوہ ماں باپ کے رشتے کے، تو وہ بہت ساری باتیں شیئر بھی کرتے ہیں اور گھر میں بھی وقت گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج کل کے ماحول کی خرابی ہے، برائیاں ہیں، اگر بچہ نہیں بھی کہتا تو کہانیوں کی صورت میں بنا کر بچوں سے شیئر کریں کہ یہ برائیاں پیدا ہوگئی ہیں......بچوں کو اچھائی برائی کا فرق بتائینگے نہیں تو بچے کو سمجھ کیسے آئے گی اور چھوٹے ہونے سے لیکر بڑے ہونے تک 15-16 سال کی عمر تک بچوں کی آپ نگرانی کریں گے تو پھر آگے ٹھیک نکل آتے ہیں۔‘‘

(9 جون 2023، ورچوئل ملاقات، مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا)

معزز سامعات! ہم دیکھتے ہیں کہ آج جس تیزی سے دنیا جدید سائنسی ترقیات کے منازل طے کرتی جا رہی ہے، اتنی ہی تیزی کے ساتھ ہمارے معاشرے میں بدیاں جڑ پکڑ رہی ہیں اگر ہم مائیں اپنے فرائض کو ابھی بھی نہیں سمجھیں گی تو اپنی اولاد کو اس دلدل میں ڈوبنے سے نہیں بچا پائیں گی جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ہی قرآن مجید میں تنبیہ کی ہوئی ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (التحریم: 7)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔

وہ آگ کیا ہے؟ بظاہر ہم سب جانتے ہیں۔ اسکی کئی شکلیں ہیں۔ اسکی ایک شکل بڑھتی ہوئی نئی ٹکنالوجی ہے فون ہے اور مختلف قسم کے سوشل میڈیا کے ایپس ہیں جنکے غلط استعمال سے بیہودگیاں اور برائیوں کو ہم اپنے گھروں میں جگہ دیئے ہوئے ہیں۔

سامعات! آج کل کے معاشرے میں بچے سے لیکر بڑے تک سب کو سوشل میڈیا کے بداثرات اپنے لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

’’اس زمانے میں تو اس کے مختلف قسم کے ذریعے نکل آئے ہیں۔ اس زمانے میں انٹرنیٹ ہے، اس پر بیہودہ فلمیں آجاتی ہیں، ویب سائٹس پر، ٹی وی پر بیہودہ فلمیں ہیں، بیہودہ اور لغو قسم کے رسالے ہیں، ان بیہودہ رسالوں کے بارے میں جو

هوالشافی
N D QAMAR HERBAL & UNANI CLINIC
(Treatment for all kinds of Chronic Diseases)
SINCE 1980
Near Khilafat Gate Qadian (Punjab)
contact no : +91 99156 02293
email : qamarafiq81@gmail.com
instagram : qamar_clinic

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All Hatred for None

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

پورنوگرافی pornography وغیرہ کہلاتے ہیں اب یہاں بھی آواز اُٹھنے لگ گئی ہے کہ ایسے رسالوں کو سٹالوں اور دکانوں پر کھلے عام نہ رکھا جائے کیونکہ بچوں کے اخلاق پر بھی بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ ان کو تو آج یہ خیال آیا ہے لیکن قرآنِ کریم نے چودہ سو سال پہلے یہ حکم دیا کہ یہ سب بے حیائیاں ہیں، ان کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ یہ تمہیں بے حیا بنا دیں گی۔ تمہیں خدا سے دُور کر دیں گی، دین سے دُور کر دیں گی بلکہ قانون توڑنے والا بھی بنا دیں گی۔ اسلام صرف ظاہری بے حیائیوں سے نہیں روکتا بلکہ چھپی ہوئی بے حیائیوں سے بھی روکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 2 اگست 2013)

اس لئے ہم ماؤں کو اپنی اولادوں کی چیٹنگ اور ان کے رابطوں پر نظر رکھنا ہوگا۔ کئی بار بچے ہماری نظروں کے سامنے نازیبا رابطے بنا رہے ہوتے ہیں جن کے اثر بعد میں ظاہر ہوتے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ ماؤں کو اس کی بالکل خبر نہیں ہوتی اگر ہم مائیں اپنی اولادوں کو بروقت توجہ دیکر کڑی نگرانی کریں گی تو یہ عین ممکن ہے کہ ان بلاؤں سے ہم اپنی اولادوں کو محفوظ رکھ سکیں گے۔

معزز سامعات! اس آگ سے بچنے کا واحد ذریعہ اور دنیا کے تمام مسائل کا حل، ہر بیماری کا علاج، امن وسکون کا راز اللہ کی رسی یعنی خلافت میں مضمر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جب پوچھا گیا کیا آپ کو اپنے بچپن کا کوئی واقعہ یاد ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

’’میں کچھ 8-9 برس کا ہوں گا، ایک مرتبہ جب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طبیعت ناساز تھی اور آپؓ پلنگ پر آرام فرما رہے تھے، میرے دادا شریف احمد مجھے عیادت کے لئے لے گئے، سب سے پہلے تو خلیفۂ وقت سے اتنا قریبی رشتہ ہونے کے باوجود، ملاقات کی اجازت طلب کی اور کرسی ہونے کے بعد بھی زمین پر بیٹھے، باتیں کی اور رُخ پلٹائے بِنا اُسی طرح کمرے سے باہر تشریف لے گئے۔ اس وقت سے ہی میرے دل میں خلافت کے لئے ایک الگ ہی محبت اور احترام پیدا ہوگیا۔‘‘

(This week with Huzur 26th November 2021)

معزز سامعات! ہمیں اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ کیا ہمارا نمونہ بھی ایسا ہے؟ خلافت کے ساتھ ہمارا اس طرح کا وفا کا تعلق ہے؟ جس کو دیکھ کر ہمارے بچے سیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں بھی اور ہماری اولادوں کے دل میں بھی اسی طرح خلافت کے لئے احترام اور محبت پیدا کرے اور ہمیں ایسی مائیں بنائے جو اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں پرورش کا حق ادا کرنے والی ہوں۔

اسلئے ہم تمام ماؤں کو چاہیے کہ ہمارا اور ہماری اولادوں کا بھی خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق پیدا ہو جس کیلئے ضروری ہے کہ گھروں میں حضور انور کے خطبات اور خطابات کو لائیو سننے کا اہتمام کریں ہر ممکن کوشش کریں کہ ان بتائے گئے ارشادات پر خود بھی عمل کریں اور بچوں کو بھی عمل کرنے کی تلقین کریں اور پیارے حضور کے ساتھ خطوط کے ذریعہ ذاتی تعلق پیدا کریں تاکہ براہِ راست آپ کی دعاؤں کا وارث بن سکیں۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد سے جو آپ نے جلسہ سالانہ یو کے 2024 کے لجنہ سے خطاب کے موقع پر بڑے درد کے ساتھ فرمایا اپنی تقریر کو ختم کرتی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’پس ہمیشہ یاد رکھیں جب ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے تو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا اگر تم نے حقیقت میں اس عہد کو پورا کیا ہے اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہوگا اور تمہیں بچا لیگا دنیا سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے دنیا سے متاثر ہونے کی کوشش نہ کرو بلکہ ہر عورت اور ہر بچی یہ کوشش کرے کہ اس نے دنیا کو متاثر کرنا ہے دنیا کو خدا تعالیٰ کے قدموں میں لیکے آنا ہے یہی ایک احمدی کی ذمہ داری ہے اور یہی ایک احمدی کا وہ فرض ہے جس کیلئے اس نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے پس اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے ہم نے دنیا میں انقلاب لانا ہے ہم نے دنیا کو سیدھی راہ دکھانی ہے ہم نے دنیا کو خدا کے حضور جھکنے والا بنانا ہے۔ ہم نے دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے اس کیلئے ہمیں اپنی حالتوں کو تبدیل کرنا ہوگا اپنی نسلوں کی حالتوں کو بھی تبدیل کرنا ہوگا اور جب یہ ہوگا تو پھر ایک انقلاب ہوگا جو ہم دنیا میں پیدا کرسکیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین یارب العالمین‘‘

ماں کی ممتا چاند کی ٹھنڈک، شیتل شیتل موہ
اسکی چھایا میں تو جلتی دھوپ بھی ہو کافور
مالک اس چھتناور پیڑ کی صدا رہے ہریالی
اس بگیا کی خیر ہو داتا تو ہی اسکا والی

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

❁❁❁❁

ولادت و درخواستِ دُعا

❁ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 04 مارچ 2025ء کو خاکسار کے فرزند مکرم محمد شریف کوثر صاحب مبلغ سلسلہ و نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ نومولود کا نام محمد عمّار کوثر تجویز کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو قبل از ولادت ہی تحریک وقف نو میں شامل کرنے کی منظوری مرحمت فرمادی تھی۔ نومولود مکرم چودھری محمد شریف صاحب درویش مرحوم کا پڑپوتا اور مکرم محمد انور صاحب کا نواسہ ہے۔ قارئین کرام سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے نیز غیر معمولی ذہانت اور تقویٰ نصیب فرمائے۔ آمین۔

(محمد حمید کوثر ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ شمالی ہند)

❁ خاکسار کی بڑی لڑکی امۃ الاعلیٰ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28 مارچ 2025ء بروز جمعۃ المبارک پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچّی کا نام عروبہ ابرار تجویز فرمایا ہے۔ نَومولودہ مکرم عارف قریشی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد تلنگانہ کی پوتی ہے اور مرحوم کے چھوٹے بیٹے مکرم ابرار قریشی صاحب کی بیٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ خادمہ دین بنائے اور صحت وتندرستی والی درازیٔ عمر عطا کرے اور یہ ولادت دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت کرے۔ آمین۔

(محمد عبد المجید اُستاد صدر جماعت دیودرگ ضلع رائچور کرناٹک)

❁ مکرم حیدر علی صاحب مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے ’’ماہر احمد‘‘ نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مبارک احمد صاحب کارکن نور ہسپتال کا پوتا اور مکرم مختار احمد صاحب آف کانپور کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت وسلامتی درازی عمر، نیک خادم دین اور ہر دو خاندانوں کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (راجہ جمیل احمد انسپکٹر بدر)

درخواستِ دُعا

❁ میری والدہ محترمہ بشیر النساء صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمد علی صاحب مرحوم زوجہ مکرم محمد سلیمان دہلوی صاحب درویش مرحوم کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے نیز میرے چھوٹے بھائی مکرم محمد لقمان دہلوی صاحب کی مکمّل صحت یابی کے لئے بھی دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(نصیرہ سلیم زوجہ مکرم محمد سلیم مسٹرانڈیا)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تمام بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نُور ہے۔

(قشیریہ، باب التّقویٰ، صفحہ 56)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر ✡ یہ تو ہے سب شکل اُن کی ہم تو ہیں آئینہ دار

ساٹھ سے ہیں کچھ برس میرے زیادہ اس گھڑی ✡ سال ہے اب تیسواں دعوے پہ از روئے شمار

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)

ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB
MOBILE
REPAIR SERVICES

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

طالب دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ فلک نما، حیدرآباد، صوبہ تلنگانہ)

بقیہ حضور انور کے بصیرت افروز جوابات از صفحہ نمبر 02

وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يَّتَّخِذِ الشَّيۡطٰنَ وَلِيًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَقَدۡ خَسِرَ خُسۡرَانًا مُّبِيۡنًا۔ يَعِدُهُمۡ وَيُمَنِّيۡهِمۡ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا۔ اُولٰٓئِكَ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوۡنَ عَنۡهَا مَحِيۡصًا۔(سورۃ النساء:۱۱۹ تا ۱۲۲)یعنی (اس شیطان کو) جسے اللہ نے (اپنی جناب سے) دُور کردیا ہے اور (جس نے یہ) کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ہی ایک مقررہ حصہ لوں گا۔اور انہیں لازماً گمراہ کروں گا اور یقیناً (بڑی بڑی) امیدیں بھی دلاؤں گا اور ان سے باصرار یہ خواہش کروں گا کہ وہ چوپایوں کے کان کاٹیں۔اسی طرح خواہش کروں گا کہ وہ مخلوق خدا میں تبدیلی کریں اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے،تو (سمجھو کہ) وہ (کھلے) کھلے نقصان میں پڑ گیا۔وہ (شیطان) انہیں وعدے دیتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے اور شیطان ان سے بجز ظاہر فریب باتوں کے (کسی امر کا) وعدہ نہیں کرتا۔ان لوگوں کا ٹھکانا تو جہنم ہے اور وہ اس سے بھاگنے کی جگہ کہیں نہیں پائیں گے۔

اس آخری زمانہ میں شیطان نے دجالی قوتوں کا روپ دھار کر انسانوں کو گمراہ کرنے کا طریق اختیار کیا ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جس سے ہر نبی نے اپنے متبعین کو ڈرایا اور آنحضورﷺ نے اس کے بارے میں بہت زیادہ انذار فرمایا۔(صحیح بخاری کتاب الفتن بَاب ذِکۡرِ الدَّجَّالِ) اور ان شیطانی اور دجالی طاقتوں کے مقابلے کے لیے اپنے روحانی فرزند اور غلام صادق مسیح موعود و مہدی معہودؑ کی بعثت کی خوشخبری عطا فرمائی۔(صحیح بخاری کتاب تفسیر القرآن بَاب قَوۡلُهُ وَآخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ) جس نے اپنی خداداد تائید و نصرت کے ذریعہ دلائل و براہین کے ساتھ ان دجالی قوتوں کا مقابلہ کر کے اسے انشاء اللہ ناکام و نامراد کرنا ہے۔

پس آنحضورﷺ کے عشق اور آپؐ کی کامل اتباع کے نتیجہ میں مسیح محمدیؑ کے مقام پر فائز ہونے والے اس جری اللہ فی حلل الانبیاء نے شیطانی اور دجالی طاقتوں کے مقابلے کے لیے ہمیں جو دعا اور قلمی جہاد کے ہتھیار عطا فرمائے ہیں،ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو ان ہتھیاروں سے پوری طرح لیس کر کے ان شیطانی اور دجالی قوتوں کا مقابلہ کر کے خود کو اور اپنی آئندہ نسل کو ان کے حملوں سے محفوظ کریں۔لیکن اس کے لیے بہت ضروری ہے کہ ہم آپؑ کی دی ہوئی تعلیمات کو حرز جان بنا کر ان پر عمل پیرا ہوں۔

باقی جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ Transgender یا خنثیٰ کا ذکر قرآن کریم میں نہیں آیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ تخلیق کی یہ قسم بھی دراصل الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰی یعنی نر و مادہ کی ہی ایک بیمار شکل ہے اور جس طرح قرآن کریم نے مختلف بیماریوں میں مبتلا مرد و خواتین مثلاً ہونٹ کٹے ہوئے، یا آنکھ سے محروم یا ٹانگوں سے اپاہج انسان کا الگ ذکر نہیں فرمایا،اسی طرح خنثیٰ کا بھی ذکر نہیں کیا جو کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں ہے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس بارے میں فرماتے ہیں: فرماتا ہے وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰی ہم اس خدا کو بھی شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں جس نے نر اور مادہ پیدا کیا ہے اور جن سے دنیا میں آئندہ نسل ترقی کرتی ہے یعنی جس طرح دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی حالتوں پر ہمیشہ دن کی بیداری طاری رہتی ہے اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی حالتوں پر ہمیشہ رات کی خوابیدگی غالب رہتی ہے۔اسی طرح کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن میں رجولیت کا مادہ ہوتا ہے اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن میں نسوانیت کا مادہ ہوتا ہے۔کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کو فیوض پہنچانے والے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو استفاضہ کی قوت اپنے اندر رکھتے ہیں۔جو لوگ افاضہ کی قوت اپنے اندر رکھتے ہیں وہ ذَکر ہوتے ہیں اور جو استفاضہ کی قوت اپنے (اندر) رکھتے ہیں وہ انثیٰ ہوتے ہیں اور جو لوگ نہ افاضہ کی قوت اپنے اندر رکھتے ہیں نہ استفاضہ کی قوت اپنے اندر رکھتے ہیں وہ خنثیٰ ہوتے ہیں۔ان سے دنیا میں کبھی کوئی تغیر پیدا نہیں ہوتا۔فرماتا ہے وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰی۔ ہم نر و مادہ کی پیدائش کو بھی شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں یعنی نر میں افاضہ کی قوت ہوتی ہے اور وہ دوسرے کو بچہ دیتا ہے اور مادہ میں استفاضہ کی قوت ہوتی ہے اور وہ بچہ کو اس سے لیتی اور اس کی پرورش کرتی ہے۔یہی دو قوتیں ہیں جن کے ملنے سے دنیا میں اہم نتائج پیدا ہوتے ہیں۔اگر نر اور مادہ آپس میں نہ ملیں تو نسل انسانی کا سلسلہ بالکل منقطع ہو جائے۔

بعض نے اس موقع پر اعتراض کیا ہے کہ قرآن کریم نے یہ تو کہا ہے وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰی یعنی خدا تعالیٰ نے ذَکر اور انثیٰ کو پیدا کیا ہے مگر اس نے خنثیٰ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ یہ بھی بتانا چاہیے تھا کہ اسے کس نے پیدا کیا ہے۔مجھے علمی کتابوں میں اس قسم کا اعتراض پڑھ کر حیرت آئی ہے اور پھر اور زیادہ حیرت مجھے اس بات پر آئی ہے کہ مفسرین نے اس کا جواب دینے کی بھی کوشش کی ہے اور جواب یہ دیا ہے کہ جو ہمارے نزدیک خنثیٰ ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ بہر حال یا ذَکر ہے یا انثیٰ ہے اس سے باہر نہیں۔یہ بھی ایک مجبوری کا جواب ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ خنثیٰ کوئی پیدائش نہیں بلکہ وہ پیدائش کا ایک بگاڑ ہے......اگر ماں باپ اپنے اندر کوئی خرابی پیدا کر لیتے ہیں اور ان کی صحت میں اس قسم کا بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے کہ بجائے ذَکر یا انثیٰ کے خنثیٰ پیدا ہو جاتا ہے تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ بھی ایک پیدائش ہے بلکہ صرف یہ کہا جائے گا کہ یہ پیدائش کا ایک بگاڑ ہے جو اس رنگ میں ظاہر ہو گیا۔خنثیٰ کو بھی پیدائش قرار دینا ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ خدا تعالیٰ آنکھیں دیتا ہے تو دوسرا جواب میں کہے کہ دنیا میں اندھے بھی تو ہوتے ہیں۔ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات کیسی بیہودہ ہے اگر کوئی اندھا ہوا ہے تو اپنے ماں باپ کی کسی نادانی یا غفلت یا بیماری کے نتیجہ میں ہوا ہے۔خدا تعالیٰ نے بہر حال ہر انسان کو آنکھوں والا بنایا ہے کسی کا اندھا پیدا ہونا ایک بگاڑ اور خرابی ہے نئی پیدائش نہیں ہے۔ مجھے تو حیرت آتی ہے کہ ہمارے مفسرین نے اس بحث کو اٹھایا ہی کیوں کہ خدا تعالیٰ نے ذَکر اور انثیٰ کا ہی کیوں ذکر کیا ہے خنثیٰ کا ذکر کیوں نہیں کیا۔خنثیٰ ہونا تو ایسے ہی ہے جیسے کسی کا ناک کٹا ہوا ہو یا کسی کی آنکھ ماری ہوئی ہو یا کسی کی ٹانگ کٹی ہوئی ہو۔ظاہر ہے کہ یہ سب انسانی پیدائش کے مختلف بگاڑ ہیں۔کسی کی آنکھیں نہیں ہوتیں،کسی کے ہاتھ نہیں ہوتے،کسی کی زبان نہیں ہوتی،کسی کی انگلیاں کم و بیش ہوتی ہیں۔ اگر ان میں سے ہر چیز کو پیدائش کی ایک نئی قسم قرار دے دیا جائے تو پھر تو ہزارہا اس قسم کی پیدائشیں نکل آئیں گی۔دنیا میں ہر شخص کی خدا تعالیٰ نے دو ٹانگیں پیدا کی ہیں لیکن بعض دفعہ ماں باپ کی بے احتیاطی یا کسی رحمی نقص کی وجہ سے ایسا بچہ پیدا ہو جاتا ہے جس کی تین ٹانگیں ہوتی ہیں۔اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہر ایک کو الگ الگ جسم عطا کیا ہے لیکن بعض دفعہ اس قسم کے جڑے ہوئے بچے پیدا ہو جاتے ہیں جن کو آپریشن کے ذریعہ ایک دوسرے سے الگ کرنا پڑتا ہے اور بعض دفعہ تو آپریشن کے ذریعہ بھی ان کو الگ نہیں کیا جا سکتا بظاہر دو دھڑ آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں لیکن دونوں کا جگر ایک ہوتا ہے یا دل ایک ہوتا ہے یا معدہ ایک ہوتا ہے یا تلی ایک ہوتی ہے اور وہ ساری عمر اسی طرح جڑے جڑے گزار دیتے ہیں۔پس خالی خنثیٰ کا ذکر ہی نہیں پھر تو انہیں اس قسم کے تمام بگاڑ پیش کرنے چاہیے تھے اور کہنا چاہیے تھا کہ ایک پیدائش وہ ہوتی ہے جس میں دو بچے آپس میں بالکل جڑے ہوئے ہوتے اور پھر ان کو الگ الگ کرنا پڑتا ہے۔ ایک پیدائش وہ ہوتی ہے جس میں دونوں کا ایک ہی جگر،ایک ہی قلب،ایک ہی پھیپھڑا اور ایک ہی معدہ ہوتا ہے اور انہیں جدا نہیں کیا جا سکتا۔ایک پیدائش وہ ہوتی ہے جس میں بچہ تو ہوتا ہے مگر اس کی آنکھیں نہیں ہوتیں۔ایک پیدائش وہ ہوتی ہے جس میں دو کی بجائے تین ٹانگیں بن جاتی ہیں،حالانکہ یہ ساری چیزیں وہ ہیں جو پیدائش کی بگڑی ہوئی صورتیں ہیں ان کو پیش کر کے قرآن مجید پر یہ اعتراض کرنا کہ اس نے صرف ذَکر اور انثیٰ کا نام لیا ہے خنثیٰ کا نام نہیں لیا معترضین کی نادانی اور حماقت کا ثبوت ہے۔اور مفسرین کو چاہیے تھا کہ بجائے اس کے کہ اس کا جواب دینے کی کوشش کرتے،کہتے کہ یہ اعتراض کسی احمق کی زبان سے نکلا ہے۔دنیا میں دو ہی پیدائشیں ہوتی ہیں، ایک پیدائش وہ ہوتی ہے جس میں ذَکرانیت ہوتی ہے اور ایک پیدائش وہ ہوتی ہے جس میں نسوانیت ہوتی ہے یہ دونوں وجود آپس میں ملتے ہیں تب ایک تیسرا وجود پیدا ہوتا ہے اس کے بغیر نہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 13 صفحہ 79 تا 81،مطبوعہ یوکے 2023ء)

پس Transgender کا لفظ پیدائشی جنسی بیماری میں مبتلا افراد کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور ایسے شخص کے لیے بھی بولا جاتا ہے جو اپنی پیدائشی جنس کے برعکس جنس والے جذبات یا کسی اور قسم کی جنس کے جذبات اپنے ذہن میں محسوس کرتا ہو۔ یہ دوسری قسم کی بیماری اگر معاشرتی بے راہ رویوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی سوچ اور دماغی خرابی کے نتیجہ میں انسان کے ذہن میں آتی ہے تو یہ بھی غلط ہے اور پھر ایسی سوچ والا شخص جب عملاً اپنی جنس تبدیل کرنا چاہتا ہے تو یہ سب امور اسی انذار کے تحت آئیں گے،جس کا اوپر قرآن کریم کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔لہٰذا اس قسم کی سوچ اور اس کے نتیجہ میں ایسا عمل مخلوق خدا میں تبدیلی کے مترادف ہے جس کی اسلام نے ہرگز اجازت نہیں دی۔

Transgender چونکہ ایک قسم کی پیدائشی جنسی بیماری یا ذہنی جنسی بیماری ہے،لہٰذا جس طرح ہم دوسری بیماریوں کا علاج کرواتے ہیں،اسی طرح اس بیماری کا بھی علاج ہونا چاہیے۔نیز اس بیماری میں مبتلا لوگوں کو ہم اس طرح بُرا نہیں سمجھتے کہ انہیں اپنے سے دُور کرنے کے لیے دھتکار دیں،اور ان سے نفرت کریں۔بلکہ ایک انسان ہونے کی حیثیت سے ہر معاشرہ اور حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کی جائز ضروریات کو پورا کرے،اگر ان کا علاج ہو سکتا ہو تو انہیں علاج کی سہولت بہم پہنچائے۔اس بیماری کی وجہ سے انہیں ہر اس بُرائی میں مبتلا ہونے سے بچانے کی کوشش کرے،جس میں اس بیماری کے شکار افراد کا شیطان کے بہکاوے میں آ کر مبتلا ہونے کا امکان ہو۔اور ان کی اصلاح کے لیے مناسب اقدامات کرے۔

سوال: یوکے سے ایک دوست نے ایم ٹی اے کے پروگرام راہ ہدیٰ میں امتی نبی کے متعلق دیے جانے والے ایک سوال کے جواب کے بارے میں لکھا کہ یہ جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ تفسیر کے خلاف ہے۔اس بارے میں راہنمائی کی درخواست ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 6 مئی 2023ء میں اس بارے میں درج ذیل ہدایت فرمائی۔حضور نے فرمایا:

جواب: آپ کی بات درست ہے کہ راہ ہدیٰ کے پروگرام میں اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے وہ کنفیوژن پیدا کرتا ہے۔اس لیے متعلقہ شعبہ کو آئندہ پروگرام میں اس سوال کی درج ذیل درست وضاحت کرنے کی ہدایت کی جا رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امتی نبی کا مقام صرف اور صرف آنحضور ﷺ کی کامل پیروی اور آپؐ کے افاضہ کمال کے نتیجہ میں پایا ہے۔ اور ایسا افاضہ کمال آنحضور ﷺ سے پہلے کبھی کسی نبی کے حصہ میں نہیں آیا اور امتی نبی کا یہ مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لیے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپؐ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا اس لیے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی اور میری نبوت آنحضرت ﷺ کی ظلّ ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اِسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میرا نام اُمتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت ﷺ کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 154 حاشیہ)

اسی طرح اپنے ایک الہام ’’خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا‘‘ کی تشریح کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ وحی الٰہی کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آ گیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمتی ہے اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لیے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اِسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیّین ٹھیرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ علماء اُمّتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر اُن کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرّہ کچھ دخل نہ تھا اسی وجہ سے میری طرح اُن کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست اُن کو منصب نبوت ملا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 99 تا 100 حاشیہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی بڑی وضاحت کے ساتھ اس بات کو بیان فرمایا ہے کہ جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی ہیں پہلی امتوں میں یہ مقام کبھی کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیمؑ کا ذکر لوطؑ کے ذکر کے ابتداء میں اس لیے کیا ہے کہ حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لانے والوں میں سے تھے اور ان کے تابع نبی تھے۔ جس طرح حضرت اسحاقؑ اور اسماعیلؑ ان کے تابع تھے۔ یا ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے تابع تھے۔ گو امتی نہ تھے۔ کیونکہ اس وقت نبوت براہ راست ملا کرتی تھی نہ کہ نبی متبوع کے فیض سے۔ اس قسم کی نبوت صرف رسول کریم ﷺ کی امت میں جاری ہے کہ تابع نبی ایک لحاظ سے نبی ہوتا ہے اور دوسرے لحاظ سے امتی۔

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 308، مطبوعہ یوکے 2023ء)

اسی طرح ایک جگہ قتل انبیاء کے مضمون کے ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ امتی نبی کے آنے کو ایک دلیل کے رنگ میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ہم کہیں کہ رسول کریم ﷺ سے پہلے کبھی کوئی امتی نبی نہیں ہوا تو کوئی شخص ہمارے ان الفاظ کو لے اڑے اور کہنا شروع کر دے کہ صاف اقرار کر لیا گیا ہے کہ کبھی کوئی امتی نبی نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص اسے کہے گا کہ یہاں تو یہ ذکر ہے کہ رسول کریم ﷺ سے پہلے کبھی کوئی امتی نبی نہیں ہوا۔ یہ تم نے کہاں سے نکال لیا کہ بعد میں بھی کوئی امتی نبی نہیں ہوگا۔ اسی طرح یہاں یہ لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ تک کسی نبی کا قتل بنی اسرائیل سے ثابت نہیں۔

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان نمبر 203،
جلد 26، مورخہ 3 ستمبر 1938ء صفحہ 12)
(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 14 دسمبر 2024ء)

❁❁❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے ✡ وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا ✡ پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

احمدی طلباء متوجّہ ہوں

احمدیہ ووکیشنل ٹریننگ سینٹر (دارالصناعت) میں داخلہ شروع ہے

(سیشن 26-2025)

دارالصناعت قادیان کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و خصوصی راہ نمائی سے 2010ء میں ہوا۔ ادارہ کا خاص مقصد احمدی طلباء کو ہنرمند بنانا اور ٹیکنیکل کورس سکھا کر روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ دارالصناعت قادیان سرکاری ادارہ NSIC دہلی اور ISO رجسٹرڈ ہے جس میں ایک سال کے مندرجہ ذیل کورس کروائے جاتے ہیں:

(1) Computer applications (2) Plumbing (3) Electrician (4) Welding (5) Motor Vehicle (6) Diesel Mechanic (7) A/C & Refrigerator

بیرون قادیان سے آنے والے احمدی طلباء کے لیے Hostel و Mess کا انتظام موجود ہے۔ رہائش اور Food کی کوئی فیس نہیں ہے۔ صرف کورس کی بورڈ فیس آسان اقساط میں لی جاتی ہے۔ ایسے احمدی نوجوان جو اپنے اسکول کی تعلیم مکمّل نہیں کر سکے یا 8th اور 10th کے بعد ٹیکنیکل کورس کرنے کے خواہشمند ہوں داخلہ کے لئے جلد رابطہ کریں۔ احمدی بچّوں کی دینی تعلیم کا بھی انتظام موجود ہے۔ اس کے علاوہ روزانہ Personality Development و English Speaking کی کلاس بھی لی جاتی ہے۔ نئے سیشن 26-2025ء کے لئے داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ جس کی کلاسز 16 جولائی 2025ء سے شروع ہوں گی۔

مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل نمبرز و email.id پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

darulsanaat.qadian@gmail.com
*9872725895 ,*8604024043

(پرنسپل دارالصناعت قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اِک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا ✡ قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار

کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا مُعتقد ✡ لیکن اب دیکھو کہ چرچا کِس قدر ہے ہر کنار

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالبِ دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

SK.KHALID AHMED | Mob.9861288807

M/S. H.M. GLASS HOUSE

Deals in : Glass, Fibres, Glas Channel & all type of feetings
CHHAPULIA BY-PASS, BHADRAK ODISHA- 756100

طالبِ دعا: شیخ خالد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

Our Moto Your Satisfaction

MUBARAK TAILORS

کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیض اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں

Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian

Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

مومن کی دعا خدائی تقدیر کو بھی بدل سکتی ہے

پھر فرماتے ہیں:

لَا یَرُدُّ الۡقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ

یعنی ’’لوگو! سن لو کہ دعا کو وہ طاقت حاصل ہے کہ وہ خدائی قضاء قدر کو بھی بدل دیتی ہے۔ یعنی اگر عام قانون وقدر کے ماتحت کسی فرد یا قوم پر کوئی مصیبت آنے والی ہوتی ہے تو دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص حکم سے اس مصیبت کو ٹال سکتا ہے۔‘‘ اس جگہ وہ لوگ غور کریں جو دعا کو محض عبادت خیال کرتے ہیں۔

دعا کی قبولیت کی تین امکانی صورتیں

پھر فرماتے ہیں:

مَامِنۡ مُسۡلِمٍ یَدۡعُوۡ بِدَعۡوَۃٍ لَیۡسَ فِیۡهَا اِثۡمٌ وَلَا قَطِیۡعَۃُ رِحۡمٍ اِلَّا اَعۡطَاهُ اللّٰہُ بِهَا اِحۡدٰی ثَلَاثٍ اِمَّا یُعَجِّلُ لَہٗ دَعۡوَتَہٗ وَاِمَّا اَنۡ یَدَّخِرَهَا لَہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ وَاِمَّا اَنۡ یَصۡرِفَ عَنۡہُ مِنَ السُّوۡءِ مِثۡلَهَا

یعنی ’’جب ایک مسلمان خدا سے کوئی دعا کرتا ہے تو بشرطیکہ وہ دعا کسی گناہ یا قطع رحمی پر مشتمل نہ ہو خدا اسے تین صورتوں میں سے کسی نہ کسی ایک صورت میں ضرور قبول فرمالیتا ہے یعنی (۱) یا تو وہ اسے اسی صورت میں اسی دنیا میں قبول کرلیتا ہے اور (۲) یا اسے آخرت کے لئے دعا کرنے والے کے واسطے ذخیرہ کرلیتا ہے اور (۳) یا (اگر اس کا قبول کرنا کسی سنت الٰہی یا مصلحت الٰہی کے خلاف ہو تو) اس کی وجہ سے دعا کرنے والے سے کسی ملتی جلتی تکلیف یا بدی کو دور فرمادیتا ہے۔‘‘ قبولیت دعا کی ان تین امکانی صورتوں کے ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ دعا قبول نہیں ہوتی؟

دعا میں جلد بازی مہلک ہے

پھر فرماتے ہیں:

اِنَّہٗ یُسۡتَجَابُ لِاَحَدِکُمۡ مَالَمۡ یُعَجِّلۡ فَیَقُوۡلُ قَدۡ دَعَوۡتُ رَبِّیۡ فَلَمۡ یَسۡتَجِبۡ لِیۡ وَفِیۡ رِوَایَۃٍ مَالَمۡ یَسۡتَعۡجِلۡ قِیۡلَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ مَا الۡاِسۡتِعۡجَالُ قَالَ یَقُوۡلُ قَدۡ دَعَوۡتُ وَقَدۡ دَعَوۡتُ فَلَمۡ یُسۡتَجَابُ لِیۡ فَیَسۡتَحۡسِرُ عِنۡدَ ذٰلِکَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ

یعنی ’’دعا میں لمبے صبر واستقلال کی ضرورت ہوتی ہے اور جو انسان جلد بازی سے کام نہیں لیتا وہ بالآخر اپنی دعا کا پھل ضرور حاصل کرلیتا ہے۔ ہاں اگر وہ خود تھک کر یہ کہنے لگ جائے کہ میں نے تو بہت دعائیں کر کے دیکھ لیا ہے خدا نے میری کوئی نہیں سنی اور پھر وہ اس خیال کے ماتحت دعا چھوڑ بیٹھے تو ایسے شخص کی دعا واقعی قبول نہیں ہوتی۔‘‘

غافل دل کی دعا قبول نہیں ہوتی

پھر فرماتے ہیں:

اُدۡعُوا اللّٰہَ وَاَنۡتُمۡ مُوۡقِنُوۡنَ بِالۡاِجَابَۃِ وَاعۡلَمُوۡا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَسۡتَجِیۡبُ دُعَاءً مِّنۡ قَلۡبٍ غَافِلٍ لَاہٍ

یعنی ’’جب تم دعا کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ خدا تمہاری دعا کو ضرور سنے گا۔ اور یاد رکھو کہ خدا ایسے دل سے نکلی ہوئی دعا ہرگز نہیں سنتا جو غافل اور بے پرواہ ہے۔‘‘

دعا میں معین درخواست ہونی چاہئے

پھر فرماتے ہیں:

اِذَا دَعَا اَحَدُکُمۡ فَلۡیَعۡزِمِ الۡمَسۡئَلَۃَ وَلَا یَقُوۡلَنَّ اللّٰهُمَّ اِنۡ شِئۡتَ فَاعۡطِنِیۡ فَاِنَّہٗ لَا مُسۡتَکۡرِہَ لَہٗ

یعنی ’’جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرنے لگے تو اسے چاہئے کہ اپنے سوال پر پختگی سے قائم ہو اور ایسے الفاظ استعمال نہ کرے کہ خدایا اگر تو پسند کرے تو میری اس دعا کو قبول کرلے کیونکہ خدا تو بہرحال اسی صورت میں قبول کرے گا کہ وہ اسے پسند کرے گا کیونکہ خدا سب کا حاکم ہے اور اس پر کسی کا دباؤ نہیں۔ پس خواہ نخواہ مشروط یا ڈھیلے ڈھالے الفاظ کہہ کر اپنی دعا کے زور اور اپنے دل کی توجہ کو کمزور نہیں کرنا چاہئے۔‘‘

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ آخری ارشاد علم النفس کے ایک بھاری اور پختہ اصول پر مبنی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ دعا کے لئے توجہ اور انہماک اور استغراق کی کیفیت ضروری ہے اور یہ کیفیت اسی صورت میں پیدا ہوسکتی ہے کہ جب دعا کرنے والا عزم اور یقین کے ساتھ ایک بات پر قائم ہو کر کسی چیز کا سوال کرے، لیکن اگر وہ اس قسم کے الفاظ کہے کہ خدایا تو اگر چاہے تو میری یہ بات مان لے تو اس صورت میں اس کے اندر کبھی بھی وہ توجہ اور وہ استغراق کا رنگ پیدا نہیں ہوسکتا جو دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہرحال خدا انسان کے ماتحت تو ہے نہیں کہ ہر چیز جو انسان مانگے تو وہ ضرور اسے دے دے اور انکار کی طاقت نہ رکھتا ہو بلکہ وہ ایک حکمران خدا ہے اور اپنے مصالح کے ماتحت قبول کرنے اور رد کرنے ہردو کی طاقت رکھتا ہے تو پھر انسان کیوں اپنے دل میں ایک شک کی حالت پیدا کر کے اس عزم اور توجہ اور استغراق کے مقام سے متزلزل ہو جو سوال میں کشش اور قوت جذب پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔

خدا پر ہمیشہ نیک گمان رکھو

اس اصول کی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دوسری جگہ ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ:

اَنَا عِنۡدَ ظَنِّ عَبۡدِیۡ بِیۡ

یعنی ’’خدا فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جس طرح کا گمان رکھتا ہے میں اسی کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں۔‘‘

یہ نکتہ بھی بے شمار کامیابیوں کی کلید ہے مگر افسوس ہے کہ اکثر لوگ اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ بہرحال دعا کے لئے عزم اور یقین کی کیفیت ضروری ہے اور عام حالات میں شک کے الفاظ میں دعا کرنا جائز نہیں مگر یہ عدم جواز اسی صورت میں ہے کہ دعا کرنے والا عدم یقین یا عدم توجہ کی وجہ سے ایسا طریق اختیار کرے لیکن اگر وہ خاص حالات میں توجہ اور یقین کے مقام پر قائم رہتے ہوئے پھر کسی معاملہ میں اپنے فیصلہ کو خدا پر چھوڑ دے اور اس کی وجہ سے اس کی حالت میں بے اعتمادی یا بے توجہی یا عدم یقین کا رنگ پیدا نہ ہو بلکہ توکل علی اللہ اور تفویض الی اللہ کا رنگ ہو تو ایسی صورت میں اس طریق پر دعا کرنا بھی ناجائز نہیں ہوگا۔

دعا کے متعلق اسلامی تعلیم کا خلاصہ

مذکورہ بالا آیات واحادیث سے مسئلہ دعا کے متعلق مندرجہ ذیل اصولی باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(1) ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ہر حال میں خدا سے دعا کرتا رہے خواہ اسے خوف کی حالت درپیش ہو یا طمع کی خواہ وہ تنگی کی حالت میں ہو یا آرام میں۔ خواہ وہ کسی مصیبت سے بچنا چاہتا ہو یا کسی بھلائی کے حاصل کرنے کا آرزومند ہو۔

(2) دعا ہر حالت میں ہونی چاہئے تضرع کی حالت میں بھی اور خفیہ حالت میں بھی۔ یعنی اس وقت بھی کہ جب انسان پر افکار کا ایسا ہجوم ہو کہ وہ اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکتا ہو اور وہ پھوٹ پھوٹ کر باہر آتے ہوں اور اس وقت بھی کہ جب وہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھ کر صبر اور خاموشی کے ساتھ اپنی التجا کو پیش کرسکتا ہو۔

(3) دعا کی قبولیت کے لئے سچا ایمان اور نیکی اور طہارت اور اطاعت اور عبودیت ضروری ہیں۔ جو لوگ خدا کی آواز پر کان دھرتے ہیں خدا بھی ان کی آواز کو زیادہ توجہ اور زیادہ محبت کے ساتھ سنتا ہے۔

(4) ناشکر لوگوں کی دعائیں جو خدا کے انعاموں پر شکرگزاری کا طریق اختیار نہیں کرتے اور نیز ان لوگوں کی دعائیں جو خدائی نظام کے باغی ہیں درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتیں بلکہ صدائے صحرا کی طرح فضا میں گونج کر ختم ہوجاتی ہیں۔

(5) دعا میں یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ خدائی قضا وقدر کو بھی بدل سکتی ہے یعنی اگر خدا کے عام قانون قدرت کے ماتحت کوئی بات ہونے والی ہو اور پھر اس کا کوئی پاک بندہ اس سے اس بات کے ٹل جانے کی دعا کرے تو خدا تعالیٰ اپنی اس عام تقدیر کو بدل کر اپنے بندے کی دعا کے مطابق خاص تقدیر جاری کردیتا ہے۔

(6) مگر خدا کا یہ ازلی فیصلہ ہے کہ وہ اپنی کسی سنت یا وعدہ کے خلاف کوئی بات نہیں کرتا۔ پس ایسی دعائیں جو اس کی کسی سنت یا وعدہ کے خلاف ہوں قبول نہیں ہوتیں۔ اسی طرح ایسی دعائیں جو گناہ یا قطع رحمی کا دروازہ کھولتی ہوں قبول نہیں ہوتیں۔

(7) دعا کے لئے جلد بازی سمِّ قاتل ہے بلکہ صبر اور استقلال کے ساتھ دعا میں لگے رہنا چاہئے جو لوگ کچھ وقت دعا کر کے پھر تھک جاتے اور اس قسم کے الفاظ بولنے لگ جاتے ہیں کہ ہم نے بہت دعائیں کر کے دیکھ لیا خدا ہماری نہیں سنتا ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

(8) دعا میں شک یا عدم یقین یا مایوسی کے الفاظ ہرگز استعمال نہیں کرنے چاہئیں بلکہ یقین اور عزم کے ساتھ یہ امید رکھتے ہوئے کہ خدا ہماری سنے گا دعا کرنی چاہئے۔

(9) خدا دعا قبول کرنے یا ردّ کرنے میں آزاد ہے۔ اس پر کسی کا دباؤ یا جبر نہیں۔ جب وہ کسی دعا کو قبولیت کے قابل خیال کرتا ہے تو اسے قبول کرتا ہے اور جب قبولیت کے قابل نہیں سمجھتا تو اسے ردّ کردیتا ہے۔ مگر بظاہر ردّ کرنے کی صورت میں بھی اگر دعا کرنے والا مستحق ہے تو خدا کسی اور رنگ میں اس کی تلافی فرمادیتا ہے خواہ اسی دنیا میں خواہ آخرت میں۔

(10) دعا تمام عبادتوں کی جان اور روح رواں ہے اور جو عبادت دعا سے خالی ہے وہ اس ردّی اور کھوکھلی ہڈی کی طرح ہے جو گودے سے خالی ہو۔

اس نوٹ کو ختم کرنے سے پہلے یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ اسلام نے نہ صرف دعا کے مسئلہ کو تشریح اور تفصیل کے ساتھ بیان کر کے اس پر خاص زور دیا ہے بلکہ مسلمانوں کو دعا کا عملی سبق دینے اور دعا کا عادی بنانے کے لئے انسان کی ہر حرکت وسکون کے ساتھ کوئی نہ کوئی دعا مقرر کردی ہے تاکہ اس کی کوئی گھڑی خدا کی یاد سے خالی نہ رہے مثلاً کسی کے پیدا ہونے، کسی کے وفات پانے، مسجد میں داخل ہونے، مسجد سے نکلنے، سفر میں جانے، سفر سے واپس آنے، سواری پر چڑھنے، سواری سے اترنے، کھانا شروع کرنے، کھانا ختم کرنے، بستر پر جانے، بستر سے اٹھنے، پہاڑی پر چڑھنے، وادی میں اترنے، دوستوں سے ملنے، دوستوں سے جدا ہونے، شادی کرنے، بیوی سے ملنے، نیا چاند دیکھنے، بارش کے برسنے، بارش کے رکنے، آندھی کے چلنے، گھر سے نکلنے، گھر میں داخل ہونے، موسم کا پہلا پھل کھانے، بیمار کی تیمارداری کرنے، کسی مسلمان کی نعش کے پاس جانے، کسی مسلمان کو دفن کرنے، غرض زندگی کے ہر حرکت وسکون کو کسی نہ کسی دعا کے ساتھ وابستہ کردیا ہے اور یہ دعا محض رسمی دعا نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی زندہ چیز ہے جو ایک سچا مسلمان کامل یقین اور حضور قلب کے ساتھ اختیار کرتا ہے۔ کاش دنیا اس عظیم الشان خزانہ کی قدر کرے۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 734 تا 738، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں ۞ مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ ۞ وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

طالب دعا: محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

تذکارِ مہدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

مقدمات میں پیش ہونا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد مرحوم بہت مدبّر اور لائق آدمی تھے مگر دنیادارانہ رنگ رکھتے تھے۔ جب آپؑ جوان تھے تو آپؑ کے والد صاحب مرحوم کو ہمیشہ آپؑ کے متعلق یہ فکر رہتی تھی کہ یہ لڑکا سارا دن مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اور کتابیں پڑھتا رہتا ہے یہ بڑا ہو کر کیا کرے گا اور کس طرح اپنی روزی کما سکے گا؟ آپؑ کے والد صاحب مرحوم آپؑ کو کئی کاموں کی انجام دہی کے لئے بھیجتے مگر آپؑ چھوڑ کر چلے آتے یہاں تک کہ زمین کے مقدمات کے بارہ میں ان کو آپؑ کے خلاف شکایت رہتی تھی کہ وقت پر نہیں پہنچتے۔ ایک دفعہ آپؑ کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے گئے تو عین پیشی کے وقت آپؑ نے نماز شروع کر دی۔ جب آپؑ نماز ختم کر چکے تو کسی نے آکر کہا آپؑ کا مقدمہ تو آپؑ کی غیر حاضری کی وجہ سے خارج ہو گیا ہے آپؑ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس سے بھی جان چھوٹی۔ جب آپؑ گھر پہنچے تو والد صاحب مرحوم نے ڈانٹا اور کہا تم اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ مقدمہ کی پیشی کے وقت عدالت میں حاضر رہو۔ آپؑ نے فرمایا نماز مقدمہ سے زیادہ ضروری تھی (گو مقدمہ کے متعلق میں نے سنا ہے کہ بعد میں معلوم ہوا کہ مقدمہ آپؑ کے حق میں ہی ہو گیا تھا)

کاہنووان کے دو بھائی جو سکھ تھے ان کو آپؑ کے ساتھ عشق تھا وہ ہمیشہ آپؑ کے پاس آیا کرتے تھے اور باوجود سکھ ہونے کے وہ آپؑ کے بہت زیادہ معتقد تھے۔ آپؑ کی وفات کے بعد ایک دفعہ مَیں نماز پڑھا کر اندر جانے لگا تو انہی دونوں بھائیوں میں سے ایک نے مجھے روک لیا اور کہا خدا کے لئے آپ اپنی جماعت کے لوگوں کو روکیں کہ وہ ہم پر ظلم نہ کریں۔ میں حیران ہوا کہ ہماری جماعت کے لوگوں نے آپ پر کیا ظلم کیا ہے؟ میں نے اُسے تسلی دی اور کہا کہ اگر کسی نے کوئی ایسی حرکت کی ہے تو میں اُسے سزا دوں گا تم بتاؤ کہ کس نے تمہارے ساتھ ظلم کیا ہے؟ اُس نے بتایا کہ میں بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر گیا تھا اور میں نے وہاں سجدہ کرنا چاہا لیکن آپ کے آدمیوں نے روک دیا۔ میں نے کہا یہ چیز تو ہمارے مذہب میں ناجائز ہے اسی لئے انہوں نے آپ کو روکا ہے۔ وہ کہنے لگا آپ کے مذہب میں بیشک ناجائز ہے مگر ہمارے مذہب میں تو ناجائز نہیں۔ اس سے ان کی محبت کا پتہ لگتا ہے۔ ان بھائیوں نے خود مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک واقعہ سنایا اور کہا کہ حضرت مرزا صاحب کے ساتھ ہماری دوستی تھی اور ہم اکثر ان کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے دادا نے جب ہم اپنے باپ کے ساتھ آئے ہمیں کہا کہ میں نے تو غلام احمد (مسیح موعود) کو بہت سمجھایا ہے مگر اس کی اصلاح نہیں ہوتی یہ سارا سارا دن مسجد میں بیٹھا رہتا ہے بڑا ہو کر کیا کرے گا؟ کیا یہ اپنے بھائی کے ٹکڑوں پر جئے گا؟ میرا خیال ہے کہ تم اس کے ہمجولی ہو اور ہم عمر ہو تم جا کر اس کو سمجھاؤ شاید تمہارے کہنے سے سمجھ جائے۔ چنانچہ ہم آپؑ کے پاس گئے اور ان کو سمجھانا شروع کیا۔ جب ہم بات ختم کر چکے تو آپؑ نے کہا والد صاحب تو یونہی گھبراتے ہیں میں نے جس کی نوکری کرنی تھی کر لی ہے۔ وہ سکھ سنایا کرتے تھے کہ ہم نے جب آپؑ کا یہ جواب آپؑ کے والد صاحب کو جا کر سنایا تو ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور انہوں نے کہا غلام احمد کبھی جھوٹ نہیں بولتا اگر وہ کہتا ہے کہ میں نے جس کی نوکری کرنی تھی کر لی ہے تو وہ ضرور سچ کہتا ہوگا۔

پس مؤمن صرف اللہ کی نوکری کرتا ہے عام طور پر لوگ سَترہ اٹھارہ روپیہ پر فوجوں میں بھرتی ہوتے ہیں اور اِسی حقیر رقم کے لئے اپنی جانیں لڑا دیتے ہیں تو کیا ایک مومن اسلام کی خاطر اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا کیونکہ مومن جانتا ہے کہ وہ خدا کا مینار ہے جس کی روشنی میں دنیا کی تمام تاریکیاں اور ظلمتیں دُور ہو جاتی ہیں۔

(انصاف پر قائم ہو جاؤ،
انوار العلوم جلد 18 صفحہ 603، 604)

والد صاحب کے مقدمات کی پیروی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد کے دوستوں میں سے کئی ایسے تھے جو سالہا سال کی ملاقات کے بعد یہ معلوم نہ کر سکتے تھے کہ مرزا غلام قادر صاحب کے سوا ان کا کوئی اور بیٹا بھی ہے کیونکہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ گوشۂ تنہائی میں رہتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے عادی تھے۔ اس وقت ہمارے ایک دوست سٹیج پر میرے پاس ہی بیٹھے ہیں۔ وہ سنایا کرتے ہیں۔ ابتدائے ایام میں یعنی اپنی ابتدائی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے والد صاحب مقدمات کی پیروی کے لئے بھیج دیا کرتے تھے۔ ایک اہم مقدمہ چل رہا تھا جس کی کامیابی پر خاندانی عزت اور خاندان کے وقار کا انحصار تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپؑ کے والد صاحب نے لاہور بھیج دیا کہ وہاں جا کر پیروی کریں چنانچہ آپؑ لمبا عرصہ جو مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے قریب تھا لاہور رہے۔ قادیان کے سید محمد علی شاہ صاحب لاہور میں رہتے تھے ان کے پاس آپؑ ٹھہرے اور انہوں نے اپنے ایک دوست کی گاڑی کا انتظام کر دیا کہ جب چیف کورٹ کا وقت ہو آپؑ کو وہاں پہنچا آیا کرے اور جب وقت ختم ہو جائے آپؑ کو لے آئے۔ یہ بیان کرنے والے دوست کے والد صاحب کی گاڑی تھی۔ کئی دنوں کے انتظار کے بعد جب فیصلہ سنایا گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گاڑی کے پہنچنے سے پہلے ہی سید محمد علی شاہ صاحب کے گھر آگئے۔ سید صاحب نے پوچھا۔ آج آپ گاڑی کے پہنچنے سے پہلے ہی آگئے؟ آپؑ بڑے خوش خوش تھے۔ فرمانے لگے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا ہے اس لئے میں پہلے ہی آگیا۔ سید صاحبؓ نے آپؑ کی خوشی کو دیکھ کر سمجھا مقدمہ میں کامیابی ہوئی ہوگی مگر جب پوچھا کہ کیا مقدمہ جیت گئے؟ تو آپؑ نے فرمایا۔ مقدمہ تو ہار گئے مگر اچھا ہوا جھگڑا تو مٹا، اب ہم اطمینان سے خدا تعالیٰ کو یاد کر سکیں گے۔ یہ سن کر سید صاحب بہت ناراض ہوئے۔ اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ نہیں کیا تھا اور جب آپؑ نے دعویٰ کیا تو بھی کچھ عرصہ تک سید صاحبؓ مخالف رہے۔ انہوں نے ناراض ہو کر کہا۔ اس مقدمہ کے ہار جانے سے تو آپ کے خاندان پر تباہی آجائے گی اور آپ خوش ہو رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ نے کہا تھا وہ پورا ہو گیا۔ تو دعویٰ سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ حالت تھی۔ آپؑ دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہتے تھے۔ آپؑ فرماتے اسی خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک اس نے مجھے مجبور نہیں کر دیا کہ دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا ہوں اس وقت تک میں نے دنیا کی طرف توجہ نہ کی۔ گویا روحانی طور پر آپؑ غار حرا میں رہتے تھے جس میں رہتے ہوئے آپؑ کو دنیا کی کوئی خبر نہ تھی اور دنیا کو آپؑ کی کوئی خبر نہ تھی۔

(الفضل یکم جنوری 1935ء جلد 22 نمبر 79 صفحہ 3)

باقاعدہ نماز پڑھنے کی عادت

سید منظور علی شاہ صاحب کے والد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ اوائل کے واقف تھے۔ ان کے تعلقات ملک غلام محمد صاحب کے والد صاحب کے ساتھ بہت گہرے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت ملک صاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔ شاہ صاحبؓ ایام جوانی میں لاہور نوکر تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب لاہور جاتے تو ان کے پاس ٹھہرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقدمہ ہارنے کا جو واقعہ لکھا ہے اس میں انہی کا ذکر ہے۔ آپؑ مقدمہ کا فیصلہ سننے کے لئے لاہور گئے ہوئے تھے اور روزانہ چیف کورٹ میں جاتے تھے۔ ایک دن خوش خوش واپس آئے تو شاہ صاحب نے کہا کیا مقدمہ جیت آئے؟ آپؑ نے فرمایا۔ مقدمہ تو نہیں جیتا مگر اچھا ہوا حکم سنا دیا گیا کیونکہ وہاں جانے کی وجہ سے نمازیں پڑھنے میں تکلیف ہوتی تھی۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی دعویٰ نہ کیا تھا۔ شاہ صاحبؓ نے غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ آپؑ کے باپ کا اتنا بڑا نقصان ہو گیا ہے اور آپؑ خوش ہو رہے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ نہایت ابتدائی زمانہ سے شاہ صاحب کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلقات تھے اور بہت محبت رکھتے تھے۔ آج ان کی پوتی کی شادی ہے۔''

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 455)

(تحقیق حق کا صحیح طریق، انوار العلوم جلد 13 صفحہ 407 تا 408)

(تذکار مہدی صفحہ 45 تا 50، ایڈیشن 2020، یوکے)

۞۞۞۞

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی مرد اور عورت کا کام ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے تا کہ نیکیوں میں توفیق ملے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو

(مستورات سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2019)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دارالرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کی حقیقت تبھی ظاہر ہوگی جب دین کو سمجھنے کی کوشش کریں گے

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 2023ء)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

کسی بھی چیز کی addiction نہیں ہونی چاہئے، ہر چیز کی addiction سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے
ہاں! addiction اگر کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کی addiction ہونی چاہئے، دین کی خدمت کی addiction ہونی چاہئے
پانچ نمازیں توجہ سے پڑھو، یہ تمہاری addiction ہونی چاہئے کہ میں نے توجہ سے نماز پڑھنی ہے

فلسطین کی زمین تو واپس ملے گی! لیکن یہ جو ظلم کر رہے ہیں، یہ تو ظاہر ہے کہ ان سے ایک وقت میں یہ زمین چھن جائے گی،
کب چھنے گی، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور پھر جو نیک لوگ ہوں گے ان کو ملے گی اور نیک لوگ وہی ہوں گے جو اللہ کا حق ادا کرنے والے ہوں گے
اور اس زمانے میں مَیں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے زیادہ اکثریت ان کی ہوگی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے
لجنہ کو بھی اور جماعتی طور پر بھی ارض مقدس یعنی فلسطین کے متعلق بنی اسرائیل کی دو آیات اور سورۂ انبیاء کی ایک آیت کی تفسیر نکال کے لوگوں میں تقسیم کریں
آجکل کے حالات کے مطابق یہ بڑی contemporary ہے

حیادار کپڑے ہونے چاہئیں اور سر ڈھکا ہونا چاہئے اور اس کے بعد جس طرح مرضی پڑھاؤ اور کہہ دو کہ یہ لباس ایسا ہے جو حیادار ہے
اور میں سمجھتی ہوں کہ اپنی حیا کو قائم کرنے کے لیے میں اس کو پہنوں قطع نظر اس کے کہ مذہب کیا کہتا ہے
اور میرا مذہب بھی مجھے یہی سکھاتا ہے کہ حیادار رہو اور یہ آج کا مذہب نہیں ہے، یہ تو ہمیشہ سے ہر مذہب کی تعلیم ہے کہ حیا قائم رکھو

ایک احمدی ٹیچر کے لئے حضور انور کی ہدایات

یتیم کو پالنے کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ قرآن شریف میں کئی جگہ اس کا حکم ہے کہ یتیم کی پرورش کرو، اس کو سنبھالو
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح ہوں گے جس طرح دو انگلیاں ہوتی ہیں، تو یہ مقام ملتا ہے

واقفات نو کا تو خاص طور پر فرض ہے کہ دین کی خدمت کریں، پندرہ سال کے بعد اپنے بانڈ کو renew کریں
پھر اکیس سال کی عمر میں دوبارہ renew کریں کہ ہم دین کی خادمہ بنیں گی اور دین کی خادمہ بننے کے لیے پہلی ضروری بات اللہ سے تعلق پیدا کرنا ہے
اللہ سے تعلق پیدا کرنے کے لیے نمازیں اچھی طرح پڑھنا ضروری ہے، پھر قرآن شریف پڑھنا ضروری ہے، قرآن شریف کو سمجھنا ضروری ہے
یہ ساری باتیں جب تم کروگی تو پھر تمہیں تھوڑا سا وقت موبائل فون دیکھنے کا ملے گا، موبائل فون دیکھنے کا جب وقت ملے تو اس میں اچھی اچھی چیزیں دیکھو،
آج کل تو موبائل فونوں پر انتہائی فضول، لغو اور بیہودہ قسم کی چیزیں آجاتی ہیں، اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفاتِ نو بلجیم کی (آن لائن) ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

مورخہ 19 نومبر 2023ء کو امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفاتِ نو بلجیم کی آن لائن ملاقات منعقد ہوئی۔ حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ واقفات نو بچیوں نے بیلجیم کے دارالحکومت برسلز (Brussels) شہر کی اُکل (Uccle) کونسل میں واقع مسجد بیت المجیب سے آن لائن شرکت کی۔ اس ملاقات کا آغاز تلاوت، حدیث اور نظم سے ہوا۔

بعد ازاں حضور انور نے سیکرٹری صاحبہ واقفات نو کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کروائی کہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس بھی پیش کرنا چاہیے تھا، اگرچہ مختصر یا ایک پیراگراف (paragraph) پر مشتمل ہی اقتباس کیوں نہ ہوتا، یہ ایک یاددہانی کا کام کرسکتا ہے کہ اس دَور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ حضور انور نے مزید ہدایت فرمائی کہ اقتباسات حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو پروگراموں میں شامل کرنا چاہیے نیز حدیث کے بعد اقتباس بھی پیش کیا جانا چاہیے۔

مزید برآں حضور انور نے شاملین کی لوکیشن (location) کی بابت دریافت فرمایا تو عرض کیا گیا کہ وہ مسجد بیت المجیب برسلز سے شریک ہیں نیز بتایا گیا کہ ہال میں 83 واقفات نو موجود ہیں جن کی عمر سات تا بیس سال کے درمیان ہے جبکہ بیلجیم میں واقفات نو ممبرات کی کل تعداد 162 ہے۔

اس موقع پر واقفات نو کو حضور انور سے مختلف موضوعات پر مشتمل کے متفرّق سوالات پوچھنے اور ان کی روشنی میں راہنمائی حاصل کرنے کا بھی موقع ملا۔

ایک واقفۂ نو نے نیک تمنا کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ دعا ہے کہ دنیا میں جنگ نہ ہو، لیکن خدانخواستہ اگر جنگ ہو جاتی ہے تو جنگ کے بعد ہمیں کون سی فصل اگانی چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جنگ کے بعد جو حکومت تمہیں کہے گی کہ یہ فصلیں اگاؤ وہی، جو ہر علاقے، ہر ملک میں وہاں کے مخصوص حالات کے مطابق فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ ہر فصل ہر جگہ تو نہیں ہو سکتی۔ یورپ میں سردیاں ہوتی ہیں یہاں چاول نہیں کاشت ہوسکتا اور بعض فصلیں ایسی ہیں جو گرم علاقوں میں نہیں ہوسکتیں، تو ہر علاقے میں ان کے حالات کے مطابق فصلیں اگائی جاتی ہیں۔

جو بھی staple food (بنیادی خوراک) ہے اس کو اگانے کی کوشش کریں گے، جنگ کے بعد ہو یا جنگ سے پہلے وہی لگاؤ گے جو لوگ وہاں کھاتے ہیں۔ جو ان کا staple food ہے، وہی روزمرہ کا جو کھانا ہے، اسی کو انہوں نے کھانا ہے۔ اس لیے وہی اگائیں گے اور اس کے لیے اگر حکومت قائم ہے تو حکومت خود ہی راہنمائی کر دے گی کہ کیا اگائیں اور زمینداروں کو خود ہی پتا ہوتا ہے۔

بعض دفعہ حکومت پالیسیاں نہیں بناتی تو زمیندار خود اپنے حالات کے مطابق فصلیں اگانی شروع کر دیتے ہیں۔ جنگ عظیم دوم کے بعد رشیا (Russia) میں بڑی تباہی ہوئی تھی تو روس کے زمیندار خود اپنی اپنی فصلیں لگاتے تھے اور پھر وہ فصلیں شہر میں لے کر آتے تھے۔ شہر والوں کو کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا تو وہ شہر کی بنی ہوئی چیزیں بارٹر (barter) کے طور پر ایکسچینج (exchange) کرتے تھے، وہاں کرنسی پھر کام نہیں آتی تھی، وہ جنس لے کے آئے اور یہاں بازار سے اس کے بدلے میں چیزیں لے کے چلے گئے جو شہروں میں ملتی تھیں۔

جب اس طرح کے حالات ہوتے ہیں تو انسان پھر ایڈجسٹ (adjust) کر لیتا ہے اور جو کھانے پینے کی چیزیں ہیں وہی اکثر آپ لوگوں کو کھانے کی عادت ہوتی ہے، وہی کھانے مقامی لوگ کھاتے ہیں، وہی آپ لگائیں گے، وہی اگائیں گے اور وہی فصلیں وہاں بہتر ہوسکتی ہیں۔

ایک واقفۂ نو نے عرض کیا کہ بلجیم میں ٹیچر کو اپنے

مذہب کو ظاہری طور پر دکھانا منع ہے۔ میں ٹیچر بن رہی ہوں اور میرا سوال یہ ہے کہ میں پڑھاتے ہوئے اپنی مذہبی ویلیوز (values) کو کیسے incorporate (شامل) کرسکتی ہوں تا کہ میں اپنے سٹوڈنٹس اور co-fellows کو اپنا مذہب بہتر سمجھا سکوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ظاہر ہے جب کلاس میں ٹیچر پڑھا رہی ہو تو اس کو اپنا چہرہ دکھانا پڑے گا، اس کے بغیر تو ان کو سمجھ نہیں آئے گی۔ دریافت فرمانے پر موصوفہ نے عرض کیا کہ انہوں نے پرائمری سکول میں پڑھانا ہے، جس پر آپ حضور انور مزید راہنمائی فرمائی کہ وہاں تو ویسے ہی بچے ہوتے ہیں اس لیے ان کے سامنے تو ویسے ہی کھلے ہو کر بغیر پردہ کیے آنا پڑے گا تا کہ ان کو سمجھ آئے اور ان کو سمجھانا بھی پڑے گا۔

حیادار کپڑے ہونے چاہئیں اور سر ڈھکا ہونا چاہیے اور اس کے بعد جس طرح مرضی پڑھاؤ اور کہہ دو کہ یہ لباس ایسا ہے جو حیادار ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اپنی حیا کو قائم کرنے کے لیے میں اس کو پہنوں قطع نظر اس کے کہ مذہب کیا کہتا ہے۔ اور میرا مذہب بھی مجھے یہی سکھاتا ہے کہ حیادار رہو اور یہ آج کا مذہب نہیں ہے، یہ تو ہمیشہ سے ہر مذہب کی تعلیم ہے کہ حیا قائم رکھو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اپنے علاقے سے ہجرت کر کے مدین گئے تھے تو وہاں جب دو لڑکیاں کھڑی تھیں، وہ حیا کی وجہ سے اپنے جانوروں کو پانی پلانے کے لیے مردوں میں نہیں جا رہی تھیں۔ ان میں حیا تھی اور انہوں نے کہا کہ جب تک یہ مرد نہ ہٹیں ہم پانی نہیں پلاسکتیں، ہم ان میں مکس (mix) نہیں ہو سکتیں۔ تو حضرت موسیٰؑ نے پھر ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا اور وہ اپنے جانور لے کر چلی گئیں۔ اس کے بعد پھر آگے قرآن شریف میں ذکر ہے کہ ایک ان میں سے حیا سے شرماتی ہوئی آئی اور اس نے کہا کہ میرا باپ تمہیں بلا رہا ہے اور وہاں بھی حیا کا ذکر ہے۔

اس کا مطلب ہے عورت میں حیا ہونی چاہیے، یہ جس کو modesty کہتے ہیں اور اسی میں اس کی dignity ہے، اسی میں اس کا وقار ہے، یہ قائم رکھنے کے لیے ہر مذہب نے اسی کی تعلیم دی ہے، صرف اسلام کی بات نہیں۔ اور اسی کو قائم کرنے کے لیے تم عیسائی لوگ کہتے ہو، تو عیسائیوں میں حضرت مریمؑ حیا دار لباس نہیں پہنتی تھیں؟ یا جن کو تم ننیں (nuns) کہتے ہو کہ ہماری خاص تعلیم دینے کے لیے ہیں وہ بھی حیا دار لباس پہنتی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے ہاں حیا کا ایک تصور ہے کہ نیک عورت حیا میں رہے اور حیادار لباس پہنے اور جس کی وجہ سے یہ میرا حیا دار لباس ہے جو میں پہنتی ہوں اور یہی میری تعلیم ہے، یہی میرا مذہب بھی ہے اور میری اپنی پسند بھی ہے کیونکہ میں نے جب مذہب کو قبول کیا ہے تو پھر مجھے ضروری ہے کہ میں اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش بھی کروں۔ یا تو میں مذہب کو نہ مانوں، پھر ٹھیک ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہیں کوئی جبر نہیں کہ مذہب کو ضرور مانو، مسلمان ہو۔ ہاں! اگر تم نے اسلام کو مان لیا تو اسلام کی تعلیم پر عمل بھی کرنا ہوگا، اس میں کسی کمپلیکس (complex) کی ضرورت ہی کوئی نہیں، کھل کے بات کرو اور ہمیشہ ان کی مثالوں سے بھی ان کو مثال دیا کرو۔ تمام نبیوں، حضرت موسیٰؑ سے لے کے نیچے آؤ۔ کہتے ہیں ہمارا ابراہیمی مذہب ہے۔ یہودیوں کو بڑا فخر ہے کہ ابراہیمؑ میں سے سب سے پہلے موسیٰؑ کا مذہب چلا تھا تو اس لیے ہماری زیادہ supremacy قائم ہے۔ اس کے بعد عیسائی اور مسلمان آتے ہیں، تو ٹھیک ہے پھر عمل بھی کریں۔

ہم تو اپنے مذہب پر عمل کرنے والے ہیں، کوئی کمپلیکس (complex) نہیں ہے، جرأت پیدا کرو اور کھل کے بتایا کرو۔ ہاں! اگر تمہارے عمل وہ نہیں ہیں جو تمہارا مذہب کہتا ہے تو پھر تمہیں شرم آنی چاہیے۔

اگر پانچ وقت نمازیں نہیں پڑھتی، اگر اچھے اخلاق نہیں ہیں، لوگوں سے اچھے طور پر نہیں ملتی، لوگوں کا حق نہیں ادا کرتی اور اپنے جو فرائض ہیں ان کو صحیح طرح انجام نہیں دیتی تو اس پر تو شرم آنے والی بات ہے۔ مذہب کے اظہار پر تو شرمانا نہیں چاہیے۔ اگر اچھی ٹیچر ہو، بچے خوش ہیں، اچھے اخلاق ہیں، تمہارے فیلو سٹاف ممبر (fellow staff member) تم سے خوش ہیں تو پھر تو مسئلہ ہی کوئی نہیں۔

ایک سوال کیا گیا کہ بعض اوقات انسان کو کسی دوسرے انسان سے بہت سخت تکلیف پہنچتی ہے اور اس کو اسے معاف کرنے میں مشکل محسوس ہوتی ہے، اس صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آدمی کو اپنے جذبات پر کنٹرول (control) ہونا چاہیے۔ اگر اللہ سے تعلق ہے اور ایک احمدی مسلمان بچی، بچے اور ہر شخص کا اللہ سے تعلق ہونا چاہیے تو پھر اگر کوئی تکلیف پہنچاتا ہے تو اس کو پیار سے سمجھاؤ کہ یہ تم نے بات غلط کی ہے۔ اگر پھر بھی وہ ضد کرے تو پھر اس جگہ سے علیحدہ ہو جاؤ۔ اور پھر جہاں تک معاف کرنے کا سوال ہے، اگر دیکھ لو کہ اس کی اصلاح ہوگئی ہے تو پھر معاف کرو، پھر دل میں کینہ نہ رکھو، جتنی مرضی کسی نے تکلیف پہنچائی ہو۔ اور اگر کوئی اپنی اصلاح نہیں کرتا تو پھر بہتر ہے کہ اس سے distance رکھو اور اپنی اچھی سہیلیوں اور اچھی دوستوں میں بیٹھتی رہو۔

اصل گناہ یہ ہے کہ دل میں اس تکلیف کا احساس پیدا کر کے جو اس نے پہنچائی ہے پھر اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا۔ جو ہمدرد انسان ہے، ہم جو نعرہ لگاتے ہیں کہ نفرت کسی سے نہیں، تو نفرت کسی سے نہیں کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں دل میں اس سے نفرت نہیں ہے۔ اس کے عمل سے نفرت ہے، جو اس نے بات کی ہے اس سے نفرت ہے، جو اس کے عمل ہیں ان سے نفرت ہے اور اس کی اصلاح کرنے کی ہم نے کوشش کرنی ہے۔ اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور ایک دوسرے سے ہمدردی کرو اور ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاؤ، تو ہم نے اس کو فائدہ پہنچانے کے لیے اور اس کو گناہ سے بچانے کے لیے کوشش کرنی ہے کہ وہ بچ جائے۔ اس کو سمجھایا جائے، نہیں تو اس کے لیے دعا کی جائے۔ ہاں! اگر وہ ایسا ہی بد اخلاق ہے کہ مستقل تمہارے اعصاب پر سوار ہو گیا ہے تو اس کی مجلس چھوڑ دو، اس سے فاصلہ اختیار کر لو لیکن پھر بھی اس کے لیے دعا کرتی رہو۔

ایک واقفۂ نو کی جانب سے قرآنی وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ مقدس زمین راستبازوں اور نیک لوگوں کو ملے گی، دریافت کیا گیا کہ اس وقت فلسطین کے لوگوں پر بہت ظلم ہو رہا ہے، آپ کے خیال میں کب تک یہ زمین راستباز اور نیک لوگوں کو ملے گی اور حقیقی امن قائم ہوگا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب لوگ راستباز ہو جائیں گے، عباد الصالحین بن جائیں گے تو یہ ہو جائے گا، اگر احمدی بڑی تعداد میں ہو جائیں۔

اگر سورۂ بنی اسرائیل کا پہلا رکوع پڑھو تو اس میں بھی اس بات کے متعلق تفسیر لکھی ہوئی ہے اور یہی اللہ تعالیٰ نے کہا تھا کہ یہودیوں کو زمین دو دفعہ ملے گی۔ پہلی دفعہ ملے گی، پھر یہ لوگ بیہودہ حرکتیں کریں گے، بغاوت کریں گے، اللہ تعالیٰ کے حکموں سے پرے ہٹ جائیں گے، ظلم کریں گے تو ان سے زمین چھن جائے گی اور پرانے زمانے میں وہ زمین چھینی گئی، ایک بادشاہ نے اس کو چھین لیا۔ پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ نے ان کو وہاں آباد کر دیا، دوبارہ آباد اس طرح کر دیا کہ یہودیوں کو اس طرح براہ راست زمین تو نہیں ملی لیکن رومن امپائر (Roman Empire) کے ذریعہ سے وہاں زمین مل گئی۔ وہاں رومن امپائر میں عیسائی بھی تھے، ان میں یہودی بھی تھے اور وہ توریت کو ماننے والے تھے، اس کے بعد پھر زمین ان کے ہاتھ سے نکل گئی، پھر مسلمانوں کے قبضہ میں آگئی، پھر دوبارہ ان کو مل گئی۔

تو اب اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں بھی عباد الصالحین پیدا ہونے والے ہیں، اس لیے پہلے تو ہمیں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا ایسا بندہ بنانا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں صالحین ہوں، اپنے آپ کو ہم خود نہ سمجھیں کہ ہم تقویٰ پر چلنے والے بہت نیک ہیں۔ ہم نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ لیا تو ہمارا حق بن گیا کہ اب ہر چیز جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے ہمیں ملے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہمارے سے بھی اس وقت ہیں جب تک ہم نیک عمل کریں گے، اللہ تعالیٰ کا حق ادا کریں گے، اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق ادا کریں گے اور جو اس کے حکم ہیں اس کے اوپر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

تو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی لیے بھیجا تھا کہ وہ اسلام کی تعلیم جو آنحضرت ﷺ لائے تھے، اس کو یہ مسلمان بھول بیٹھے ہیں اور اس پر عمل نہیں کر رہے، اس کو صحیح طرح لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اور ان کو بتایا جائے کہ تم لوگ اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کرو اور ایک جماعت قائم کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ایک جماعت قائم کی اور اس آنے والے مسیح اور مہدی کے زمانے کی پیشگوئی قرآن شریف میں سورۂ جمعہ اور آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے حدیث میں بھی فرما دی۔

اب اگر ان کو دوبارہ حکومت ملی اور وہ ظلم کر رہے ہیں تو یہ تو ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان سے حکومت چھن جائے گی، مگر کب، یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کب عباد الصالحین پیدا ہوں گے اور عباد الصالحین ہم میں سے جب ہوں گے تو ہمیں وہ ملے گی۔ اور عباد الصالحین کا مطلب یہ ہے کہ دعائیں کرنے والے اور نیک عمل کرنے والے لوگ ہوں گے، تلواروں کے ذریعہ سے نہیں ملے گی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کے بعد آپؑ نے جنگ اور جدال آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی، حدیث کے مطابق بند کر دی۔

اس کا مطلب ہے کہ ہم لوگوں کو دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ ہم دعا کریں گے، اپنے عمل نیک کریں گے، اللہ تعالیٰ کا حق ادا کریں گے، اس کے بندوں کے حق ادا کریں گے تو پھر ان ظالموں سے بھی ہمیں نجات مل جائے گی۔ تو فلسطینیوں، عربوں اور مسلمانوں کو بھی، ہمیں، سب کو سوچنا ہوگا کہ عباد الصالحین کس طرح بننا ہے اور زمانے کے امام کو مان کے اس کے پیچھے چلنے سے بننا ہے یا کم از کم اتنی تو حالت پیدا کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے عمل پسند آنے لگ جائیں۔

زمین تو واپس ملے گی! لیکن یہ جو ظلم کر رہے ہیں، یہ تو ظاہر ہے کہ ان سے ایک وقت میں یہ زمین چھن جائے گی، کب چھنے گی، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور پھر جو نیک لوگ ہوں گے ان کو ملے گی اور نیک لوگ وہی ہوں گے جو اللہ کا حق ادا کرنے والے ہوں گے اور اس زمانے میں مَیں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے زیادہ اکثریت ان کی ہوگی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے۔

یہ ظلم جو فلسطینیوں پر ہو رہا ہے، یہ ظلم ان کو لے بیٹھے گا، یہ تو میں ان کو مختلف ذریعہ سے کئی دفعہ پیغام بھیج چکا ہوں۔ زبور میں بھی یہ بات لکھی ہے اور زبور کی باتیں ہی ہیں جو سورۃ الانبیاء میں بیان کی گئی ہیں اور اس کی تفسیر اگر تمہیں اردو پڑھنی آتی ہے تو تفسیر کبیر میں پڑھ لو۔ سورۃ الانبیاء میں بھی اور سورۂ بنی اسرائیل کے پہلے رکوع میں دو آیتیں ہیں، اس میں تفصیل سے تمہیں پتا لگ جائے گا اور اس میں بائبل کے حوالے بھی تمہیں مل جائیں گے کہ بائبل نے یہودیوں کو کیا کہا تھا؟

کیونکہ اس وقت تو وقت نہیں، وہ لمبا بیان ہے، اور دونوں حصے پڑھ لینا سورۂ بنی اسرائیل کے پہلے رکوع میں دو آیات اور سورۃ الانبیاء کی ایک آیت۔ اور اتفاق سے ان دونوں سورتوں کی ان آیات کی تفسیر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی اچھی کی ہوئی ہے۔ بلکہ لجنہ کو چاہیے کہ اس کی آیتیں نکال کے بلکہ جماعتی طور پر بھی ان دونوں سورۂ بنی اسرائیل کی دو آیات اور سورۂ انبیاء کی ایک آیت کی تفسیر نکال کے لوگوں میں تقسیم کریں، آجکل کے حالات کے مطابق

یہ بڑی contemporary ہے۔ انگلش، اردو، دونوں میں مل جائے گی۔

ایک سوال کیا گیا کہ جن بچوں کے ماں باپ چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان بچوں کو آزمائش میں کیوں ڈالتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تمہیں کیا پتا اللہ تعالیٰ انہیں کس طرح اور انعام بخشتا ہے؟ ہر بچہ تمہارے پاس تو بتانے کے لیے نہیں آتا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے کتنا انعام دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت ہے۔ اگر کوئی بیمار ہوتا ہے، بخار ہوتا ہے یا ایکسیڈنٹ (accident) ہوتا ہے یا کوئی اور وجہ بنتی ہے، ایک دن تو انسان نے مرنا ہے تو وہ وجہ بن جاتی ہے اور اکثر جو اس طرح کی حادثاتی باتیں ہوتی ہیں اس میں عموماً انسانوں کی غلطیاں ہوتی ہیں۔ تو جب انسان کی غلطیاں ہوتی ہیں، اس کے نتیجہ میں اس کو نقصان پہنچتا ہے تو یہ قانون قدرت ہے، لاء آف نیچر (law of nature) یہی ہے۔

اسی لیے اسلام کہتا ہے کہ تم لوگوں پر فرض ہے کہ جو یتیم بچے ہیں ان کو سنبھالو، ان کی پرورش کرو۔ اگر ماں باپ بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں تو ان کو سنبھالو اور ان کی پرورش کرو، ان کو پڑھاؤ، ان کی تعلیم کا خیال رکھو۔ اگر ان کی جائیدادیں ہیں تو قرآن شریف میں یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی جائیدادوں کا خیال رکھو اور جب وہ صحیح عمر کو پہنچ جائیں، جب اپنی جائیداد، اپنے ماں باپ کی پراپرٹی (property) سنبھال سکیں تو ان کے سپرد کر دو اور ان کی پرورش کرتے ہوئے، ان کے بڑے ہونے سے پہلے پہلے اتنا نہ کھاؤ کہ کچھ ہم ختم کر دیں۔

بلکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا قیامت کے دن اس طرح ہوں گے، دو انگلیوں کو ملا کے بتایا کہ ہم ایک جگہ ہوں گے، آنحضرت ﷺ نے یتیم کی پرورش کرنے والے کو اتنا بڑا مقام دیا۔

ماں باپ اگر کسی وجہ سے فوت ہو جاتے ہیں اور بچے یتیم ہو جاتے ہیں تو معاشرے، سوسائٹی (society) اور جماعت کا کام ہے کہ ان یتیم بچوں کو سنبھالے، پڑھائے، ان کی بڑھوتری کرے۔ اگر ان کے پاس وسائل، ذرائع نہیں ہیں تو ان کو پوری طرح وسائل مہیا کر کے ان کی تربیت کے سامان پیدا کرے اور اگر ان کی جائیدادیں ہیں تو اس میں سے ان کو بھی سنبھال کے رکھے اور جب بڑے ہوں تو ان کے سپرد کر دے اور اگر کوئی پرورش کرنے والا ایسا ہے جس کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ صحیح طرح ان کی پرورش کر سکے تو پھر مناسب طور پر ان کی جائیداد میں سے تھوڑا تھوڑا ان کے اوپر خرچ کرتے رہو جس طرح ان کے ماں باپ نے خرچ کرنا تھا اور پھر جب وہ بڑے ہو جائیں تو ان کے سپرد کر دو، یہی ہمیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

اور یتیم کو پالنے کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ قرآن شریف میں کئی جگہ اس کا حکم ہے کہ یتیم کی پرورش کرو، اس کو سنبھالو۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح ہوں گے جس طرح دو انگلیاں ہوتی ہیں، تو یہ مقام ملتا ہے۔ تو اس بچے کو جس کے ماں باپ فوت ہو گئے ہم نے بالکل چھوڑ ہی نہیں دیا، بلکہ اسلام نے، اللہ تعالیٰ نے بڑی سخت ڈیوٹی (duty) لگا دی کہ ایسے بچے جو ماں باپ کے بغیر ہیں، ان کی پرورش کرنا تمہارا فرض ہے اور تمہیں اس کا ثواب ہے اور اگر نہیں کرتے تو تمہیں اس کا گناہ ہے۔

تو ایک قانون قدرت کے تحت اگر وہ مر جاتے ہیں، فوت ہو جاتے ہیں تو ان کی نسل کو سنبھالنا ہمارا کام ہے۔ اس لیے جماعت احمدیہ میں یتامیٰ فنڈ بھی قائم ہے اور اس لیے ہم یتیموں کو سنبھالتے ہیں، خرچ دیتے ہیں، پڑھاتے ہیں اور دارالیتامیٰ بھی بنایا ہوا ہے۔ یہاں بھی، افریقہ میں بھی اور ملکوں میں بھی بنایا ہے تو اسی لیے تا کہ یتیموں کی بہتر پرورش ہو اور ان کو اچھی طرح پالا جائے۔

ایک سوال کیا گیا کہ مرد حج یا عمرہ کے دوران ٹوپی کیوں نہیں پہنتے؟

اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے استفسار فرمایا کہ آپ نے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ انہوں نے اپنا معمول کا لباس کیوں اتار دیا اور اس کی بجائے صرف احرام باندھا، کیا یہ صرف ٹوپی نہ پہننے کا معاملہ ہے؟

وہ اپنے بال بھی منڈواتے ہیں، حج کے دوران مرد اپنا سر منڈواتے ہیں سوائے اس کے کہ کوئی طبی بیماری ہو جو انہیں ایسا کرنے سے روکتی ہو اور ایسی صورتوں میں صدقہ اور روزے قابل قبول متبادل ہیں۔ لہٰذا حج اور عمرہ ایسی روحانی کیفیت پیدا کرتا ہے کہ جہاں انسان اپنی فطری حالت میں واپس لوٹ جاتا ہے اور اللہ کے حضور کھڑا ہوتا ہے۔ حضور انور نے مزید وضاحت فرمائی کہ دنیاوی آداب ایسے ہیں کہ لوگ کسی سے ملتے وقت اچھے کپڑے پہنتے ہیں اور مثال دیتے ہوئے بیان فرمایا کہ کس طرح یورپین (european) لوگ کسی سے ملتے وقت اپنی ٹوپی سر سے اتار کر یا بغیر اتارے اس کی نوک ادب کے لیے جھکاتے تھے، حالانکہ اب یہ عام رواج نہیں رہا۔ دین اسلام سکھاتا ہے کہ گھر سے نکلتے وقت مناسب لباس پہننا چاہیے، سر ڈھانپنا چاہیے، اسی میں اپنی عزت اور وقار کو برقرار رکھنے کی حکمت ہے۔

جب نماز پڑھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوں تو حکم دیا گیا ہے کہ عورتیں اپنے سر ڈھانپیں اور مردوں کو بھی ایسا ہی کرنا ہے، یہ عبادت کی ایک اور شکل ہے۔ تاہم حج عبادت کے انتہائی درجہ کی نمائندگی کرتا ہے، انسانوں کی فطری حالت کا عملی اظہار اس کے ذریعے کیا جاتا ہے اور جس کی وجہ سے سر منڈوایا جاتا ہے۔

یہ تصور مختلف مذاہب میں موجود ہے۔ مثال کے طور پر بدھ مت یا ہندو راہبوں (monks) میں، بہت سے لوگ اپنے سر کے بال کٹوانے یا مکمل طور پر سر منڈوانے کا انتخاب کرتے ہیں جو کہ ایک ہی مشترکہ تصور کی نشاندہی کرتا ہے۔ ہر مذہب انتہائی عاجزی کا تصور پیش کرتا ہے، جیسے کہ اپنے بال منڈوانا اور خود کو بکلی خدا کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس کا مطیع ہونا۔ لہٰذا حج اور عمرہ کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے جہاں انسان انتہائی عاجزی کے ساتھ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے، اس لیے نہ تو ٹوپی پہنی جاتی ہے اور نہ ہی سر منڈوایا جاتا ہے اور مرد احرام باندھتے ہیں، البتہ جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو وہ اپنے معمول کے کپڑے پہنتی ہیں۔

ایک سوال پوچھا گیا کہ کچھ لوگ مخصوص پاپ گروپس (pop groups) کے fan [پرستار] ہوتے ہیں، کیا کمروں میں ان کے پوسٹرز (posters) لگائے جا سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے واضح فرمایا کہ اس کی آپ کو اجازت نہیں ہے چاہے وہ کوئی پاپ گروپ (pop group) ہو یا کوئی اور ہو، ایسی چیزیں دنیاداروں کے لیے ہیں، ہمارے لیے نہیں ہیں۔

فارماسیوٹیکل سائنس (pharmaceutical science) کی ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اجتماعات اور تعلیمی کیریئر (career) کے دوران بعض اوقات ہم اپنا ٹارگٹ (target) پورا نہیں کر پاتے، ایسی صورتحال میں جب ہم discourage ہو رہے ہوں تو ہمیں اس سے کیسے ڈیل (deal) کرنا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آپ لوگوں کا کیا ٹارگٹ (target) ہے، مجالس کی حاضری پوری نہیں ہے؟ موصوفہ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے عرض کیا کہ یہ بھی ہے۔ حضور انور نے مزید فرمایا: یا ان کا تعلیمی معیار پورا نہیں ہے، جو انہیں پڑھنا چاہیے تھا، وہ نہیں ہے؟ تو ہمارا کام تو کوشش کرنا ہے، ان کو سمجھاتے رہیں۔ باقی جہاں تک اپنے تعلیمی کیریئر (career) کا سوال ہے وہاں محنت کریں اور دعا کریں۔ جس فیلڈ (field) میں بھی آپ پڑھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو سمجھنے اور زیادہ محنت کرنے کی بھی توفیق دے۔ تو discourage ہونے کا تو سوال ہی کوئی نہیں، دعا کرو اور محنت کرو۔ پھر بھی اچھے نمبر نہیں آتے تو پھر اللہ کی رضا پر راضی ہو جاؤ، تم نے تو اپنی کوشش کرنی تھی پہلے کر لو۔

ایک سوال کیا گیا کہ کیا ایک واقفۂ نو کو سٹوڈنٹ جاب (student job) کرنی چاہیے؟

اس پر حضور انور نے تلقین فرمائی کہ جب تک کوئی معقول وجہ نہ ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر کام کرنا چاہتے ہیں تو چاہیے کہ رضاکارانہ طور پر کام کریں اور جماعت کے لیے وقت وقف کریں تا کہ دینی علم میں اضافہ کر سکیں اور خدا کو خوش کر سکیں۔ حضور انور نے مزید زور دے کر فرمایا کہ اگر کسی کو حقیقی ضرورت ہو اور وہ بھوکا مر رہا ہو تو پھر اگر وہ کام کر بھی لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ایک سوال کیا گیا کہ ہم موبائل فون ایڈکشن (addiction) سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اگر کسی کی جیب میں فون ہو تو اسے نکال کر دیوار کی طرف پھینک کے توڑ دے تو addiction ختم ہو جائے گی۔ بات یہ ہے کہ کسی بھی چیز کی addiction نہیں ہونی چاہیے، ہر چیز کی addiction سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

ہاں! addiction اگر کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کی addiction ہونی چاہیے، دین کی خدمت کی addiction ہونی چاہیے۔ پانچ نمازیں توجہ سے پڑھو، یہ تمہاری addiction ہونی چاہیے کہ میں نے توجہ سے نماز پڑھنی ہے، تم نماز تو جلدی جلدی پڑھ لیتے ہو۔ اگر ماں باپ نے کہہ دیا کہ نماز پڑھو اور اس کے بعد فون کھولتے ہو، سیل فون (cell phone) یا آئی پیڈ (iPad) یا اینڈرائڈ (android) جو بھی تمہارے پاس ٹیبلٹ (tablet) وغیرہ ہوتا ہے، اس کو کھول کے اس پر فوری دیکھنے لگ جاتے ہو یا ٹی وی (TV) کے آگے بیٹھ جاتے ہو۔ اب تو ٹی وی کے اوپر بھی یوٹیوب (YouTube) پر سب کچھ آ جاتا ہے، اس میں دیکھنے لگ جاتے ہو تو یہ چیزیں غلط ہیں۔ نماز کو وقت پر ادا کرو اور اچھی طرح ادا کرو، قرآن شریف پڑھو اور اچھی طرح پڑھو۔

واقفات نو کا تو خاص طور پر فرض ہے، اپنے آپ کو وقف کیا، ماں باپ نے اس لیے وقف کیا کہ دین کی خدمت کریں گی۔ پندرہ سال کے بعد تو آپ لوگ اس بات پر وقف کریں گی کہ ہم اپنے اس بانڈ (bond) کو renew کرتی ہیں، پھر اکیس سال کی عمر میں جا کے دوبارہ اس لیے renew کریں گی تا کہ ہم دین کی خادمہ بنیں اور دین کی خادمہ بننے کے لیے پہلی ضروری بات اللہ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اللہ سے تعلق پیدا کرنے کے لیے نمازیں اچھی طرح پڑھنا ضروری ہے، پھر قرآن شریف پڑھنا ضروری ہے، قرآن شریف کو سمجھنا ضروری ہے اور جب سمجھو گی تو اس کی تعلیم پر تم عمل کرنے کی بھی کوشش کرو گی، اچھے اخلاق ہونے چاہئیں۔

یہ ساری باتیں جب تم کرو گی تو پھر تمہیں تھوڑا سا وقت موبائل فون دیکھنے کا ملے گا۔ موبائل فون دیکھنے کا جب وقت ملے تو اس میں اچھی چیزیں دیکھو، آج کل تو موبائل فونوں پر انتہائی فضول، لغو اور بیہودہ قسم کی چیزیں آ جاتی ہیں، اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بچوں کی نظر علیحدہ خراب ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ چودہ، پندرہ سال تک تو بچوں کو ویسے ہی ایک گھنٹے سے زیادہ سکرین پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ اب تو سکولوں میں بھی سکرین پر بٹھا دیتے ہیں، گھر آ کے بھی سکرین پر بیٹھتے ہو تو کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ نظریں خراب ہو جاتی ہیں، ہر ایک کو عینکیں لگی ہوتی ہیں، تم بڑی خوش قسمت ہو تمہیں عینک نہیں لگی ہوئی۔ اس لیے ان چیزوں سے بچنا چاہیے۔

ایک واقفۂ نو نے ذکر کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہونے سے بچ گئے تھے اور ہجرت کر گئے تھے نیز اس ضمن میں دریافت فرمایا کہ اس بارے میں کوئی ذکر کیوں نہیں کیا جاتا، حالانکہ اس کے بعد انہوں نے طویل زندگی بسر کی؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ واقعات تو دستیاب ہیں، ضرورت صرف یہ ہے کہ ان کو پڑھا جائے، اب تو لوگوں نے بھی اس موضوع پر کتابیں لکھنا شروع کر دی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو تفصیل سے اس بارے میں اپنی تصنیف 'مسیح

ہندوستان میں' میں تحریر کیا اور فرمایا ہے کہ بہت سے ایسے شواہد موجود ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ وہ ہجرت کر کے کہاں گئے، کہاں مقیم رہے اور آخر کار وہ کشمیر کیسے پہنچے جہاں انہیں دفن کیا گیا۔

ایک سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات کیوں ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں لامحدود ہیں، اللہ کی صفات اس سے کہیں زیادہ ہیں جن سے ہم واقف ہیں۔

ایک سوال کیا گیا کہ ہم کیسے اپنے نفس سے لڑ کر خدا کی رضا میں راضی ہو سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان پیدا کرو۔ حضور انور نے دریافت کیا کہ تمہیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے، نماز پڑھتی ہو اور کبھی تمہاری نماز میں یا ویسے دعا قبول ہوئی ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ نے تمہاری خواہش کے مطابق تمہاری خواہش پوری کی ہے، تمہیں یقین ہو کہ یہ چیز مجھے نہیں ملنی اور پھر اچانک ایسے سامان پیدا ہو جائیں کہ مل جائے؟ ان تمام سوالات کا موصوفہ نے اثبات میں جواب دیا۔

اس پر حضور انور نے مزید فرمایا کہ میں بہت سارے واقعات چندوں کے بارے میں بھی سناتا ہوں اور اس میں بچوں کے واقعات بھی ہوتے ہیں کہ ہمیں پتا ہی نہیں ہوتا تھا، ہم نے چندہ دیا، یا ہم نے فلاں نیک کام کیا تو اللہ میاں نے ہمیں اس طرح سے نوازا۔ تمہارے ساتھ بھی اس طرح ہوا ہوگا۔

تو دیکھو! جب اللہ تعالیٰ اتنا پیار کرنے والا ہے، اتنی ساری چیزیں کرتا ہے تو پھر ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بات مانیں اور اگر کبھی کسی وقت اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی چیز نہیں دیتا تو اس کی رضا پر راضی ہو جائیں۔ ہر وقت اپنی بات نہ منوائی جائیں۔ selfish نہ بنیں کہ ہم نے اپنی ہی بات منوانی ہے، اللہ میاں ہمارا کوئی نوکر تو نہیں ہے، وہ تو مالک ہے، وہ ہمیں پیدا کرنے والا بھی ہے، اس لیے وہ بہتر جانتا ہے کہ کیا چیز میرے بندے کے فائدے کے لیے ہے اور کیا چیز میں نے اس کو دینی ہے، کیا نہیں دینی۔ کبھی تو اس لیے نہیں دیتا کہ اس کا نقصان ہو سکتا ہے، بندے کو اس کے نتائج کا پتا نہیں، کبھی اس لیے نہیں دیتا کہ میں دیکھوں کہ بندہ میرا پھر بھی شکر ادا کرتا ہے کہ نہیں۔ کوشش کرو کہ اللہ میاں جب مجھے اتنی اچھی اچھی چیزیں دے رہا ہے تو اگر ایک دفعہ میری بات نہیں مانی یا بعض چیزیں مجھے نہیں دیں تو مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونا چاہیے۔

حضور انور نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک بادشاہ تھا، اس کے دربار میں ایک آدمی اس کا بہت چہیتا اور بادشاہ کی ہر بات مانا کرتا تھا۔ ایک دن گاؤں سے بادشاہ کے لیے کوئی پھل تحفہ لے کر آیا اور بادشاہ نے اس بندے کو کہا کہ پہلے تم کھاؤ جو اس بادشاہ کا بہت پیارا تھا، اس بندے نے کھایا، بادشاہ نے کاٹ کے اس کو دیا تھا۔ خربوزے کی طرح کی چیز تھی، اس نے اس کی بہت زیادہ تعریف کی کہ بڑا اچھا ہے۔ تو بادشاہ نے سمجھا کہ واقعی بڑا اچھا ہے تو بادشاہ نے خود بھی اس کا ایک لقمہ جب منہ میں ڈالا تو بڑا کڑوا تھا، بادشاہ اس سے بڑا غصہ ہوا کہ تم کہہ رہے ہو بڑا اچھا ہے، اس میں کیا اچھائی ہے؟

وہ کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت! ساری عمر میں نے آپ سے فائدہ اٹھایا، آپ نے بہت ساری اچھی اچھی چیزیں مجھے دیں اور مجھے فائدہ پہنچتا رہا اور مجھے آپ نے انعامات بھی دیے۔ آج مجھے اگر آپ نے کڑوی چیز کھلا دی ہے، کوئی بری چیز دے دی ہے تو اس کا مطلب ہے میں ناشکرا بن جاؤں اور اس کا آپ کو کہہ دوں کہ یہ کڑوی ہے، مجھے کیا دے دیا! تو میں نے اس کو بھی اس لیے صبر سے کھا لیا تھا۔

تو اس طرح شکر گزاری ہونی چاہیے۔ یہ ایک مثال ہے دنیا داروں کے لیے کہ صبر کرو اور اچھی اچھی چیزیں جب اللہ میاں دیتا ہے اس کا شکر کرتے ہو تو کبھی اللہ تعالیٰ جب امتحان لیتا ہے تو اس وقت بھی اس کا شکر کرو اور اللہ تعالیٰ سے کہو اللہ تعالیٰ مزید امتحان میں نہ ڈالے اور جب شکر گزاری کرو گے تو اللہ کہتا ہے کہ میں اپنے انعامات کو اور بڑھاؤں گا، اس لیے شکر کی عادت ڈالو۔

ایک واقفۂ نو نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ آیت 272 میں فرماتا ہے کہ تم اگر صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بھی عمدہ بات ہے اور اگر تم انہیں چھپاؤ اور انہیں حاجت مندوں کو دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے، موصوفہ نے دریافت کیا کہ صدقات کو ظاہر کرتے ہوئے دینے میں کیا حکمت ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لوگ بعض دفعہ بالکل دکھاوے کے لیے چندہ یا صدقہ دیتے ہیں یا کسی غریب کی مدد کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو پتا لگے کہ ہم بہت generous [سخی] ہیں، ہم لوگوں کو بہت دینے والے ہیں تو اس لیے ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم چھپا کر دو، خاموشی سے دو تو زیادہ اچھی بات ہے۔

بعض لوگ اتنی خاموشی سے دیتے ہیں کہ دوسرے کو پتا بھی نہیں لگتا۔ بعض دفعہ، بعض معاملات میں چندہ دینے سے دوسرے کو تحریک پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً تم نے چندہ یا صدقہ دیا یا کسی غریب کی مدد کی، یتامیٰ فنڈ ہے اس میں پیسے دیے، جس طرح ابھی میں نے ذکر کیا تھا، پھر یتیموں کی مدد کی تو دوسروں کو بھی خیال پیدا ہوگا، تحریک پیدا ہوگی کہ ہم بھی دیں۔ تو تمہارے ظاہر ہو کے دینے سے دوسرے کے اندر نیکی پیدا ہوتی ہے۔

اگر تم کسی کو صدقہ دیتی ہو یا چیریٹی (charity) دیتی ہو تو جو تمہاری سہیلی ہے اس کو بھی خیال پیدا ہوگا کہ میری سہیلی نے دیا تو میں بھی دوں، اگر تم چھپ کے دیتی تو اس کو پتا نہ لگتا، تم نے ظاہرًا جب دیا تو اس کو پتا لگ گیا اور اس نے بھی دیا تو اس کو بھی ثواب ہو گیا۔ تو اس طرح نیکی کی تحریک کرنے کے لیے دینا اچھا ہے، اگر صرف یہ دکھاوے کے لیے ظاہر کرنا ہے تو وہ منع ہے، لیکن اگر اس لیے ظاہر کرنا ہے کہ دوسرے کو نیکی کی تحریک پیدا ہو جائے، میری وجہ سے دوسرے بھی نیک کام کریں تو یہ اچھی بات ہے، یہ اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے، اس لیے فرمایا کہ ظاہر کر کے دو تو یہ بھی تمہارے لیے اچھا ہے۔

اس لیے میں لوگوں کے چندوں کے بہت سارے واقعات سناتا رہتا ہوں، وہ اس لیے سناتا ہوں کہ لوگوں کے یہ واقعات سن کے دوسروں کو بھی تحریک پیدا ہو کہ انہوں نے اگر چندہ دیا اور ان پر اللہ کا فضل ہوا تو ہم بھی چندہ دیں، ہم پر بھی اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ یا صدقہ دیں یا خیرات دیں یا یتیموں کے لیے دیں یا مریضوں کے لیے دیں یا اور کسی کی مدد کے لیے دیں، کسی چیریٹی (charity) میں دیں، تو جب ہم اس طرح دیتے ہیں تو دوسروں کو بھی تحریک پیدا ہوتی ہے، دوسروں کو بھی خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم بھی اس نیکی میں حصہ لیں۔

اس لیے یہ حکمت ہے کہ بتا کے بھی دینا چاہیے تا کہ دوسروں کو نیکی کی تحریک پیدا ہو لیکن اگر دینے والا اس نیّت سے دے رہا ہے کہ میری تعریف ہو تو وہ غلط ہے۔

ملاقات کے اختتام پر حضور انور نے سب شاملین کو اللہ حافظ کہتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 30 نومبر 2023ء)

۞۞۞۞

بقیہ نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 34

تھے۔ ہمیشہ اپنا چندہ بروقت ادا کرتیں اور پروگراموں اور میٹنگز میں باقاعدگی سے شریک ہوتی تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

(4) مکرمہ کفیلہ خانم صاحبہ

اہلیہ مکرم عبدالرشید کوثر صاحب مرحوم

(لاہور)

27 دسمبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، نافع الناس پرہیز گار خاتون تھیں۔ آپ علمی ذوق رکھتی تھیں۔ آپ کو قرآن کریم کی تفسیر اور کچھ کتابیں تالیف کرنے کی بھی توفیق ملی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 2 بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم منیر احمد شیخ صاحب شہید (امیر جماعت لاہور) کی بڑی بہن تھیں۔

(5) مکرم محمد ریاض صاحب

ابن مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب

(سابق صدر جماعت ٹوٹنگ براڈوے۔ یوکے)

12 جولائی 2024ء کو 71 سال کی عمر میں ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کا تعلق لاہور کی جماعت رچنا ٹاؤن سے تھا جہاں آپ نے 1985ء سے 2011ء تک مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ یوکے آنے کے بعد بھی جماعتی خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم نماز اور روزہ کے پابند، غریب پرور، ہمدرد، ملنسار، ایک نیک فطرت اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

۞۞۞۞

جماعت احمدیہ کبیرہ ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال کا جلسہ سالانہ

مورخہ 03 نومبر 2024ء بروز اتوار جماعت احمدیہ کبیرہ ضلع 24 پرگنہ زون A نے اپنا جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ یہ جلسہ بعد نماز مغرب وعشاء امیر ضلع کی زیر صدارت شروع ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اس جلسہ میں تربیتی و تبلیغی امور پر چار تقاریر ہوئیں۔ تین سو ستائیس افراد جلسہ میں شامل ہوئے جس میں گیارہ غیر احمدی افراد تھے۔ جلسہ کی کاروائی Youtube اور Facebook پر لائیو نشر کی گئی جس کو 3,500 سے زیادہ لوگوں نے دیکھا اور سنا۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے مثبت اثرات پیدا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ اکرم احمد معلّم سلسلہ جماعت کبیرہ)

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant
!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!
Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)
طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

آنحضرت ﷺ کی زندگی تو سب کے سامنے ایک کھلی کتاب کی طرح تھی جو جنگ شروع کرنے سے پہلے سب کو حکم دیتے ہیں کہ خبردار! کسی بچے کو قتل نہ کرنا کسی عورت کو قتل نہ کرنا یہاں تک کہ درختوں کو بھی بے سبب نہ کاٹا جائے جو جانوروں کو بھی کسی تکلیف میں دیکھنا پسند نہیں کرتے وہ انسانوں پر کیسے ظلم و تشدد کر سکتے ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14 ؍فروری 2025 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: کیا آنحضرت ﷺ نے جنگ میں ظلم و تشدد کا مظاہرہ کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی زندگی تو سب کے سامنے ایک کھلی کتاب کی طرح تھی جو جنگ شروع کرنے سے پہلے سب کو حکم دیتے ہیں کہ خبردار! کسی بچے کو قتل نہ کرنا کسی عورت کو قتل نہ کرنا یہاں تک کہ درختوں کو بھی بے سبب نہ کاٹا جائے۔ جو جانوروں کو بھی کسی تکلیف میں دیکھنا پسند نہیں کرتے وہ انسانوں پر کیسے ظلم و تشدد کر سکتے ہیں۔

سوال: آنحضرت ﷺ کا قلعہ کی طرف مٹھی کنکریوں کی پھینکنے کا کون سا واقعہ حضور انور نے پیش کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ تیر لگنے سے زخمی ہو گئے اور تیر لگنے سے آپؐ کے کپڑے پھٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے تیر نکالا پھر آپؐ نے ایک مٹھی کنکریوں کی لی اور اس قلعہ کی طرف پھینک دی جس سے ان کا قلعہ لرزنے لگا یہاں تک کہ مسلمانوں نے یہود کو پکڑ لیا پھر قبضہ ہو گیا۔

سوال: کِنانہ بن ربیع کے قتل کا سبب کون تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کِنانہ بن ربیع قتل ہوا لیکن اس کے قتل کا سبب ایک مسلمان سپہ سالار کا قتل تھا جس کے قصاص میں وہ خود قتل ہوا پس یہ ہے اصل حقیقت۔

سوال: خیبر کا دوسرا قلعہ کیا کہلاتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ دوسرا قلعہ، قلعہ صعب بن معاذ کہلاتا ہے۔

سوال: اس قلعے کی خاصیت باقی قلعوں سے کیا تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس قلعہ میں خیبر کے باقی تمام قلعوں سے زیادہ کھانا، جانور اور ساز و سامان تھا اور اس میں پانچ سو جنگجو رہتے تھے۔

سوال: کتنے روز صعب بن معاذ کے قلعہ کا محاصرہ ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت کعب بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے تین روز تک صعب بن معاذ کے قلعہ کا محاصرہ رکھا۔

سوال: اس دوران بنو اسلم کو خیبر میں کس قدر بھوک کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: حضرت مُعَتِّب اسلمیؓ سے روایت ہے کہ بنو اسلم کو خیبر میں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ بنو اسلم نے اتفاق کیا کہ حضرت اسماء بن حارثہؓ کو رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجیں۔ بنو اسلم نے حضرت اسماء بن حارثہؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو ہمارا سلام پیش کرنا اور عرض کرنا کہ ہمیں بھوک اور کمزوری نے آ لیا ہے۔ بہت برا حال ہے۔ حضرت اسماءؓ نے آپؐ کو بنو اسلم کا سلام پیش کیا۔ عرض کی کہ ہمیں بھوک اور کمزوری نے سخت پریشان کر رکھا ہے۔ پس آپ ﷺ اللہ سے ہمارے لیے دعا کریں۔ آپؐ نے دعا کی پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے جس سے میں آپ لوگوں کو تقویت بخشوں۔ میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ میں ان کا حال سمجھتا ہوں جو اس وقت بھوک سے نڈھال ہیں۔ پھر یہ دعا کی کہ اے اللہ! وہ قلعہ ان کے لیے فتح کر دے جو کھانے اور چربی سے بھرا پڑا ہے۔ پھر آپ نے جنگ کے لیے جھنڈا حُباب بن منذرؓ کے حوالے کیا۔

سوال: یہود میں سے کون سا شخص مبارزت کیلئے آمنے سامنے مقابلہ کیلئے نکلا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہود میں سے ایک شخص مبارزت کے لیے، آمنے سامنے مقابلے کے لیے، باہر نکلا جس کا نام یوشع تھا۔

سوال: یوشع کا قتل کس نے کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب یوشع مقابلے کے لیے للکارا تو فوراً حضرت حُباب بن منذرؓ اس کے مقابلے کے لیے آئے۔ وہ قتال کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت حُباب نے اس کو قتل کر ڈالا۔

سوال: زیاد نامی یہودی کو کس صحابی نے قتل کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: زیال نامی یہودی نے مبارزت طلب کی تو حضرت عمارہ بن عقبہ غفاریؓ اس کے مقابلے کے لیے نکلے اور آگے بڑھ کر اس یہودی کے سر پر کاری ضرب لگائی جس سے اس کا سر پھٹ گیا۔

سوال: یہودی سردار سَلّام بن مِشکم کی موت کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہودی سردار سَلّام بن مِشکم کی موت کا بھی ذکر ملتا ہے۔ نطاۃ کے قلعوں کی جنگ میں سَلّام بن مِشکم بھی مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ سلام بنو نضیر کا ایک بڑا سردار تھا اور یہود کا قائد تھا لیکن وہ بیمار تھا اس لیے اس نے دیگر یہودی سرداروں کی طرح جنگ میں عملی طور پر حصہ نہیں لیا یعنی خود تلوار تیر کے ساتھ جنگ میں شامل نہیں ہوا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کو یہ تجویز پیش کی کہ وہ کَتِیبہ کے علاقے میں چلا جائے کیونکہ وہ زیادہ محفوظ ہیں۔ لیکن سلّام بن مشکم نے دائمی مریض ہونے کے باوجود یہ تجویز قبول نہیں کی حتیٰ کہ وہ نطاۃ ہی میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی تیر اندازی کس طرح کی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت محمد بن مسلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ تیر اندازی کر رہے تھے اور آپؐ کا ایک نشانہ بھی خطا نہ گیا۔ آپؐ میری طرف دیکھ کر مسکرائے۔

سوال: خیبر کی فتح کے بعد یہود کا خیبر میں قیام اور یہود کی نصف پیداوار پر خیبر کے باغات دینے کا کیا ذکر ملتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: معاہدے کے مطابق تو یہود کو شام کی طرف جلاوطن ہونا تھا مگر یہود نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ انہیں خیبر میں رہنے دیا جائے تا کہ وہ یہاں کی زراعت اور کھیتی باڑی کرتے رہیں کیونکہ وہ اس کے متعلق بہت کچھ جانتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے ان کی درخواست قبول کرتے ہوئے انہیں خیبر میں رہنے کی اجازت دے دی تا کہ وہ زراعت کا کام کریں اور اس کے عوض نصف پھل حاصل کریں۔ ان سے بڑی نرمی کا سلوک کیا۔ صحیح بخاری کی روایت میں اس کا ذکر یوں ملتا ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر یہود کو دیا کہ وہ اس میں کام کریں اور وہاں کھیتی باڑی کریں اور ان کے لیے نصف ہے جو وہاں پیدا ہو۔

سوال: قلعہ قَموص کب فتح ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قلعہ قَموص کے فتح کے ضمن میں کتب سیرت میں لکھا ہے کہ اس کا محاصرہ بیس روز تک کیا گیا اور بالآخر حضرت علیؓ کے ہاتھ یہ قلعہ یہود کے ساتھ سخت مقابلے کے بعد فتح ہوا۔ نیز اس قلعہ کی تسخیر کے ضمن میں بعض سیرت نگاروں نے کتب میں وہی واقعات درج کیے ہیں جو قلعہ ناعم کی تسخیر کے حوالے سے دیگر مصنفین نے بیان کیے ہیں۔

❁ ❁ ❁

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے، جس شخص نے لہو و لعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20 ؍اکتوبر 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۔ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ ابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَ اذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۔ وَ اِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَہۡوَۨا انۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡہَا وَ تَرَکُوۡکَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّہۡوِ وَ مِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ۔ (الجمعۃ:10 تا 12)

سوال: اللہ تعالیٰ کی نظر میں رمضان میں خالص ہو کر گزرا ہوا ایک لمحہ بھی کیسا ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: خالص ہو کر اس کی راہ میں گزرا ہوا ایک لمحہ بھی انسان کی کایا پلٹ سکتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کو ماں باپ سے بھی زیادہ بڑھ کر پیار کرتا ہے۔ وہ جب اپنے بندے کو اپنے ساتھ چمٹاتا ہے تو وہ بندہ وہ نہیں رہتا جو پہلے تھا۔ اس ایک سچے اور خالص لمحے کی دعا انسان کو برائیوں سے اتنا دور لے جاتی ہے، اس کی طبیعت میں اتنا فرق ڈال دیتی ہے جو مَشرِقَین کا فرق ہے۔

سوال: حضور انور نے نماز جمعہ میں جلدی آنے کے متعلق تجارت اور کاروبار کرنے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں کہ جمعہ کی نماز پر جلدی آؤ اور اپنی تجارت، اپنے کاروبار اور اپنے کام چھوڑ دیا کرو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ رزق دینے والی ذات خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر اس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، بظاہر نقصان اٹھاتے ہوئے بھی جمعہ کے لئے آؤ گے تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرما دے گا کہ جس نقصان سے تم ڈر رہے ہو وہ نہیں ہوگا اور اگر بالفرض کہیں کوئی تھوڑی بہت کمی رہ بھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے تمہیں اور ذریعوں سے برکتوں سے بھر دے گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔

سوال: نماز جمعہ کی اہمیت کے بارے میں حضور انور نے کون سی حدیث بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے۔ سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے۔ جس شخص نے لہو و لعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد والا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام جمعہ کی اہمیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جمعہ کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں، یہ ایک میموریل تھا جو جمعہ کی رخصت کی بدلی کے وقت وائسرائے کو بھیجا

گیا تھا۔ تو بہر حال اس میں جمعہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر کے اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے اور اس بارے میں خاص ایک سورۃ قرآن شریف میں موجود ہے جس کا نام سورۃ الجمعہ ہے اور اس میں حکم ہے کہ جب جمعہ کی بانگ دی جائے (اذان دی جائے) تو تم دنیا کا ہر ایک کام بند کر دو اور مسجدوں میں جمع ہو جاؤ۔ اور نماز جمعہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کرے گا وہ سخت گنہگار ہے۔ اور قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو اور جس قدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف میں تاکید ہے اس قدر عید کی نماز کی بھی تاکید نہیں۔

سوال: آج کل کے حالات کے لحاظ سے حضور انور نے کون سی دعا بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہے وہ آج کل کے حالات کے لحاظ سے بھی بہت اہم ہے۔ کیونکہ آج کل جو معاشرے کا حال ہے، گندگیوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ وہ دعا ہے رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ کہ اے میرے رب اس فساد کرنے والی قوم کے خلاف میری مدد کر۔

سوال: سیدھے راستے پر چلنے کی کون سی دعا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت زیاد بن علاقہؓ اپنے چچا عتبہ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ وَالْاَ هْوَاءِ کہ اے میرے اللہ میں بُرے اخلاق اور بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

سوال: بخشش اور مغفرت کے لئے کیا دعا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَ جَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ كُلِّهٖ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَجَهْلِيْ وَ جِدِّيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ کہ اے میرے رب! میری خطائیں، میری جہالتیں، میری تمام معاملات میں زیادتیاں جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے مجھے بخش دے۔ اے میرے اللہ! مجھے میری خطائیں، میری عمداً کی گئی غلطیاں، جہالت اور سنجیدگی سے ہونے والی میری غلطیاں مجھے معاف فرما دے اور یہ سب میری طرف سے ہوئی ہیں۔ اے اللہ! مجھے میرے وہ گناہ بخش دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو مجھ سے بعد میں سرزد ہوئے ہیں اور جو میں چھپ کے کر چکا ہوں اور جو میں اعلانیہ کر چکا ہوں۔ مقدم و مؤخر تو ہی ہے اور تو ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ پس اللہ ہی ہے جو ہمیں معاف رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔

سوال: دنیا و آخرت کی آفتوں سے بچنے کی کون سی دعا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہم تیرے گناہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے۔ تو ہم کو معاف کر اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو اے رب العالمین! تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے اور تیرے بے انتہا مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔

سوال: انسان کبائر گناہ سے کس طرح بچ سکتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اگر انسان کبائر گناہ سے بچے تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور رمضان سے اگلا رمضان ان دونوں کے درمیان ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

✡✡✡✡

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ

رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

(الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 جنوری 2025ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

(نماز جنازہ حاضر)

(1) مکرم محمد عارف چودھری صاحب
(آف جہلم حال پٹنی۔ یوکے)

9 جنوری 2025ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1982ء میں خلافت رابعہ کے دور میں بیعت کی توفیق پائی۔ بیعت کے بعد آپ کو خاندان کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ مستقل مزاجی سے اپنے عہد بیعت پر قائم رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، دُعا گو، غریب پرور، خوش اخلاق، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا شامل ہے۔ آپ کی اہلیہ حضرت مولوی محمد ابراہیم جہلمی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں۔

(نماز جنازہ غائب)

(1) مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
(دارالصدر غربی ربوہ حال بلجیم)

2 مارچ 2023ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا بچپن قادیان میں صحابہ کی پاکیزہ صحبت میں گزرا۔ تقسیم ہند کے بعد فیصل آباد منتقل ہو گئے۔ 1974ء کے ہنگاموں میں ان کے خاندان کی چار دکانیں جلا دی گئی تھیں جن میں ان کا کلینک بھی شامل تھا۔ آپ بہت بہادر اور نڈر انسان تھے۔ ہنگاموں کے بعد آپ نے دوبارہ فیصل آباد میں اسی جگہ پر اپنا کلینک کھولا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد پر بچوں کی تربیت کی خاطر فیملی کو ربوہ شفٹ کر دیا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ، دعا گو، زیرک، صائب الرائے، ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ غریب اور نادار مریضوں کا مفت علاج بھی کرتے رہے۔ جماعتی چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ جلسہ سالانہ بلجیم کے موقع پر نظامت طبی امداد میں ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے، تین بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ حکیم محمد رفیع ناصر صاحب (ناصر دواخانہ) کے چھوٹے بھائی اور مکرم فرخ راحیل صاحب (مربی سلسلہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن) کے نانا تھے۔

(2) مکرم جناب پروفیسر شہید الاسلام موڑل صاحب
ابن مکرم جناب نور علی موڑل صاحب
(آف سندربن۔ ڈھاکہ بنگلہ دیش)

13 اگست 2024ء کو ڈھاکہ میں 49 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 17 سال سندربن جماعت میں اور 10 سال ڈھاکہ مقامی جماعت کے دفتر میں بطور دفتری خادم خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، بڑے امانت دار، سادہ مزاج، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ سب کے ساتھ ہمیشہ مسکراتے ہوئے بات کرتے تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بھی شوق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرم جناب شاہ مستفیض الرحمان صاحب
ابن مکرم جناب شاہ محمد عزیز الرحمان صاحب مرحوم
(بنگلہ دیش)

17 دسمبر 2024ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم جماعت کے دیرینہ خادم تھے۔ جماعت کے سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نے چند کتابیں بھی تصنیف کیں جن میں بعض تبلیغ کے لیے مفید ثابت ہوئیں۔ مرحوم علم دوست انسان تھے اور ڈھاکہ سٹی کالج کے وائس پرنسپل کے طور پر بخوبی اپنا فریضہ ادا کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

(4) مکرم جناب محمد نصیر احمد صاحب
ابن مکرم جناب چان میاں صاحب مرحوم
(ڈھاکہ۔ بنگلہ دیش)

17 دسمبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ناکھالپارہ جماعت کے ممبر تھے اور خاموشی سے جماعت کی قابل قدر خدمت کرنے والے تھے۔ اپنے ذاتی اثر و رسوخ سے بھی جماعت کی بہت مدد اور استعانت کرتے رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت اور نظام جماعت کے اطاعت گزار، ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ ایک Freedom-Fighter تھے جس کی وجہ سے آپ کی وفات پر حکومت کی طرف سے آپ کو گارڈ آف آنر بھی پیش کیا گیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔

(5) مکرم خالد محمود مظفر صاحب
ابن مکرم مظفر احمد صاحب مرحوم
(عمرکوٹ۔ سندھ)

18 دسمبر 2024ء کو 56 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ کنری کے علاوہ مجلس کے دیگر شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی۔ بوقت وفات بطور ناظم اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ ضلع عمرکوٹ و منتظم تعلیم مجلس دارالفضل کنری خدمت بجالا رہے تھے۔ تبلیغ کا بھی جنون کی حد تک شوق تھا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت کے فدائی، سلسلہ کا درد رکھنے والے، بڑے صاف گو، خوش اخلاق، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب (مربی سلسلہ) کے بھتیجے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

✡✡✡✡

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 36

اس ضمن میں حضور انور نے فرمایا کہ جب یہ حملے ہوئے ہیں اس سلسلہ میں برطانیہ میں سیاسی رہنماؤں اور مفکروں نے جو ردّعمل دکھایا ہے وہ دوسرے ملکوں کے بعض سیاستدانوں سے بہرحال ممتاز رہا ہے۔ اور اس کے لئے حضور نے اظہار تشکر فرمایا اور فرمایا کہ دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے سے کیا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے؟ سوائے منفی جذبات ابھرنے کے جس سے نفرت اور ناپسندیدگی بڑھتی ہے اور پھر نفرتیں مشتعل جذبات کا روپ دھارتی ہیں اور بعض انتہا پسند مسلمان غیر اسلامی حرکتوں کا ارتکاب کرتے ہیں اور غیر مسلموں کو موقع دیتے ہیں کہ منفی جذبات کو ہوا دی جائے۔ مگر جو انتہا پسند نہیں ہیں اور جو رسول اکرم ﷺ سے گہری محبت رکھتے ہیں انہیں ان حملوں سے شدید صدمہ پہنچتا ہے اور جماعت احمدیہ ان لوگوں میں سے صف اوّل میں ہے۔ ہماری زندگیوں کا واحد اور اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا کے سامنے آنحضرت ﷺ کا اسوہ پاک اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے معزز پیغامبر تھے۔ اس لئے ہم تو کبھی بھی ان کے بارہ میں کوئی بے عزتی کا کلمہ نہیں کہہ سکتے مگر جب ہمارے نبیٔ پاک ﷺ کی ذات بابرکات پر جھوٹے اور بے بنیاد الزام لگائے جاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے بے حد دکھ کا باعث ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج کے زمانہ میں جب دنیا مختلف دھڑوں میں تقسیم ہوتی جارہی ہے، انتہا پسندی زور پکڑتی جارہی ہے۔ معاشی اور اقتصادی حالات بگڑ رہے ہیں، اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہر قسم کی نفرتوں کو بھلا کر امن کی بنیادیں استوار کی جائیں اور یہ صرف تب ہی ممکن ہوسکتا ہے کہ تمام لوگوں کے جذبات کا احترام کیا جائے۔ اگر یہ مناسب طریق سے، سچائی سے اور نیکی کے ساتھ نہ کیا گیا تو حالات بگڑ کر ناقابل اختیار حدود سے تجاوز کر جائیں گے۔

حضور نے فرمایا مَیں مانتا ہوں کہ اقتصادی طور پر مضبوط اقوام نے غیر ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کو پناہ بھی دی ہے اور اپنے ممالک میں رہنے کی جگہ بھی دی ہے جس میں مسلمان بھی شامل ہیں۔ حقیقی انصاف کا تقاضا ہے کہ سب لوگوں کے جذبات کا خیال رکھا جائے اور ان لوگوں کے اعتقادات کا بھی احترام کیا جائے۔ یہی ذریعہ ہے جس سے ان کی عزت نفس کی حفاظت ہوسکے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں پہلے کہہ آیا ہوں اور شکر گزار ہوں کہ برطانوی قانون سازوں اور سیاستدانوں نے انصاف کو سربلند رکھا ہے اور عوام کے مذہبی حقوق میں مداخلت نہیں کی۔ درحقیقت یہی راہ ہے جس کی طرف قرآن کریم نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

قرآن کریم کا فرمان ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (بقرہ: 257) دین میں کوئی جبر نہیں۔ حضور انور نے اس کی تشریح میں فرمایا کہ یہ قرآنی اصول اس الزام کی بھی نفی کرتا ہے جو اسلام پر لگایا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مزید برآں مسلمانوں کو اس میں ہدایت دی گئی ہے کہ مذہبی اعتقاد بندے اور خدا کے درمیان تعلق ہے اور اس تعلق میں ہرگز کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے مذہب پر کاربند ہو اور اپنی مذہبی رسومات کی بجا آوری کرے۔

اس ضمن میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر مذہب کے نام پر کوئی ایسی کارروائی عمل میں لائی جائے جو دوسرے لوگوں کے لئے ضرر رساں ہو اور ملکی قانون کے خلاف ہو تو قانون نافذ کرنے والے اداروں کو حق ہے کہ اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں کیونکہ یہ بات تو واضح ہے کہ اگر کوئی ظالمانہ رسم یا حرکت کی جائے تو وہ کسی بھی مذہبی ذریعہ سے خدائی تعلیم نہیں ہوسکتی۔

حضور نے فرمایا کہ قیام امن کے لئے یہ بنیادی اصول ہے خواہ اسے ملکی سطح پر دیکھا جائے یا بین الاقوامی سطح پر۔ اس کے علاوہ اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ اگر مذہب تبدیل کرنے کی وجہ سے کوئی قوم یا گروہ یا حکومت تمہارے لئے مشکلات پیدا کرتی ہے اور اس کے بعد حالات کا پلڑا تمہاری سمت جھک جاتا ہے اور تمہیں طاقت حاصل ہوجاتی ہے تو تم کسی قسم کا تعصب یا دشمنی دلوں میں مت رکھو۔ جیسا کہ قرآن کریم کا فرمان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (سورۃ المائدۃ آیت 9)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حضور نے فرمایا کہ معاشرہ میں قیام امن کے لئے یہ اسلامی تعلیم ہے کہ انصاف سے بالکل قدم نہ ہٹاؤ یہاں تک کہ دشمن سے بھی انصاف کرو۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ اس تعلیم پر چلتے ہوئے انصاف کے تمام تقاضوں پر بھرپور عمل کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقت کی تنگی کے باعث زیادہ مثالیں اس وقت پیش نہیں کی جاسکتیں مگر تاریخ گواہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد قطعی کوئی بدلہ ان لوگوں سے نہیں لیا جنہوں نے مسلمانوں کو شدید مظالم کا نشانہ بنایا تھا۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے انہیں معاف فرمادیا بلکہ انہیں اجازت دی کہ وہ اپنے اپنے مذہب پر کاربند رہیں۔

حضور انور نے انتباہ فرمایا کہ آج کے زمانہ میں امن کا قیام صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ دشمن کو بھی تمام پہلوؤں سے انصاف عطا کیا جائے۔ نہ صرف مذہبی انتہا پسندی کے خلاف جنگوں میں بلکہ ہر قسم کی لڑائیوں میں بھی۔ صرف اس قسم کا امن ہی دیرپا ہوسکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ صدی میں دو عظیم جنگیں لڑی گئیں۔ ان کی جو بھی وجوہات بنیں ان کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہی سبب نتھر کر سامنے آن کھڑا ہوتا ہے کہ انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا گیا تھا جس کے ردّعمل میں جب یہ خیال کیا گیا کہ الاؤ ٹھنڈا کر دیا گیا ہے حقیقتاً وہ راکھ کے نیچے ہلکے ہلکے سلگتی ہوئی چنگاریاں تھیں جنہوں نے دوبارہ بھڑک کر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

حضور نے فرمایا کہ آج دنیا میں بے چینی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ جنگیں اور قیام امن کے نام پر کی جانے والی کارروائیاں، قوموں کو عالمی جنگ کی طرف دھکیلتی نظر آتی ہیں۔ قوموں کے معاشرتی اور اقتصادی مسائل حالات کو مزید خراب کرنے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے امن کے قیام کے لئے بعض سنہری اصول ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ لالچ دشمنیوں کو بڑھاتا ہے۔ اس کا اظہار بعض دفعہ سرحدی پھیلاؤ کے ذریعے یا دوسری قوموں کے قدرتی ذخائر پر ناجائز تصرف یا پھر ملکوں کے حکمرانوں پر تسلّط کے ذریعہ دیکھنے میں آتا ہے۔ ان ذرائع سے مظالم وجود میں آتے ہیں چاہے وہ کسی ظالم، مطلق العنان حاکم کے ہاتھ سے ہو رہے ہوں جو عوام کے حقوق پامال کر کے اپنی طاقت کے بل بوتے پر اپنے ذاتی مفادات کے لئے کوشاں ہو یا انہی وجوہات کی بنا پر کوئی بیرونی طاقت حملہ آور ہو کر دست درازی کرے۔ اور پھر بعض دفعہ مظالم کی چکّی میں پسنے والے عوام باہر کی دنیا کو مدد کے لئے پکارتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ظلم کی جو بھی وجہ بن رہی ہو اس سے نمٹنے کے لئے پیغمبر اسلام ﷺ نے ہمیں ایک نہایت سنہرا گُر عطا فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''مظلوم اور ظالم دونوں کی مدد کرو''۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے صحابہؓ نے دریافت فرمایا کہ انہیں مظلوم کی مدد کی تو سمجھ آتی ہے مگر ظالم کی مدد کیونکر کی جائے؟ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا ظالم کا ہاتھ روک کر اس کی مدد کرو کیونکہ ظلم کرنے سے وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سزاوار ہو گا۔ اس لئے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے ظلم سے باز رکھو۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سنہرا اصول ہے جو انسانی معاشرت میں چھوٹے سے چھوٹے دائرہ میں بھی قابل عمل ہے اور بین الاقوامی سطح پر بھی۔ اس حوالہ سے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ۔ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (سورۃ الحجرات: 10)

حضور نے فرمایا کہ یہ تعلیم مسلمانوں کو مخاطب کر کے دی گئی ہے مگر یہ اصول اپنا کر ساری دنیا میں امن کا قیام ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ اس قرآنی ہدایت میں انصاف کرنے کا حکم ہے۔ پھر وضاحت کی گئی ہے کہ اگر انصاف کرنے کے باوجود امن قائم نہ ہو تو سب مل کر اس زیادتی کرنے والے گروہ سے جنگ کریں یہاں تک کہ وہ ہتھیار ڈال دے۔ اور جب اس قسم کا گروہ امن کا طالب ہو تو پھر انصاف کا تقاضا ہے کہ نہ تو اس سے انتقام لو اور نہ اس پر کوئی پابندیاں یا اقتصادی قدغن لگاؤ۔ اس پر نظر ضرور رکھو مگر ساتھ ہی کوشش کرو کہ ان کی صورت حال بہتر ہو۔

حضور انور نے طاقتور قوموں کو یاددہانی کروائی کہ ان کے ہاتھ میں ویٹو (Veto) کی طاقت ہوتی ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ قیام امن کو بہرحال مدنظر رکھیں۔

حضور انور نے قیام امن کے ضمن میں فرمایا کہ ایک اور اصول جو قرآن حکیم نے ہمیں عطا فرمایا ہے وہ دوسروں کی دولت کی طرف طمع کی نظر سے دیکھنے کی ممانعت ہے۔ فرمایا: ''اور ہم نے جو ان میں سے بعض لوگوں کو دنیوی زیبائش کے سامان دے رکھے ہیں تو اس کی طرف اپنی دونوں آنکھوں کی نظر کو پھیلا کر مت دیکھ کیونکہ یہ سامان ان کو اس لئے دیا گیا ہے کہ ہم اس کے ذریعہ سے ان کی آزمائش کریں۔ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 132)

حضور نے فرمایا: دوسروں کی دولت کے لئے حرص کرنا اور حسد کرنا دنیا میں بے چینی کو بڑھانے کا سبب ہیں۔ فرد کی حیثیت سے جب دوسرے کے مال و منال کا لالچ کیا جاتا ہے تو یہ نہ ختم ہونے والی حرص انسان کا سکون درہم برہم کر دیتی ہے۔ قوموں نے جب دوسری قوموں کے اموال اور دولتوں کا لالچ کیا تو دنیا کا امن خطرے میں پڑ گیا۔ تاریخ گواہ ہے اور ہر شخص بآسانی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ دوسروں کی دولت ہتھیانے کی خواہش ہمیشہ بدنتائج ہی پیدا کرتی ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے کہ اپنے وسائل پر نظر رکھو اور اس کا بہترین استعمال کر کے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

حضور نے فرمایا کہ سرحدی چڑھائیاں کر کے دوسروں کے قدرتی ذخائر پر دسترس حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بعض دفعہ طاقتور قومیں اثر ورسوخ کے بل بوتے پر دوسری قوموں کے مقابل میں دھڑے بنا کر ان کے وسائل اپنے اختیار میں لے لیتی ہیں۔ بعض حکومتوں کے مشیر اپنی کتابوں میں جب اس قسم کی کارروائیوں کو بے نقاب کرتے ہیں تو غریب ممالک میں بے چینی کی لہریں دوڑ جاتی ہیں۔ پھر یہی بے چینیاں بعض دفعہ شدید ردّعمل کی صورت اختیار کر لیتی ہیں اور تشدد کی کارروائیاں بعض حلقوں میں دیکھنے میں آتی ہیں اور وسیع پیمانے پر تباہ کاری کرنے والے ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہوجاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کی دنیا کے لوگ اپنے آپ کو نسبتاً زیادہ سنجیدہ، باشعور اور باخبر سمجھتے ہیں۔ حتی کہ غریب ممالک میں بھی ایسے افراد پائے جاتے ہیں جنہیں بعض علمی میدانوں میں اعلیٰ درجہ کی برتری حاصل ہوجاتی

ہے۔ان حالات میں توقع تو یہ ہونی چاہئے تھی کہ تمام قومیں مل کر یہ کوشش کرتیں کہ اس قسم کے انداز فکر سے بچا جائے اور ان غلطیوں سے باز رہا جائے جن سے ماضی میں خوفناک جنگیں پیدا ہوئیں۔ خداداد دماغی صلاحیتوں اور سائنسی ترقی کو استعمال میں لاکر ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ انسانی فلاح و بہبود کے طریقے ڈھونڈ نکالے جاتے ،قدرتی وسائل کے بہترین استعمال کے لئے ایک دوسرے کی مدد کی جاتی۔ خداوند تعالیٰ نے ہر ملک کو کچھ ایسے وسائل عطا فرمائے ہیں کہ اگر ہر ملک ان وسائل کا صحیح استعمال کرے تو یہ دنیا واقعتاً جنت نظیر بن جائے۔بعض ممالک کو موسم ایسے عطا ہوئے ہیں اور زمینیں ایسی زرخیز عطا ہوئی ہیں کہ اگر مل جل کر باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ جدید تکنیکی سہولتوں کو بروئے کار لایا جاتا تو دنیا سے بھوک کا خاتمہ ہو جاتا۔

حضور نے فرمایا کہ جن ممالک کو معدنیات کے ذخائر عطا ہوئے ہیں ان کو آزادی ہونی چاہئے کہ وہ معقول قیمتوں پر کھلی مارکیٹ میں اپنے ذخیروں کی تجارت کرسکیں۔اس طرح تمام ممالک ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ منصفانہ راستہ ہے اور یہی وہ راہ ہے جسے خداوند تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر دنیا میں بھیجے تا کہ وہ مخلوق کی رہنمائی کریں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہیں کیا ہیں۔مگر اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ فرمان بھی جاری کر دیا کہ ہر فرد مذہب کے معاملہ میں آزاد ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ جزا اور سزا کا عمل موت کے بعد ہی واقع ہوگا مگر خدا تعالیٰ نے جو نظام جاری فرمایا ہے اس کے تحت جب مظالم اپنی انتہاؤں کو چھونے لگیں اور عدل وانصاف کے تقاضوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو اس کے بعض طبعی نتائج اسی دنیا میں بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جب ظلم بہت بڑھ جاتا ہے تو ردّعمل بھی شدید ہوتا ہے اور پھر اس چیز کی گارنٹی کوئی نہیں دے سکتا کہ ردّعمل صحیح ہوگا یا غلط۔حضور نے فرمایا کہ دنیا فتح کرنے کا صحیح طریق تو یہ ہے کہ غریب ممالک کو ان کے صحیح منصب پر کھڑا کیا جائے جو ان کا حق ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس وقت عالمی مسائل میں ایک بہت بڑا مسئلہ اقتصادی بحران ہے جسے Credit Crunch (یعنی قرضوں کی بازیابی کا فقدان) کہا جا رہا ہے۔شاید یہ بات سننے والوں کو عجیب معلوم ہو مگر اس مسئلے کے تمام شواہد ایک ہی بنیادی حقیقت کی طرف نشان دہی کر رہے ہیں۔قرآن حکیم میں ہمیں ہدایت ملتی ہے کہ سُود سے اجتناب کرو۔ کیونکہ سُود ایک ایسی شدید برائی ہے جس سے گھریلو،قومی اور بین الاقوامی سکون درہم برہم ہو جاتا ہے۔ قرآن حکیم نے خبردار کیا ہے کہ جو لوگ سُود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے (اپنی) مس سے حواس باختہ کر دیا ہو۔حضور انور نے سورۃ البقرۃ کی آیات نمبر 276 تا 280 کے حوالہ سے تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کو اس ہدایت کے ذریعہ سُودی لین دین سے منع کر دیا گیا ہے۔اس کے پیچھے جو حکمت بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ جو سُود تم حاصل کرو وہ تمہاری دولت میں اضافہ نہیں کرتا باوجود اس کے کہ ظاہری نظر میں وہ بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔مگر آخر کار وہ وقت آتا ہے جب اصل نتیجہ سامنے آجاتا ہے۔مزید برآں ہمیں خدائی احکام میں متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر تم باز نہ آؤ تو سمجھ لو کہ تم نے خدائی احکامات کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کے Credit Crunch یعنی قرضوں کے بحران سے صورتحال نہایت وضاحت کے ساتھ سامنے آگئی ہے۔شروع میں صورتحال یہ تھی کہ افراد جائیداد کی خرید کے لئے قرضے لیتے تھے اور تمام عمر اس قرض کی ادائیگی کرتے کرتے مقروض ہونے کی حالت میں موت کے منہ میں چلے جاتے تھے مگر جائیداد کی ملکیت ان کو حاصل نہیں ہوسکتی تھی۔مگر آج کے دور میں حکومتیں قرضوں کے بوجھ تلے اس طرح دبی ہوئی ہیں کہ ان کی حالت زار پر یہی تشبیہ صادق آتی ہے کہ ان کی حواس باختگی ایسی ہے جیسا کہ کوئی دیوانہ شخص۔ بہت بڑی بڑی کمپنیوں کا دیوالیہ نکل گیا ہے۔ بہت سے بینک اور مالیاتی ادارے یا تو دیوالیہ ہو گئے ہیں یا حکومتی امداد کے ذریعہ انہیں ڈوبنے سے بچایا گیا ہے۔ یہ سنگین صورتحال دنیا کے تمام ممالک میں پیش آرہی ہے خواہ وہ امیر ممالک ہوں یا غریب۔

حضور انور نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ مجھ سے زیادہ موجودہ حالات کے بارہ میں علم رکھتے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ جن لوگوں نے بینکوں میں پیسہ رکھا ہوا ہے اس پیسے کی کوئی قیمت نہیں رہی۔اب یہ حکومتوں پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح اور کس حد تک ان کی مدد کرے گی۔مگر بہر حال دنیا کے بیشتر ممالک میں خاندانوں کا ذہنی سکون ،تاجروں کا سکون اور اکابرین حکومت کا سکون برباد ہو گیا ہے۔کیا یہ صورتحال ہمیں سوچنے پر مجبور نہیں کرتی کہ یہ سب وہی مسائل ہیں جن کے بارہ میں ہمیں وقت سے بہت پہلے خبردار کیا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس صورتحال کے مزید کیا نتائج مرتب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے کہ امن کی طرف آجاؤ۔امن کی طرف آنا تب ہی ممکن ہوگا جب لین دین اور کاروبار خالص اور مثبت روش پر چلائے جائیں گے اور جب تمام وسائل کا مناسب اور منصفانہ استعمال ہوگا۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اختصار سے مَیں نے اسلامی تعلیمات میں سے چند نکات آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں جن کو مَیں اس یاددہانی کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ اصل اور سچا امن انسانوں کو صرف اس صورت میں مل سکتا ہے کہ وہ اپنے ربِّ کریم کی طرف متوجہ ہوں۔ خدا تعالیٰ تمام انسانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس مرکزی حقیقت کو سمجھ سکیں۔صرف اسی صورت میں وہ دوسروں کا حق ادا کرسکیں گے۔

خطاب کے اختتام پر حضور انور نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا فرمایا کہ وہ تشریف لائے اور توجہ سے تمام گزارشات کو سنا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21/جنوری 2025ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

(نماز جنازہ حاضر)

(1) مکرمہ نشاط فاطمہ صاحبہ

اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب بنگالی

(واقف زندگی کارکن الشرکتہ الاسلامیہ لندن۔یوکے)

16/جنوری 2025ء کو 54 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے نانا مکرم بدرالدین صاحب (ایڈووکیٹ) کے ذریعے آئی جنہوں نے 1924ء میں رنگ پور بنگلہ دیش میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا لیکچر سن کر احمدیت قبول کی تھی۔مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ، بڑی شریف النفس، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔اچھی تعلیم یافتہ تھیں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا بھی خاص خیال رکھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔مرحومہ کے شوہر مکرم منصور احمد صاحب (واقف زندگی) الشرکتہ الاسلامیہ میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2) مکرمہ ثریا تسنیم صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد نواز صاحب مرحوم

(آلڈرشاٹ۔یوکے)

18/جنوری 2025ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت بیگم بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی پوتی اور مکرم محمد اسحاق صاحب درویش قادیان کی بھتیجی تھیں۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، غریب پرور، ہمدرد، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ پاکستان میں سینکڑوں احمدی اور غیر احمدی بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔تبلیغ کا بہت شوق تھا اور پاکستان میں تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہیں۔پسماندگان میں ایک بیٹا اور 5 بیٹیاں شامل ہیں۔آپ کے بیٹے مکرم چودھری شہباز احمد صاحب کو بطور صدر جماعت آلڈرشاٹ ساؤتھ اور نائب سیکرٹری تعلیم یوکے خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔مرحومہ کے دو نواسے مکرم انس احمد صاحب اور مکرم عظیم اشرف صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ اسی طرح دو نواسے مکرم احمد سرفراز صاحب اور مکرم عمیر احمد صاحب واقف زندگی ہیں۔

(نماز جنازہ غائب)

(1) مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم مجید احمد بھٹی صاحب مرحوم

(سیالکوٹ)

4 اور 5/جنوری 2025ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا حضرت چودھری کریم بخش صاحب پٹواری رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔مرحومہ نے اپنے خاوند کے ساتھ مل کر اپنی ذاتی زمین جماعت کو پیش کی اور وہاں مربی ہاؤس تعمیر کروایا۔اسی طرح گاؤں میں مسجد کی تعمیر بھی کروائی۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، مہمان نواز، غریب پرور، اچھے اخلاق کی مالک ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں 3 بیٹے اور 5 بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔آپ مکرم مبارز احمد بھٹی صاحب (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ جرمنی) کی نانی تھیں۔

(2) مکرم ڈاکٹر فضل رانا صاحب

ابن مکرم حکیم فتح محمد رانا صاحب

(امریکہ)

24/اکتوبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے خاندان نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں احمدیت قبول کی تھی۔ 1947ء میں پاکستان ہجرت کی اور ڈگری، ضلع تھرپارکر میں سکونت اختیار کی۔مرحوم نے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد پاک فوج میں کیپٹن ڈاکٹر اور فلائٹ سرجن کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 1990ء میں کرنل کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے ایام میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمت کی توفیق پائی۔کراچی کے مضافاتی دیہات میں جماعت کے طبی کیمپوں میں بھی شامل ہوتے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد مرحوم کو 1996ء سے 1998ء تک Kano، نائیجیریا میں بطور ڈاکٹر خدمت کی توفیق ملی اور آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہدایت پر احمدیہ ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر کے طور پر ہسپتال کی عمارت اور تنظیمی ڈھانچے کو بہتر کرنے کا کام کیا اور مقامی معززین سے تعلقات قائم کیے۔ 1998ء میں آپ امریکہ منتقل ہو گئے اور لوکل جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔خلافت سے گہری وابستگی کا تعلق تھا۔مربیان سلسلہ کا بہت احترام کرتے اور ہمیشہ ان سے تعاون کے لیے تیار رہتے تھے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اپنے بچوں کو بھی جماعت کی خدمت اور مالی قربانی کی تلقین کیا کرتے تھے۔آپ ایک ہمدرد ڈاکٹر، ایماندار اور محبت کرنے والے مخلص اور نیک انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

(3) مکرمہ مبارکہ بیگم رانا صاحبہ

اہلیہ مکرم فضل رانا صاحب مرحوم

(امریکہ)

12/نومبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے پڑدادا حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔مرحومہ نے اسلامی تاریخ میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی تھی۔مرحومہ کا خلافت سے بہت وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔آپ ضرورتمندوں کا بہت خیال رکھتی تھیں اور خاموشی سے ان کی مدد کیا کرتی تھیں۔مرحومہ نے Boston میں مقامی مسجد کے لیے زمین کی خریداری کے لیے مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔آپ کے مقامی لجنہ کے ساتھ ذاتی تعلقات

باقی صفحہ نمبر 30 پر ملاحظہ فرمائیں

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر12262: میں امن پریت زوجہ مکرم جہانگیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5 نومبر 1996ء تاریخ بیعت 2004ء ساکن: پونچھ سٹی تحصیل حویلی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 7 فروری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور بصورت حق مہر 2 تولہ 22 کیریٹ، اور ڈیڑھ تولہ زیور تحفہ والدین کی طرف سے (کل ساڑھے تین تولہ 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : وسیم احمد ندیم الامۃ : امن پریت گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر12263: میں جہانگیر احمد ولد مکرم محمد شبیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش یکم مارچ 1999ء پیدائشی احمدی ساکن: پونچھ تحصیل حویلی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 7 فروری 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/8,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : وسیم احمد العبد : جہانگیر احمد گواہ : محمد شبیر

مسل نمبر12264: میں محمد شبیر ولد مکرم علم دین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش: 18 اگست 1966ء پیدائشی احمدی ساکن: ڈاکخانہ پونچھ تحصیل حویلی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 6 جنوری 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔دو مکان پونچھ سٹی میں ہیں ایک ساڑھے تین مرلے کا جس میں ایک کچن ایک باتھروم اور تین کمرے ہیں، دوسرا ڈھائی مرلے کا جس میں دو کمرے ایک کچن اور ایک باتھروم ہے اور اسی طرح نچلے حصہ میں ایک دوکان جو قابل مرمت ہے۔خسرہ نمبر 1343۔ایک مکان قادیان میں ہے جس میں تین کمرے ایک کچن اور ایک باتھروم شامل ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : وسیم احمد ندیم العبد : محمد شبیر گواہ : نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر12265: میں مظفر احمد ولد مکرم مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش: 5 اگست 1966ء پیدائشی احمدی ساکن: پٹھانہ تیر تحصیل مہنڈر ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 16 فروری 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔(1) پٹھانہ تیر میں زمین دو کنال خسرہ نمبر 114۔(2) چار کمرے ایک کچن ایک باتھروم پر مشتمل ایک مکان جو مذکورہ 2 کنال میں ہی بنا ہے خسرہ نمبر 114۔(3) پونچھ سٹی میں ساڑھے تین مرلے پر مکان تین کمرے ایک کچن ایک باتھروم (یہ مکان ابھی زیر تعمیر ہے) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/50,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نظارت احمد العبد : مظفر احمد گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر12266: میں عارف احمد ولد مکرم بالا بھائی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ راج مستری تاریخ پیدائش: 28 جون 1984ء تاریخ بیعت 2002ء ساکن: سمدیالہ ضلع بھاؤنگر صوبہ گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 12 نومبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ تجمل احمد العبد : عارف احمد گواہ : تنویر الحق خان

مسل نمبر12267: میں زُلفیٰ خاتون زوجہ مکرم محمد ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 26 مئی 1997ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: احمدیہ مسلم، مسرور منزل، الامن سوسائٹی، احمد آباد، گجرات مستقل پتہ: ایم این گنج بھگوان گولا ضلع مرشدآباد صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 23 نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/30,000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد ناصر احمد الامۃ : زُلفیٰ خاتون گواہ : شاہد احمد

مسل نمبر12268: میں مجمون اکتارا زوجہ مکرم عبدالنور نیر صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش: 14 ستمبر 1996ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: نوکہ Mothorowala دہرادون مستقل پتہ: بھینی بانگر قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ: 19 مئی 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی ایک جوڑی وزن 2.140 گرام 22 کیریٹ زیور نقرئی: پائل ایک جوڑی وزن 50 گرام، دو انگوٹھیاں وزن 20 گرام۔حق مہر -/60,000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عارف احمد خان غوری الامۃ : مجمون اکتارا گواہ : عبدالنور نیر

مسل نمبر12269: میں اسلم محمد ولد مکرم ترسیم محمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن: ڈاکخانہ شوشک تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار -/2,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بوڑشاہ العبد : اسلم محمد گواہ : ترسیم محمد

مسل نمبر12270: میں مہناز اختر زوجہ مکرم محمد اقبال صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1999ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: کوٹ پورہ ضلع تربہ کوٹ صوبہ پنجاب مستقل پتہ: شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/80,000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد اقبال الامۃ : مہناز اختر گواہ : نور جہان

مسل نمبر12271: میں کنیزہ بنت مکرم گلزار دین صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش: 16 جولائی 1998ء پیدائشی احمدی ساکن: کوٹلی ابلو تحصیل وضلع مکتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ: 28 جنوری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد اقبال الامۃ : کنیزہ گواہ : چوہدری محمود احمد

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 15-22 May - 2025 Issue. 20-21

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہر قسم کی نفرتوں کو بھلا کر امن کی بنیادیں استوار کی جائیں

انشاء اللہ خلافت احمدیہ ہمیشہ دنیا میں امن و آشتی کی علمبردار رہے گی

اور دنیا میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں وہ اپنے اپنے وطنوں کے وفادار شہری رہیں گے

ہماری زندگیوں کا واحد اور اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ پاک اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کریں

برطانیہ کے ہاؤسز آف پارلیمنٹ میں 22/اکتوبر 2008ء کو ممبران پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے سفراء اور حکومتی وزراء اور دیگر معززین کی موجودگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی تلاوت اور اس کے ترجمہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

سب سے پہلے مَیں تمام معزز ممبران پارلیمنٹ اور دیگر معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ایک مذہبی جماعت کے سربراہ کو اجازت دی ہے کہ وہ یہاں آکر آپ سے مخاطب ہو۔

حضور انور نے محترمہ جسٹین گرینگ (Justine Greening) کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ وہ مسجد فضل کے حلقہ کی ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس تقریب کا انعقاد ان کی اعلیٰ ظرفی اور وسیع القلبی کا ثبوت ہے کہ اپنے حلقہ کی ایک چھوٹی سی جماعت کا لحاظ کرتے ہوئے خلافت جوبلی کے موقع پر اس قدر کوشش سے سارا انتظام کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے تمام لوگوں کے جذبات کا خیال رکھنے والی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر یہ جماعت اسلام کی سچی تعلیمات کی علمبردار ہے اور برطانیہ میں رہنے والا ہر احمدی محب وطن اور وفادار شہری ہے۔ جس کی وجہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات ہیں جن کا فرمان ہے کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیمات کی مزید تفسیر اور تفہیم بانیٔ جماعت احمدیہ نے ہمیں عطا فرمائی ہے جن کا دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود اور زمانے کے مصلح ہیں۔ آپ نے اپنے دعویٰ کے ساتھ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر دو ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ ایک تو خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اور دوسرے خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی۔ آپ نے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے جو حقوق ہیں ان کو عملی جامہ پہنانا نہایت ہی دشوار اور نازک امور ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خلافت کے بارہ میں آپ کے دل میں یہ خیال جنم لے سکتا ہے کہ اس قسم کی سربراہی سے اختلاف پیدا ہونے اور جنگوں تک کے احتمال ہو سکتے ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ حضور نے فرمایا: مَیں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ یہ الزام اسلام پر لگایا جاتا ہے مگر انشاء اللہ خلافت احمدیہ ہمیشہ دنیا میں امن و آشتی کی علمبردار رہے گی اور دنیا میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں وہ اپنے اپنے وطنوں کے وفادار شہری رہیں گے۔

حضور نے فرمایا: احمدیہ خلافت کا مقصد مسیح موعود اور مہدی علیہ السلام کے مشن کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس لئے اس سے کسی قسم کے خوف کا احتمال نہیں ہے۔ خلافت احمدیہ جماعت کے افراد کو ان ہی دونوں مقاصد کی طرف بلاتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں اور اس ذریعہ سے جماعت دنیا بھر میں امن و آشتی کے قیام کے لئے کوشاں رہتی ہے۔

حضور نے فرمایا: اب مَیں اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں اور وقت کی تنگی کے باعث مختصراً بیان کرتا ہوں کہ اگر ہم غیر جانبدار ہو کر گزشتہ چند صدیوں کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دنیا میں جو جنگیں اس دوران ہوئی ہیں وہ حقیقت میں مذہبی جنگیں نہیں تھیں۔ ان کی بنیاد زیادہ تر جغرافیائی اور سیاسی مفادات تھے۔ یہاں تک کہ آج کے زمانہ میں بھی جو جنگیں ہوئی ہیں ان کی وجوہات سیاسی، اقتصادی اور سرحدی مفادات ہیں۔ جس طرح کے عوامل اس وقت کشیدگی کی فضا پیدا کر رہے ہیں اس سے خوف پیدا ہوتا ہے کہ یہ عناصر مل کر دنیا کو پھر جنگ عظیم کی طرف نہ لے جائیں۔

حضور نے انتباہ فرمایا کہ یہ عوامل وہ ہیں جن سے نہ صرف غریب ممالک متأثر ہو رہے ہیں بلکہ امیر ممالک بھی متأثر ہو رہے ہیں۔ اس لئے بڑی طاقتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ کوششیں مجتمع کر کے انسانیت کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچاؤ کی تدابیر کریں۔

حضور نے فرمایا کہ انگلستان کا شمار بھی ان ممالک میں ہوتا ہے جن کا اثر ورسوخ دوسری قوموں پر ہے خواہ وہ ترقی یافتہ ممالک ہوں یا ترقی پذیر۔ عدل اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے آپ اس اثر ورسوخ کو استعمال کریں اور دنیا کی رہنمائی کریں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ہم ماضی قریب کو دیکھیں تو حکومت برطانیہ نے جہاں بھی حکومت کرنے کے بعد ممالک کو آزادی دی وہاں اعلیٰ درجہ کے انصاف اور مذہبی رواداری کی اقدار کو پیچھے چھوڑا۔ خاص طور پر ہندوستان اور پاکستان میں جماعت احمدیہ اس انصاف کی گواہ ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ نے حکومت برطانیہ کی انصاف پسندی اور مذہبی آزادی کی پالیسی کی کھل کر تعریف کی ہے۔ جب بانیٔ جماعت نے ملکہ وکٹوریہ کو ان کی ڈائمنڈ جوبلی پر مبارکباد دی اور اسلام کی تعلیمات ان تک پہنچائیں تو آپ نے خاص طور پر حکومت برطانیہ کی انصاف پسندی اور مذہبی آزادی کو سراہتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ ہماری تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی حکومت برطانیہ نے انصاف کا علم بلند کیا جماعت نے اس کا برملا اظہار کیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ مستقبل میں بھی قیام انصاف حکومت برطانیہ کا طرّۂ امتیاز رہے گا۔ نہ صرف مذہبی آزادی کے حوالہ سے بلکہ ہر لحاظ سے، اور آپ اپنی اُن اعلیٰ اقدار کو آئندہ بھی سربلند رکھیں گے۔

حضور نے فرمایا اس وقت تمام دنیا میں بے چینی اور بے قراری پائی جاتی ہے۔ جگہ جگہ چھوٹی جنگیں بھڑک اٹھتی ہیں۔ بعض جگہوں پر بڑی طاقتیں دعویٰ کرتی ہیں کہ ان کی کارروائیاں امن کے قیام کے لئے ہیں۔ حضور نے انتباہ فرمایا کہ اگر انصاف کے تقاضوں کو پورا نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ ان چھوٹی جنگوں کے شعلے بھڑک کر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ اسلئے میری آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ آپ دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے کوششیں کریں۔

حضور نے فرمایا کہ اب مَیں مختصراً اسلامی تعلیمات آپ کی خدمت میں پیش کروں گا کہ کس طرح ان تعلیمات کی روشنی میں دنیا میں امن کا قیام ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

فرمایا کہ میری دعا ہے کہ جو ان تعلیمات کے سب سے پہلے مخاطب ہیں یعنی مسلمان ان کو بھی توفیق ملے کہ وہ ان تعلیمات پر عمل کریں مگر بہرحال یہ ذمہ داری دنیا کے تمام ممالک، بڑی طاقتوں اور حکومتوں پر ہے۔

حضور نے فرمایا اس وقت دنیا حقیقتاً ایک بین الاقوامی بستی کا روپ دھار چکی ہے جس کا پہلے کبھی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا، ان مسائل کو حل کرنے کی طرف توجہ مرکوز کرنا ہوگی جن کا تعلق انسانی حقوق کے قیام سے ہے، جن سے دنیا میں امن قائم ہو سکے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کوششیں صرف اس وقت کامیاب ہو سکتی ہیں جب عدل اور انصاف کے تمام پہلوؤں کو بروئے کار لا کر یہ کارروائیاں عمل میں لائی جائیں۔ اس وقت دنیا حقیقتاً ایک بین الاقوامی بستی کا روپ دھار چکی ہے جس کا پہلے کبھی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا، ان مسائل کو حل کرنے کی طرف توجہ مرکوز کرنا ہوگی جن کا تعلق انسانی حقوق کے قیام سے ہے، جن سے دنیا میں امن قائم ہو سکے۔

حضور نے فرمایا کہ آج کی دنیا کے مسائل میں ایک مسئلہ جس نے سر اٹھایا ہوا ہے وہ اگرچہ براہ راست مذہب سے تعلق نہیں رکھتا مگر مذہب کے نام پر بعض مسلمان گروہ غیر قانونی حملے کرتے ہیں اور خودکش بم کے ذریعہ وہ غیر مسلم فوجیوں اور عوام کا قتل کرنا چاہتے ہیں اور نہایت ظالمانہ طریق پر وہ بے دریغ مسلموں، غیر مسلموں، عورتوں، بچوں سب کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ اس قسم کی ظالمانہ کارروائیوں کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

حضور نے فرمایا کہ ان ظالمانہ حرکات کی وجہ سے غیر مسلم ممالک میں اسلام کے بارہ میں ایک غلط تأثر پیدا ہو گیا ہے۔ بعض حلقوں میں تو کھلے بندوں اسلام کے خلاف خیالات کا اظہار ہوتا ہے اور دوسری جگہوں پر کھلم کھلا اظہار نہیں ہوتا مگر طبیعتوں میں مخالف رجحان پایا جاتا ہے۔ ان عناصر کی وجہ سے غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کے خلاف عدم اعتماد کی فضا پیدا ہوگئی ہے اور چند افراد کی غلط کاریوں کے باعث حالات روز بروز ابتر ہوتے جاتے ہیں۔ جو منفی ردّ عمل وجود میں آتا ہے اس کا ایک نمونہ ان حملوں میں نظر آتا ہے جو پیغمبر اسلام ﷺ کی حیات طیبہ اور اسلام کی مقدس کتاب قرآن حکیم پر کئے جاتے ہیں۔

(باقی صفحہ 33 پر ملاحظہ فرمائیں)

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad